

كتاب التوحيد

الذي هو حق الله على العبيد

تأليف

مجدد الدعوة الإسلامية شيخ الإسلام

الإمام محمد بن عبد الوهاب

١١١٥ هـ ————— ١٢٠٦ هـ

أردو ترجمہ

عبد اللہ نقی

انصار الشریعہ

ڈیڑھ لکھ روپے، ۱۱ - کلیا روڈ - ڈسٹرکٹ ڈیرہ - نوان کوٹ - لاہور



کتاب التوحید

الذی هو حق اللہ علی العبد

تألیف

مجدد الدعوة الاسلامیة شیخ الاسلام

الامام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

۱۱۱۵ھ ————— ۱۲۰۶ھ

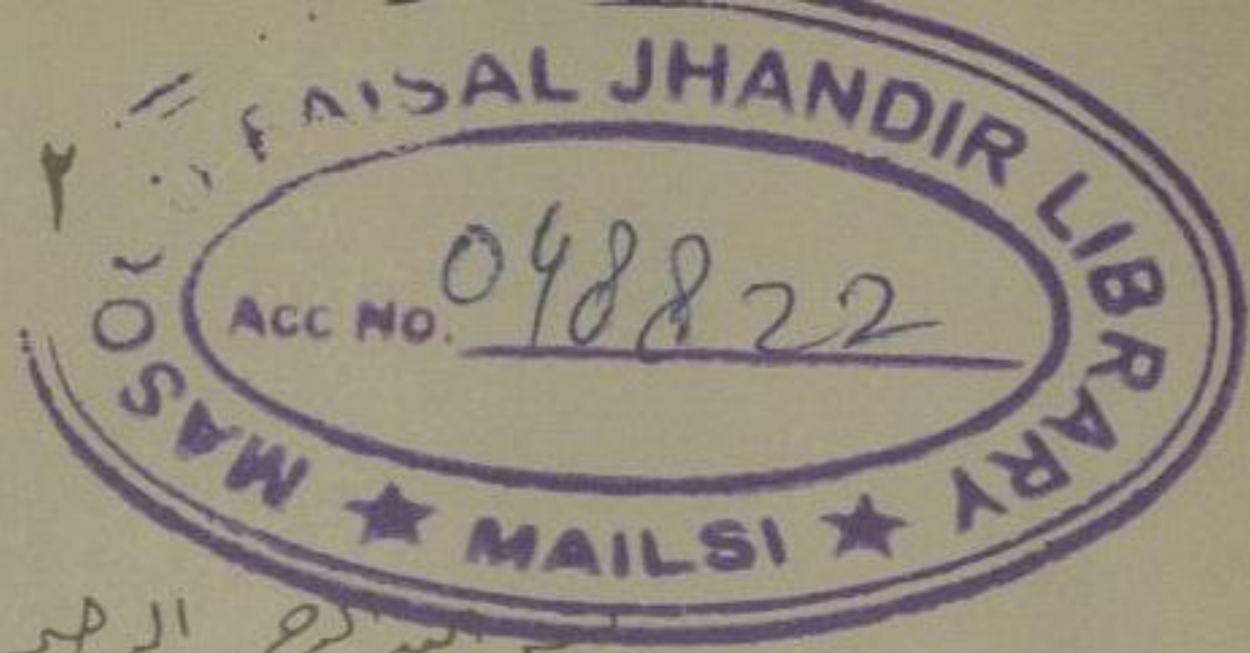
أردو ترجمہ

عبد اللہ نقی

مکتبہ

انصار السنۃ

المركز الربیعی : ۱۱ - کلیار رود رستم باریک نواں کوت لاہور



بسم الله الرحمن الرحيم
وله

راحت المخطوطات التي كتبت اديتها في الكتب التي كانت اهلها

الى خدي الحجة ١٤٠١ هـ : ترجمة كتاب خزانة الموهبة

كتاب التوحيد بالعربية وكتاب التوحيد بالترجم بارود . والرد المصنف

المختار المترجم وفتاوان من الجامع الفريد . وقارنت الصفحات

المصححة بالصل المخطوطات التي كانت طليبت من المترجم تصحيحها

خوهدني انه المترجم - التي خطا الله ما قبل - قد صحح

الخطا واما ما به وجه جزاءه الفريد

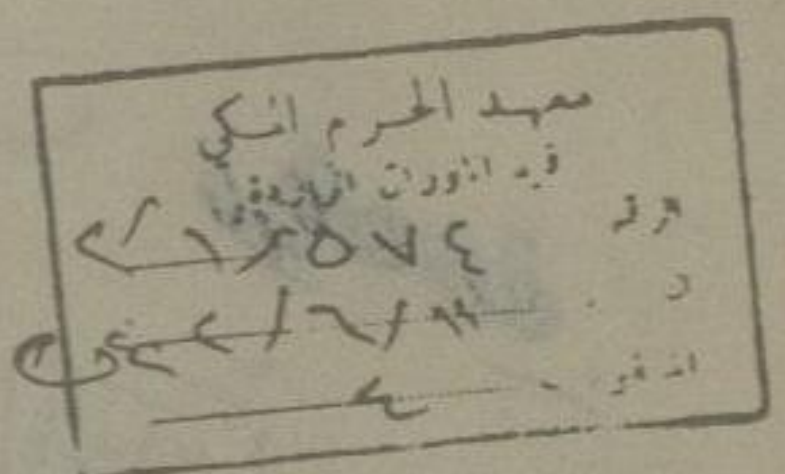
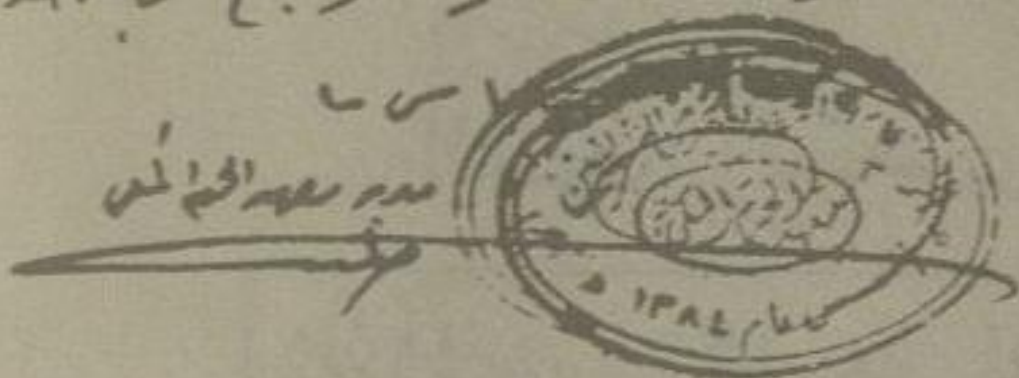
كتبه وصي الفريد

١١١ / ٦ / ١٤٢



البرهان

نصا دة الى صور نوبع فبذلك الممنوع



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حیاتِ امام الدعوة

شیخ الاسلام و المسلمین، علم العلام المجددین، امام الدعوة السلفیہ، ناصر السنۃ النبویہ، قاصع البدۃ الشنیعہ، الصابر فی المحنۃ، الثابر علی العبادۃ، احد مجددی العصر، محدث زماں، فقیہ دوراں، محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان بن علی بن محمد بن احمد بن راشد بن برید بن مشرف بن عمر بن معضاد بن ریس بن زاخر بن محمد بن علوی بن وہب التیمی ہیں، یہ نسبت نجد کبریٰ کے ایک قبیلہ کی طرف ہے۔

ولادت

آپ شہر عیینہ میں جو مملکت سعودیہ کے دار السلطنت ریاض کے شمال کی طرف واقع ہے، ۱۱۱۵ھ میں علم و فضل کے گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد الشیخ عبد الوہاب بن سلیمان رحمہ اللہ علم و فضل اور نیک خلق جیسی صفات حسنہ سے متصف تھے جو آپ کو آبائی ورثہ میں ملی تھیں آپ کے جد امجد شیخ سلیمان بن علی نجد کے رئیس العلام تھے، علوم و دینیہ میں علماء وقت کے مرجع تھے، تصنیف و تدریس اور افتاء میں ماہر تھے، آپ نے مناسک حج پر ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی۔

تعلیم

امام الدعوة رحمہ اللہ نے اپنے پیدائشی شہر میں والد مکرم سے تربیت حاصل کی اور ان سے تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتب پڑھیں، آپ کو بچپن ہی سے سلف کی کتابوں کے مطالعے کا بے حد شوق تھا، خاص طور پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی تصانیف کا بڑے شوق سے اور خوب مطالعہ کیا۔

رحلات

پھر سفر حج کو نکلیے، یہ فریضہ ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں کے

مشاریح سے تعلیم حاصل کی جن میں خاص اور قابل ذکر ہستیاں یہ ہیں :

- ۱۔ شیخ عبداللہ بن یوسف نجدی
- ۲۔ شیخ عبداللہ بن ابراہیم
- ۳۔ شیخ محمد حیات السدی
- ۴۔ شیخ آفندی داغستانی
- ۵۔ شیخ اسماعیل عجلونی
- ۶۔ شیخ عبداللہ عفا لقی احسانی
- ۷۔ شیخ محمد عفا لقی احسانی

بصرہ میں ایک بڑی جماعت سے علم حاصل کیا جن میں شیخ محمد الجموعی کا اسم گرامی بھی شامل ہے اور شام میں شیخ عبداللہ بن عبداللطیف الشافعی سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد نجد میں آکر مطالعہ میں منہمک ہو گئے۔

مزاج و اخلاق

دوسری باتوں اور حکایتوں کے بجائے آپ کی تصانیف آپ کی صحت مزاجی اور نیک خلقی کی صحیح ترجمان ہیں، کتاب التوحید ہی کو لیجئے کہ ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کس طرح بنجیدگی اور نیت کے ساتھ مسائل بیان کیے ہیں، تعصب و عناد کی بوتھک نہیں ملتی۔ حاشا اللہ من ذلک۔ حافظے کا یہ عالم تھا کہ دس سال کی عمر سے پہلے قرآن کریم حفظ کر لیا، ان کی ذکاوت و ذہانت سے آپ کے والد مکرم اور دوسرے شیوخ بہت متاثر تھے، آپ کے اخلاق حسنہ نے کئی ایک مخالفوں کو آپ کے سامنے پیش ہونے پر مجبور کر دیا۔

دعوت

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل توحید پر اور جو اس وقت شرکیہ رسوم مروج تھیں، ان کے متعلق علمائے عصر سے مباحثے کیے اور کئی علماء آپ کے ہم خیال ہوئے، اسی طرح درس و تدریس اور خطبات و تعاریر سے عوام کو مائل الی الحق کیا، تصانیف سے علمائے کرام کو جمود اور کاہلی کے اندھیرے سے باہر نکالا، کئی اُمرار و شیوخ اور بعض اقارب کو خطوط لکھے جن میں دعوت الی اللہ کی وضاحت فرمائی اور شرک و بدعت کی بُرائیاں بیان کیں، محض زبانی گفتگو اور زورِ کلام سے نہیں بلکہ دلائل و

براہین سے اور دل نشیں جوابات اور ایسی عبارات سے جو علم و حکمت سے پُر ہوں اور ادب و حلاوت کا نمونہ ہوں، آپ کی دعوت

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ (النحل - ۱۲۵)

اے نبی اپنے رب کے راستے کی طرف
دعوت و حکمت اور عمدہ نصیحت کے
ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے
طریقہ پر جو بہترین ہو۔

کی عملی تفسیر تھی، حاسدین اور معاندین کے علاوہ آپ کی دعوت سے کسی کو اختلاف نہ تھا۔

جہاد

عہد طفولیت سے ہی آپ پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جذبہ غالب تھا۔ اس مرد مجاہد نے زبان و قلم اور پھر تلوار سے جہاد کیا، جلا وطنی اور ہجرت جیسی تکلیفوں سے بھی نہ بچ سکے۔ شرک و بدعت کے بہت سے مراکز کو ختم کیا اور بعض اُن درختوں کا استیصال بھی کیا جن کی پریش ہوتی تھی۔ امام موصوف بہت عزم و بہمت کے مالک تھے چنانچہ زانیہ عورت کو رجم کی سزا دینے پر جب حاکم احسا و قطیف سلیمان بن محمد بن عبدالغفر بن احمد نے شیخ الاسلام کے خاص معاون امیر عیینہ عثمان بن معمر کو دھمکی دی اور وظیفہ وغیرہ اور امداد بند کرنے سے ڈرایا تو شیخ نے انھیں بایں الفاظ تسلی دی :

ان هذا الذي اقمتم به
ودعوت اليه كلمة لا اله الا
الله واركان الاسلام والامر
بالمعروف والنهي عن المنكر
فان انت تمسكت ونصرته
فات الله سبحانه يظهرك
على اعدائك فلا يزعلك

جس چیز کو تم نے کراٹھے ہو اور جسکی
طرف دعوت دی ہے وہ یقیناً کلمہ
لا الہ الا اللہ ارکان اسلام امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہے اگر تم نے اس سے
تمسک کیا اور اس کی نصرت کا بیڑا
اٹھایا تو اللہ تعالیٰ تم کو تمھارے دشمنوں
پر غالب کرے گا اور سلیمان غم و تکلیف

سلیماں ولا یفرعل۔ میں نہ ڈال سکے گا۔

ظاہر ہے یہ توکل اور سختی اسی شخص کے اندر پائی جائے گی جس کے رگ و ریشے میں توحید
سمائی ہوئی ہو، خوف کے ہر مقام میں صرف تقویٰ الہی اس کے دل میں موجزن ہو اور شرک و
بدعت سے اس کا دم، کھم و شحم سب پاک ہو، جس پر اللہ کا خوف غالب ہو اس کا یہی حال ہوتا ہے
کسی دوسری شخصیت کی ہیبت اس پر طاری نہیں ہو سکتی خواہ وہ کتنی ہی بڑی شخصیت کیوں نہ ہو۔
کیونکہ :

ما جعل اللہ لرجل من اللہ نے کسی شخص کے دھڑ میں دو

قلبین فی جوفہ (الاحزاب-۴) دل نہیں رکھے۔

ایسے توکل کی مثال رسول اللہ ﷺ کا سچا محبت اور صادق پیروکار رہی پیش کر سکتا ہے۔

سیرت و معمولات

امام الدعوة ﷺ سنت کے حامی، بدعت کے ماحی، تفسیر و حدیث اور فقہ کے بہت
بڑے عالم، علوم اور قواعد میں مہارت تامہ رکھنے والے تھے، علل و رجال پر وسیع نظر تھی، اصولی و
فروعی مسائل کے متعلق معلومات میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ کی زندگی صلاح، نیک سیرت اور طہارت
باطنہ کی حامل تھی، ذکر و اذکار، عبادت الہی میں اکثر مشغول رہتے تھے، متواضع، رحم دل اور مہمان نواز
تھے، دن میں کئی بار عقائد، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول اور علوم عربیہ کے درس اور مجالس منعقد ہوتی
تھیں، صابر، حلیم، غصہ پر قابو پانے والے تھے مگر دین کے بارے میں سخت اور غیر متعذر تھے۔

عقیدہ و مذہب

آپ عقیدہ اور عملاً سلفی تھے، خود ان کی تصانیف ان کے مذہب و عقیدہ کا تعارف
کراتی ہیں، اسی کتاب التوحید کو دیکھئے، وہ عقائد بیان کیے ہیں جن پر سلف صالحین، صحابہ کرام و
تابعین گزرے ہیں، صحیح بخاری کی کتاب التوحید اور کتاب التوحید لابن خزمیہ اور کتاب الایمان لابن
مندہ اور کتاب اعتقاد السلف للبیہقی وغیرہ کے ابواب کا خلاصہ اور امام عثمان داری اور امام عبد اللہ

بن الامام احمد وغیرہما کی کتابوں کا پتھر پیش کیا ہے، آپ محقق تھے، جامد متقلد نہیں تھے، کتاب سنت کے مقابلے میں کسی کا قول و فعل یا رائے اور قیاس کو حجت نہیں جانتے تھے بلکہ اس کے سخت خلاف تھے

خود شیخ رحمہ اللہ اپنا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں :

و او من بات نبینا محمد
ﷺ خاتم النبیین
و المرسلین - (الدرر السنیہ ج ۱ ص ۲)
ایک جگہ فرماتے ہیں :

و حوت الانبیاء الایمان
بہم و بما جاؤا بہ
و ان محمدا ﷺ
خاتمہم و افضلہم -
الدرر السنیہ جلد ۲ ص ۸)
انبیاء علیہم السلام کا ہم پر حق یہ ہے
کہ اُن پر اور جو کچھ وہ لے کر آئے ہیں
اُس پر ایمان لایا جائے اور محمد
ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور سب
افضل ہیں ۔

شیخ محمد بن عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن بن محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ اپنا اور
اپنے اسلاف کا یہی عقیدہ بیان کرتے ہیں :

و نو من ان محمدا ﷺ
خاتم النبیین و المرسلین
(الہدیۃ النبیہ ص ۱)
ہم اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں کہ
محمد ﷺ خاتم النبیین اور خاتم
المرسلین ہیں ۔



تصنیفات

امام موصوف رحمہ اللہ نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں اکثر توحید کی دعوت اور شرک کی تردید پر زور دیا ہے۔

ان سب میں آپ کی شہرہ آفاق وہ کتاب ہے جو سب سے پہلے آپ نے تصنیف فرمائی

یعنی کتاب التوحید الذی ہو حق اللہ علی العبد، مصنف رحمہ اللہ نے اسے ابواب کی ترتیب پر لکھا اور توحید کے ہر مسئلہ کے لیے الگ باب قائم کیا جس میں آیات قرآنیہ، احادیث مرفوعہ اور پھر صحابہ کرام اور تابعین کے آثار جمع کیے، آخر میں ان دلائل سے جو مسائل مستنبط سمجھے، ذکر فرمائے۔
امام الدعوة رحمہ اللہ نے توحید کی تینوں قسمیں بیان فرمائیں :

۱۔ توحید ربوبیت۔

اس میں استغاثہ، استعاذہ، دُعا، نذر، ذبح وغیرہ کا بیان ہے۔

۲۔ توحید الوہیت۔

اس میں توسل، شفاعت غیر شرعیہ کی تردید فرمائی۔

۳۔ توحید صفات۔

اس کتاب نے شرک کے مراکز اور اہل بدعت کے کارناموں پر ایٹم بم کا کام کیا۔ مشرکین لرزہ بر اندام ہوئے، مخالفین نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جو اہل ہند نے شہید ملت اسماعیل رحمہ اللہ کی کتاب تقویۃ الایمان کے ساتھ کیا مگر بموجب فرمان الہی :

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرِجُ نَبَاتَهُ جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب

بِأَذْنِ رَبِّهِ (الاعراف - ۵۸) کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے۔

جن خوش نصیب افراد کے اندر ایمان کی تمنا موجود تھی، ان کو صحیح راستہ معلوم ہوا پھر ارض
نجد توحید سے منور ہوئی جس کے آثار آج تک موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ انشاء اللہ جن
لوگوں کے اندر عملی تغیر کافی حد تک آگیا تھا وہ توحید سے سرشار اور پیکرِ عمل نظر آنے لگے۔

اس کتاب سے عرب و عجم کے کئی ملکوں کے افراد نے استفادہ کیا اور توحید کی راہ معلوم کر کے
شرک و بدعت سے تائب ہوئے۔ خاص کر شیخ کے بھائی شیخ سلیمان بن عبد الوہاب المتوفی ۱۲۰۸ھ
جو آپ کے سخت مخالف تھے مگر چونکہ سلیم القلب تھے محض حسد و بغض اور عناد پر ان کی تردید مبنی
تھی، اس لیے بالآخر حق کو سمجھا اور اپنے غلط عقائد سے رجوع الی الحق ہوئے اور اپنے بھائی شیخ
کے پاس تائب ہو کر آئے جیسا کہ علامہ حسین بن غنام احسانی المتوفی ۱۲۲۵ھ نے اپنی کتاب
روضۃ الافکار کے صفحہ ۹۶ جلد اول طبع اول میں سن ۱۱۹۰ھ کے حادث میں ذکر کیا ہے اور شیخ

سلیمان بن سحمان نے اپنی کتاب الضیاء الشاروت کے صفحہ ۶۰ میں ذکر کیا ہے۔
مثلاً مشہور ہے :

الاقارب كالعقارب قریبی رشتے دار بچھوؤں کی مانند ہوتے ہیں۔

بھائیوں کی رقابت بڑی خطرناک اور ناعاقبت اندیش ہوتی ہے مگر یہ امام الدعوة رحمہ اللہ کے
حسن خلق، رواداری اور شیریں بانی اور صحت استدلال و قوت معارضہ جیسی ہمہ گیر اوصاف سے
متصف ہونے کی بین دلیل ہے کہ ان کے بھائی نے باوجود شدت مخالفت کے آخر حق کی طرف رجوع
کیا اور اپنے بھائی کا ساتھ دیا، ایسی توفیق اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بخشے، آمین۔

کتاب التوحید کی اہل علم نے شرحیں بھی لکھیں جیسے علامہ احمد بن حسن نجدی نے الدر المنضید
لکھی جو ۱۳۱۱ھ کو دہلی میں چھپی۔

دوسری شرح شیخ کے پوتے محدث فقیہ شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب
رحمہ اللہ نے لکھی، آپ ۱۲۰۵ھ میں تولد ہوئے اور ۱۲۳۳ھ میں وفات پائی۔

بڑے بڑے اساتذہ کے علاوہ امام محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ سے بھی آپ کو شرف تلمذ حاصل
ہے۔ آپ نے کتاب التوحید کی شرح بنام تیسیر العزیز الحمید لکھی۔

یہ شرح نہایت عمدہ اور علمی خزانے کا مجموعہ ہے، اس میں خاص خوبی یہ ہے کہ شارح رحمہ اللہ نے تشریح متون، احادیث کے ساتھ احادیث پر محدثانہ کلام کیا ہے اور جو روایات اصل کتاب میں بغیر حوالہ منقول ہیں ان کی تخریج کی ہے کئی روایات کو بالاسانید ذکر کیا ہے اور جرح و تعدیل و اختلاف روایات اور زیادات وغیرہ کو بھی بیان کیا ہے، جن محدثین کی کتابوں سے حدیثیں نقل کی گئی ہیں، ان کے تراجم و حالات مختصر بیان کیے ہیں اور شیخ رحمہ اللہ کی اصطلاحات کو بھی اچھی طرح واضح کیا ہے مثلاً جہاں صرف ایصحیح کا حوالہ ہے، واضح کر دیا ہے اس سے صرف صحیح بخاری مراد ہے یا مسلم یا دونوں اور السنن و لمسنہ کی بھی تعیین کی ہے کہ اس سے کون سی کتاب مراد ہے، ہمارے خیال میں احادیث سے استفادہ کرنے والوں کے لیے کتاب التوحید کی اس شرح کو سامنے رکھنا ضروری ہے کیونکہ شارح رحمہ اللہ نے صحیح و غیر صحیح کی نشاندہی بھی کی ہے اور جہاں متابعت و شواہد مل سکے ہیں ان کا بھی ذکر فرماتے ہیں۔ الغرض کوئی اہلحدیث اور خالص توحید کی معرفت حاصل کرنے والا اس کتاب سے بے نیاز اور مستغنی نہیں ہو سکتا مگر افسوس کہ شارح رحمہ اللہ اس شرح کو پورا نہ کر سکے، باب ما جاز فی منکر القدر تک شرح کی، باقی آخری سات ابواب کی شرح علامہ ابوبکر زہیر شاولیش نے فتح المجید سے مکمل کی، کما ذکرہ فی المقدمة و فی حاشیۃ التیسیر ۶۹۱

یہ شرح دومرتبہ شائع ہوئی ہے پہلی بار ۱۳۸۲ھ میں دوسری مرتبہ سنہ ۱۳۹۰ھ میں شیخ زہیر شاولیش کی تحقیق سے شائع ہوئی۔

یہ سب سے پہلی شرح ہے اور باقی تمام شروح کا ماخذ ہے۔

اس کے بعد امام الدعوة شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے دوسرے پوتے امام الموقدین علامہ شیخ عبدالرحمن بن حسن رحمہ اللہ نے فتح المجید کے نام سے کتاب التوحید کی شرح لکھی، جو دراصل تیسیر الغفران المجید کا خلاصہ ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے اسے حسن ترتیب اور مناسب تہذیب کے ساتھ پیش کیا ہے چنانچہ مقدمہ میں فرماتے ہیں :

ولما قرأت شرحہ اطنب	میں نے شرح پڑھی تو بعض مقامات پر
فی بعض مواضع	بہت طوالت لیے ہوئے تھی اور بعض
وفی بعض تکرار	میں تکرار تھا، اگر کم الفاظ میں بھی بات

یستغنی البعض منه
عن الكل و لم
یکمله فاخذت فی
تهذیبه و تقریبه
و تکمیلہ و ربما أدخلت
فیہ بعض النقول
المتحسنة تملیما للفائدة
ضروری تھیں۔

شارح رحمہ اللہ نے واقعی پورا حق ادا کیا اور لفظی و لغوی تحقیق کے ساتھ احکام و مسائل کو بسط و تفصیل کے ساتھ دل کش عبارت میں بیان کیا، اسی وجہ سے یہ کتاب خواص و عوام کا مرجع رہی ہے ہر عالم کے گھر میں یہ کتاب ضرور ہوگی، کئی علماء نے اس کو حفظ کر رکھا ہے اور تقریریں اور درسوں میں اس شرح کی پوری عبارتیں زبانی پڑھ کر سناتے ہیں، نجد و حجاز اور دوسرے عرب ممالک حتیٰ کہ ممالک عجم میں بھی جو توحید کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں، اس شرح کو عقیدت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اللہ اللہ یہ مقبولیت صرف توحید کی برکت سے ہے۔

یہ رتبہ بلند بلا جس کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

اس شرح میں توحید اور شرک کے سب مسائل کو بیان کیا گیا ہے، گویا مسائل توحید کے لیے یہ کتاب دائرۃ المعارف یا انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ شرح کئی بار شائع ہوئی ہے اور ہر بار ہاتھوں ہاتھ بکھل کر ختم ہوتی رہتی ہے۔

شارح رحمہ اللہ نے اس کے علاوہ کتاب التوحید پر مختصر حاشیہ بھی لکھا ہے جو قرۃ عیون الموحدین فی تحقیق دعوة الانبیاء والمرسلین کے نام سے اہل علم کے ہاں مشہور و معروف ہے۔ ان کے علاوہ اور علماء نے بھی شرحیں لکھیں جیسے :

علامہ شیخ حمد بن علی بن عتیق نے ابطال التندید باختصار شرح التوحید لکھی۔

علامہ عبد الرحمن بن ناصر السعدی نے القول السدید کے نام سے ایک تعلیق لکھی یہ دونوں

کتابیں طبع ہو چکی ہیں۔

فتح المجید اس لائق ہے کہ اس کا تمام مرقعہ زبانوں میں ترجمہ کیا جائے اور دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جائے، اس وقت توحید الہی کو اطراف الارض میں پھیلانے کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے اور اس طرح موجودہ اہل حق اپنے اسلاف کے نیک اور اچھے اخلاف بن سکتے ہیں اور شاعتِ توحید اور تبلیغ و دعوت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

اس سُنّتِ حسنہ کا آغاز ہمارے معاصر دوست مولانا عطاء اللہ شاہ قَب ریس انصارِ اہلِ محمدؐ پاکستان نے کیا ہے، آپ نے فتح المجید کا اُردو ترجمہ لکھا ہے، موصوف نے مکتہ المکرّمہ حرمِ شریف میں بیٹھ کر یہ کام کیا اور راقم الحروف کو بیت اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کر حرفاً حرفاً سناتے رہے اور جا بجا مشورے بھی لیے، فجزاہ اللہ عن الاسلام ولسلین خیراً۔

یہ واقعہ ۱۳۹۳ھ کا ہے، مترجم موصوف نے بڑی محنت کی ہے، علمائے کرام خصوصاً شیوخِ اکرہِین الشریفین سے مشورے لیے اور تراجم و تفاسیر کا مطالعہ کیا اور اللہ کریم کی مددِ خاص سے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

ترجمہ نہایت سلیس، عام فہم اور بامحاورہ ہے، مضامین میں ربط کا خاص خیال رکھا ہے، دو اُضرفہ کی مرقعہ اُردو استعمال کر کے ترجمہ کو آسان بنا دیا ہے اور متن و شرح دونوں کے الگ الگ ترجمہ کرنے سے حُسنِ ترتیب میں اضافہ ہوا ہے جسے اہل قلم تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے، عام اُردو دان اس سے پورا فائدہ حاصل کریں گے، توحیدِ باری تعالیٰ کو سمجھ کر اپنا عقیدہ درست کریں گے اور غلط عقائد (شُرک و بدعت) سے توبہ کر کے راجع الی الحق ہوں گے۔

لائقِ ترجمہ نے جس بوجھ کو اُٹھایا تھا وہ جتنا بھاری تھا بھول اللہ وقوتہ اتنا ہی دُشوار بھی مگر حبیب وعدہ الہی :

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا (الطلاق ۴)

اور جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔

آپ نے ہمت نہیں ہاری اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے کام شروع کیا اور اسی کی توفیقِ خاص سے کامیاب ہوئے۔

مترجم موصوف نے یہ حق ادا کر کے دُوسروں کے لیے ایک مثال قائم کی ہے اور اس حدیثِ مبارکہ کے مصداق بنے ہیں :

من سن سنة حسنة جو ایسی سنتِ حسنہ قائم کرے جس کا اسکے
یعمل بها بعده کات بعد بتبع کیا جائے تو اس کو اپنا اجر بھی
له اجره ومثل اجرهم ملے گا اور جو لوگ اس کے مطابق عمل
من غیرات ينقص من کریں گے، اُن کا اجر بھی ملے گا مگر اُن کے
اجرهم شیء (ابن ماجہ) اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

اس کتاب کا پہلی بار ترجمہ کیا گیا ہے اور ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب کہ اُس کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، لائقِ ترجمہ نے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے اور کم از کم امیر المؤمنین عمر کا یہ فرمان اُن پر ضرور صادق آتا ہے، نعمت البدنہ ہذہ۔

امید ہے دُوسری زبانوں والے بھی اس طرح اپنی اپنی زبانوں میں اس شرح کے تراجم لکھ کر اپنا حق ادا کریں گے۔ واللہ الموفق۔

دُعائے اللہ تعالیٰ مترجم کو اس سنتِ حسنہ کے بدلے نیک جزا بخشے، توحید پر عمل کرنے والوں کے اجرِ عظیم میں اُن کو شریک فرمائے اور اس ترجمے کو مقبولیت عامہ نصیب فرمائے، اِنَّہٗ تَعَالٰی سَمِیعٌ قَرِیْبٌ۔

احکام الصلوٰۃ الاصول الثلاثہ وادلتها
مختصر سیرۃ الرسول ﷺ تفسیر کلمۃ التوحید
مختصر زاد المعاد اربع قواعد من قواعد الدین
ہذہ مسائل تلقین اصول العقیدۃ للعلمۃ

الاصل الجامع لعبادۃ اللہ وحدہ الرد علی الرافضۃ
ستۃ مواضع من اسیرۃ الخطب المنبریۃ
مسائل الجاہلیۃ فتاویٰ و مسائل

نواقض الاسلام	فضائل القرآن
فضل الاسلام	تفسير آيات القرآن الكريم
كتاب الكبار	القواعد الاربع
نصيحة المسلمين	مفيد المستفيد في كفر تارك التوحيد
اصول الايمان	ستة اصول عظيمة مفيدة
تفسير بعض سور القرآن	رسالة في توحيد العبادة
احاديث في افتن واخوان	شروط الصلوة واركانها وواجباتها
الرسائل الشخصية	احكام تنى الموت
(جس میں اہ خطوط کا ذکر ہے جو امام الدعوةؒ نے مختلف اُمراء و ملوک کو لکھے)	اربع قواعد تدور الاحكام عليها (فقہ)
مبحث الاجتهاد والخلاف	مختصر الانصاف والشرح الكبير (فقہ)
(۱۳۵ اشکال کا علمی جواب)	مجموع الحديث (۴ جلدیں حدیث)
مختصر تفسير سورة الانفال	ثلاث مسائل
بعض فوائد صلح الحديبية	معنى الطاغوت رؤوس النواع
	كشف الشبهات

وفات

آپ آخر وقت تک تبلیغ، درس، دعوت و ارشاد میں منہمک رہے اور ماہ ذی قعدہ ۱۲۰۶ھ میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر عالم بقا کو روانہ ہو گئے۔

رحمہ اللہ رحمۃ واسعة واسکنہ جنة الفردوس ورفع درجاتہ و رزقہ

لذة النظر الى وجهه الكريم۔

اولاد

وفات کے وقت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے چھوڑے۔

۱۔ حسین : المتوفی ۱۲۲۳ھ یہ سب سے بڑے اور والد کے جانشین سمجھے جاتے تھے، درعیہ کے قاضی اور جامع مسجد کے پیش امام تھے، اُن کے بیٹے علی، احمد، حسن، عبدالرحمن، عبدالملک سب عالم باعمل تھے۔

۲۔ عبداللہ : المتوفی ۱۲۳۳ھ : یہ صاحب علم اور لائق مصنف تھے، حسین کے بعد آپ ہی ان کے جانشین ہوئے، بڑے مجاہد تھے، ۱۲۳۳ھ کے اواخر میں جیل میں شہادت پائی۔
آپ نے کتاب التوحید کی ایک شرح بھی لکھی تھی مگر نامکمل رہی، ان کی دوسری تصنیف کتاب التوضیح عن توحید الخلاف ہے جو ۱۳۱۹ھ میں طبع ہو چکی ہے، ان کے دو بیٹے سلیمان اور علی سقوط درعیہ کے وقت شہید ہوئے۔

۳۔ علی : یہ بھی علم، زہد اور تقویٰ میں ممتاز تھے، علوم دینیہ پر کافی دسترس تھی، آپ کے لیے عمدہ قضا پیش کیا گیا مگر تقویٰ نے اجازت نہ دی اور انکار فرما دیا، کم سنی میں فوت ہوئے، آپ کے بیٹے محمد بن علی علم میں مشہور و معروف تھے، لوگوں کی علمی پیاس بجھایا کرتے تھے۔

۴۔ ابراہیم : المتوفی ۱۲۲۳ھ۔ یہ بھی صاحب علم تھے، کتاب التوحید درسا پڑھاتے تھے، عمدہ قضا سے الگ رہے، ۱۲۲۳ھ میں وفات پائی۔

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

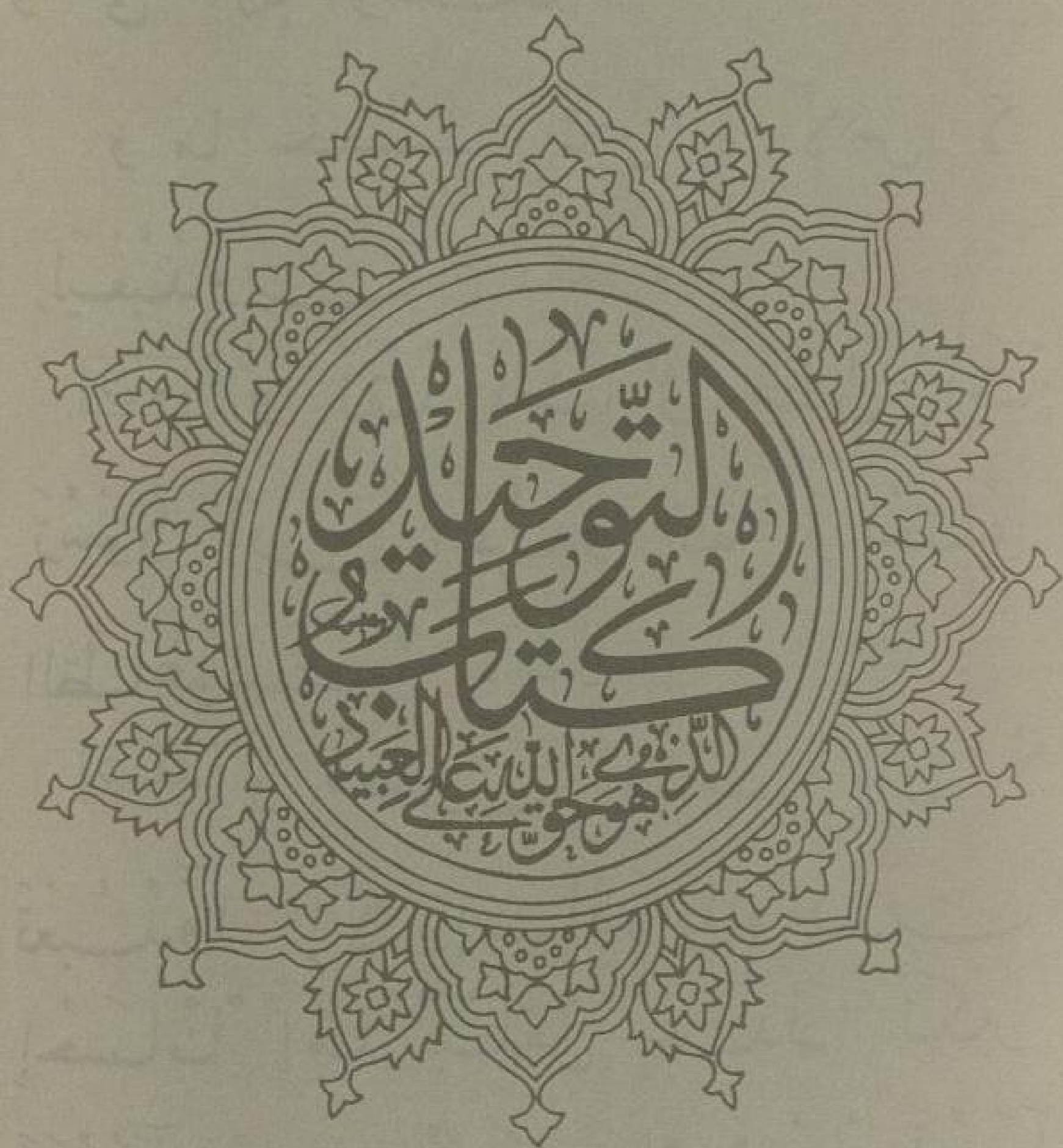
والله اعلم

بالحق

والله اعلم

بالحق

والله اعلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ -

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

○ (الذَّارِيَّت : ٥٦)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ

رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا

الطَّاغُوتَ ج (النحل : ٣٦)

وَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا

تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ

إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ

أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا

أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَ قُلْ لَهُمَا قَوْلًا

كَرِيمًا ٥ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ

مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا

كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ○ (بنى اسرائيل : ٢٣ - ٢٤)

وَعِبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا

بِهِ شَيْئًا (النساء : ٣٦)

اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و سلام رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔

میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔

ہم نے ہر اُمت میں ایک سُول بھیج دیا اور اُس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ ”اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔“

تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اُس کی۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ اُن سے احترام کے ساتھ بات کرو۔ اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے ٹھیک کر رہو اور دُعا کیا کرو کہ ”پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح اُنہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔“

اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔

وَفَوَاهِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّي
 عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
 وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ لَا
 تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ
 نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ
 وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
 مِنْهَا وَ مَا بَطَّنَ وَ لَا تَقْتُلُوا
 النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
 ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
 وَ لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا
 بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ
 أَشُدَّهُ

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْيُوزَانَ
 بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا
 وُسْعَهَا وَ إِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا
 وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَ يَعْهَدِ اللَّهُ
 أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ بِهِ
 لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَ أَنَّ هَذَا
 صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ
 لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

اے محمد! ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور اپنی اولاد کو مغلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔

اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوئی اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو، مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اُس نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔

اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے بن رُشد کو پہنچ جائے۔

اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اُتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اُس کے امکان میں ہو۔

اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتے دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔

نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے، لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پرالگندہ

بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ^ط ذَلِكَمُ وَصَّيْكُمْ

بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (الأنعام - ١٥١ - ١٥٢ - ١٥٣)

قال ابن مسعود رضي الله عنه مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ

إِلَى وَصِيَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم النَّبِيِّ

عَلَيْهَا خَاتِمَهُ فَلْيَقْرَأْ قَوْلَهُ تَعَالَى قُلْ

تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ إِلَّا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا

وعن معاذ بن جبل رضي الله عنه قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ

النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ

لِي، يَا مَعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ

اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ

عَلَى اللَّهِ؟

قُلْتُ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ

حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَ

لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا

يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صلى الله عليه وسلم أَفَلَا أُبَشِّرُ

النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَبَّرُوا.

کر دیں گے، یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم کج روی سے پکڑو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اُس وصیت کو دیکھنا چاہتا ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر لگائی تھی تو اُس شخص کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لینا چاہیے کہ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ مِنْ وَ أَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کے گدھے پر سوار تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟

میں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اُسی کی عبادت کریں اور کسی کو اُس کا شریک نہ بٹھرائیں۔

بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ اگر وہ مُشرک نہ ہوں تو انکو عذابِ جہنم سے بچالے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں لوگوں کو اس کی خوشخبری سنا دوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا بہرگز نہ کرنا۔ کیونکہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔

فِيهِ مَسَائِلُ

الاولى: الْحِكْمَةُ فِي حَلُوتِ الْجِنِّ

وَ الْإِنْسِرِ -

الثانية: أَنَّ الْعِبَادَةَ هِيَ التَّوْحِيدُ

لِأَنَّ الْخُصُومَةَ فِيهِ -

الثالثة: أَنَّ مَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِ

لَمْ يَعْبُدِ اللَّهَ - فِيهِ مَعْنَى

قَوْلُهُ (وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ

مَا آعَبُدُ)

الرابعة: الْحِكْمَةُ فِي إِرْسَالِ الرُّسُلِ -

الخامسة: أَنَّ الرِّسَالََةَ عَمَّتْ كُلَّ أُمَّةٍ

السادسة: أَنَّ دِينَ الْأَنْبِيَاءِ وَاحِدٌ -

السابعة: الْمَسْئَلَةُ الْكَبِيرَةُ أَنَّ عِبَادَةَ

اللَّهِ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِالْكَفْرِ

بِالطَّاعُوتِ - فِيهِ مَعْنَى قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

(فَمَنْ تَكْفُرْ بِالطَّاعُوتِ وَ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى)

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① جن دنوں کی پیشکش میں حکمت الہی کا بیان۔

② عبادت ہی دراصل توحید ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ اور مشرکین میں مابہ النزاع مسئلہ یہی تھا۔

③ جو شخص توحید کا اقرار نہیں کرتا گویا اُس نے اللہ کی عبادت ہی نہیں کی۔ آیت وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ کا مطلب بھی یہی ہے

④ انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت میں جو حکمتیں پنہاں ہیں ان کا ذکر۔

⑤ آنحضرت ﷺ کی رسالت تمام امتوں کے لیے عام ہے۔

⑥ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا۔

⑦ سب سے بڑا مسئلہ اس میں یہ ہے کہ جب تک طاغوت کا انکار نہ کیا جائے تب تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا تصور ممکن نہیں۔ آیت کا

مفہوم بھی یہی ہے کہ ”جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کو مانا اُس نے عروۃ الوثقیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔“

الثامنة: أَرَبَ الطَّاغُوتَ عَامٌ فِي

كُلِّ مَا عُبِدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

التاسعة: عِظْمُ شَأْنٍ ثَلَاثِ الْآيَاتِ

الْمُحْكَمَاتِ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ

عِنْدَ السَّلَفِ وَ فِيهَا عَشْرُ

مَسَائِلَ - أَوَّلُهَا النَّهْيُ

عَنِ الشِّرْكِ -

العاشر: الْآيَاتُ الْمُحْكَمَاتُ فِي

سُورَةِ الْأَسْرَاءِ وَ فِيهَا

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَسْأَلَةً

بَدَأَهَا اللَّهُ بِقَوْلِهِ " لَا تَجْعَلْ

مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ

مَذْمُومًا مَّخْذُومًا " .

و خَتَمَهَا بِقَوْلِهِ : " وَلَا تَجْعَلْ

مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْقَى

فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا

مَذْحُورًا " وَ نَبَّهَنَا اللَّهُ

سُبْحَانَهُ عَلَى عِظْمِ شَأْنٍ

هَذِهِ الْمَسَائِلِ بِقَوْلِهِ : " ذَلِكَ

مِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنْ

الْحِكْمَةِ " .

⑧ طاغوت ہر اُس چیز کو کہتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے۔

⑨ سلف صالحین کے نزدیک سورہ الانعام کی مذکورہ تین آیات بڑی محکم اور پر عظمت ہیں۔ ان میں دس مسائل کا تذکرہ ہے۔ ان دس مسائل میں پہلا مسئلہ نہی عن الشِّرک ہے۔

⑩ سُورۃ الاسراء کی محکم آیات میں اٹھارہ مسائل بیان کیے گئے ہیں، جن میں سب سے پہلا مسئلہ یہ بیان ہوا کہ
”تَوَالَّدَ تَعَالٰی کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ ملامت زدہ اور بے یار و مددگار بیٹھارہ جائے گا۔“
اور سب سے آخری مسئلہ یہ ہے کہ:

”دیکھ اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا بیٹھ ورنہ تو جہنم میں ڈال دیا جائے گا ملامت زدہ اور ہر بھلائی سے محروم ہو کر۔“
حقیقت میں یہی مسائل سب سے اہم ہیں جن کی خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو وصیت فرمائی۔

”ذٰلِكَ مِمَّا اَوْحٰی اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنْ
الْحِكْمَةِ“

الحادية عشرة آيَةُ سُورَةِ الْفَسَاءِ الَّتِي
تُسَمَّى آيَةُ الْحُقُوقِ الْعَشْرَةِ
بَدَأَهَا اللَّهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ :
وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَ لَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا -

الثانية عشرة التَّنْبِيْهُ عَلَى وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ -

الثالثة عشرة مَعْرِفَةُ حَقِّ اللَّهِ عَلَيْنَا -

الرابعة عشرة مَعْرِفَةُ حَقِّ الْعِبَادِ عَلَيْهِ إِذَا
أَدَّوْا حَقَّهُ -

الخامسة عشرة أَنَّ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ لَا يَعْرِفُهَا
أَكْثَرُ الصَّحَابَةِ

السادسة عشرة جَوَازُ كِتْمَانِ الْعِلْمِ لِلْمَصْلَحَةِ

السابعة عشرة إِسْتِحْبَابُ بَشَارَةِ الْمُسْلِمِ
بِمَا يَسُرُّهُ -

الثامنة عشرة الْخَوْفُ مِنَ الْإِتِّكَالِ عَلَى سِعَةِ
رَحْمَةِ اللَّهِ -

التاسعة عشرة قَوْلُ الْمَسْئُولِ عَمَّا لَا يَعْلَمُ
"اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ"

العشرون جَوَازُ تَخْصِيصِ بَعْضِ النَّاسِ
بِالْعِلْمِ دُونَ بَعْضِ

⑪ سورۃ نساء کی وہ آیت جس کا نام ہی آیۃ الحقّٰق العشرۃ

رکھا گیا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہی مسئلہ بیان فرمایا کہ:
دیکھو! صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھراؤ۔

⑫ آنحضرت ﷺ نے وفات کے وقت جو وصیت فرمائی تھی،
اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔

⑬ حقوق اللہ کو پہچاننا اور ان پر کاربند ہونا۔

⑭ جب لوگ حقوق اللہ کی ادائیگی پوری طرح کر لیں گے تو پھر انہیں اُن
حقوق کا علم ہو گا جو اُن کے اللہ تعالیٰ پر عائد ہوتے ہیں۔

⑮ مذکورۃ الصدقہ مسئلہ کا اکثر صحابہ کو علم نہ تھا

⑯ کسی خاص مصلحت کی بنا پر اگر کوئی مسئلہ کسی وقت نہ بتایا جائے،
تو یہ جائز ہے۔

⑰ اگر کسی مسلمان کو کوئی اچھی اور خوش کن خبر ملے تو اس کا اپنے ساتھیوں
کو بتانا مستحب ہے۔

⑱ بلا عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسہ کرنے سے انسان کو
ڈرنا اور بچنا چاہیے۔

⑲ جس چیز کا علم نہ ہو اُس کے متعلق "اللہ ورسولہ اعلم" کہنا

⑳ بعض لوگوں کو علم سکھا دینا اور بعض کو نہ سکھانا جائز ہے۔

الحامیہ والعشرون] تَوَاضَعُهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ لِرَكُوبِ الْحِمَارِ

مَعَ الْإِرْدَافِ عَلَيْهِ -

جَوَازُ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّائِبَةِ -

الثالث والعشرون] فَضِيلَةُ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الرَّجُلِ الْعَظِيمِ] عِظَمُ شَأْنِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ -



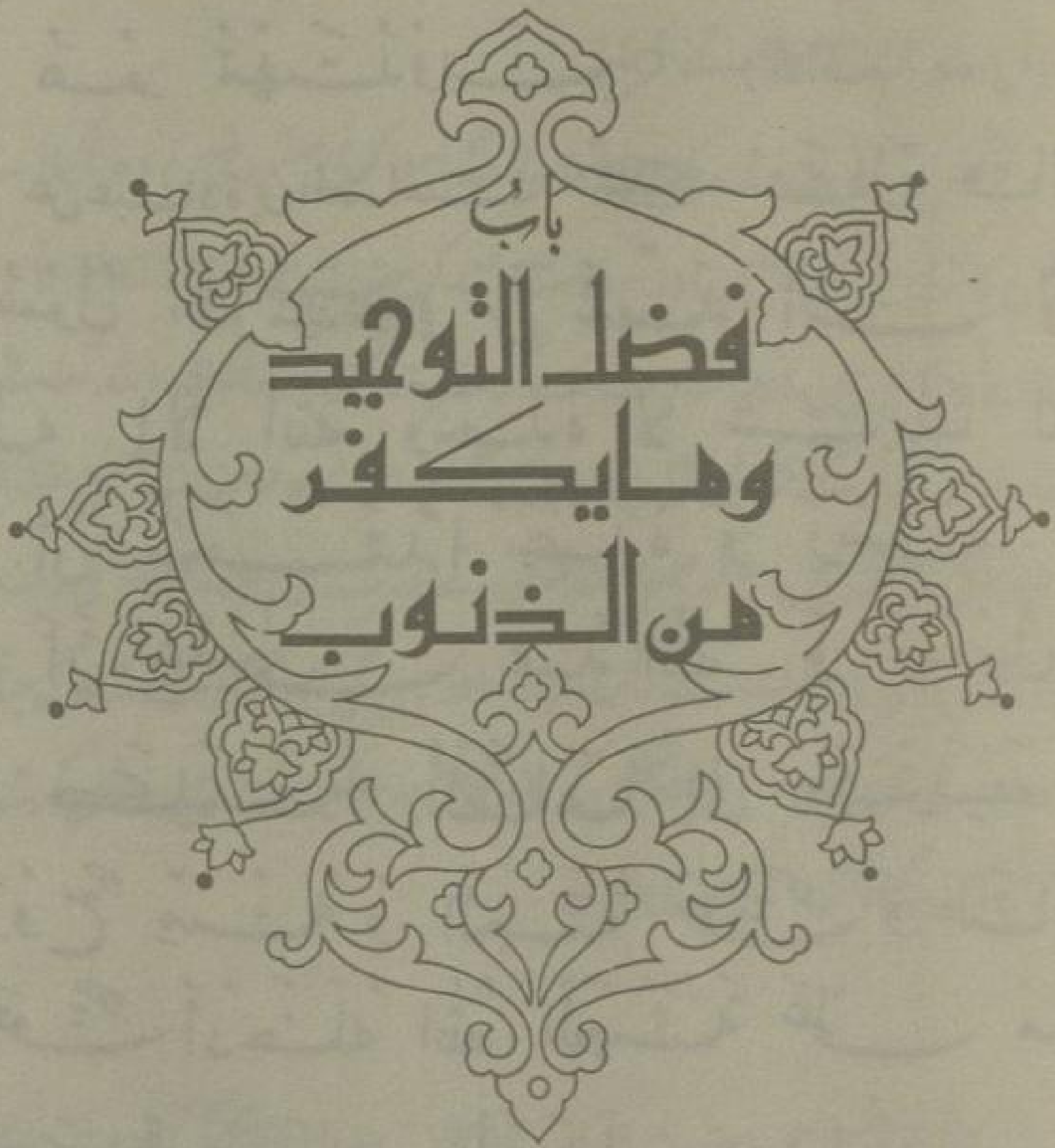
۲۱) اِس بات سے آنحضرت ﷺ کی تواضع کا پتہ چلتا ہے کہ آپ گدھے پر سوار ہیں اور دوسرے شخص کو بھی پیچھے بٹھائے ہوئے ہیں۔

۲۲) سواری پر دوسرے شخص کو پیچھے بٹھانے کا جواز۔

۲۳) حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے شرف و فضیلت کی دو باتیں۔

۲۴) مسئلہ توحید کی عظمت شان۔





اس باب میں توجیہ کی فضیلت بیان کی
گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ توجیہ تمام
گناہوں کو حرف غلط کی طرح مٹا دیتی ہے،

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا
إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ
وَهُمْ مُنْتَدُونَ ○ (الأنعام : ٨٣)

عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَ
رُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَوْثٌ وَالنَّارُ
حَوْثٌ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا
كَانَ مِنَ الْعَمَلِ - (أخرجاه)

ولها في حديث عتبان : فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ
عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ -

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ قَالَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ

عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ وَ أَدْعُوكَ
بِهِ قَالَ قُلْ يَا مُوسَى : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
قَالَ يَا رَبِّ : كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُونَ
هَذَا قَالَ يَا مُوسَى : لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ

حقیقت میں تو امن اُنہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر دُہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور شہادت دے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور شہادت دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اور یہ بھی شہادت دے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں جو کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف اور وہ (عیسیٰ) اسی کی طرف سے رُوح ہے۔ اور اِس کی بھی شہادت دے کہ جنت اور دوزخ حق ہیں۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ بہر حال جنت میں داخل کر دے گا اگرچہ اِس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

بخاری و مسلم میں حضرت عتبَان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کے عذاب کو حرام کر دیتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے پروردگار! مجھے ایسی چیز بتا جس سے تیری یاد کروں اور تجھ سے دُعا کیا کروں۔ فرمایا اے موسیٰ! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا کر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے پروردگار! اسے تو تیرے سب بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور اُن کے

السَّبْعَ وَ عَامِرَهُنَّ غَيْرِي
وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعَ فِي كَفَّةِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كَفَّةِ
مَالَتِ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -
رواه ابن حبان والحاكم وصححه

وللترمذي وحسنه - عن انس رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -
يَا بَنِي آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِي
بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ
لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا
لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً -

مَسَائِلُ

- | | |
|----------|--|
| الاولى: | سِعَةُ فَضْلِ اللَّهِ - |
| الثانية: | كَثْرَةُ ثَوَابِ التَّوْحِيدِ عِنْدَ اللَّهِ - |
| الثالثة: | تَكْفِيرُهُ مَعَ ذَلِكَ لِلذُّنُوبِ |
| الرابعة: | تَفْسِيرُ الْآيَةِ (٨٢) أَلَتَّيْ |
| | فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ - |
| الخامسة: | تَأْمَلِ الْخَمْسَ اللَّوَاتِي |
| | فِي حَدِيثِ عِبَادَةِ |

باشندے اور ساتوں زمینیں، بجز میرے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں اور دوسرے پلڑے میں صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رکھ کر وزن کیا جائے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ والا پلڑا بھاری ہوگا۔

اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے لیکن اس میں شکر نہ ہو تو میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کر دوں گا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وسعت۔
- ② ربِّ کریم کے ہاں توحید کے اجر و ثواب کی کثرت۔
- ③ اجر و ثواب کے علاوہ توحید گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔
- ④ سورۃ النعام کی (آیت نمبر ۸۲ میں جو ظلم کا لفظ ہے) اُس کی تفسیر۔

⑤ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو پانچ باتیں ہیں اُن پر غور کرو۔

السابعة: أَنْتَ إِذَا جَمَعْتَ بَيْنَهُ

و بَيْنَ حَدِيثِ عِثْبَانَ
و مَا بَعْدَهُ تَبَيَّنَ لَكَ
مَعْنَى قَوْلُ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"
و تَبَيَّنَ لَكَ خَطَاُ الْمَغْرُورِينَ.

السابعة: التَّنْبِيْهُ لِلشَّرْطِ الذِّي فِي
حَدِيثِ عِثْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الثامنة: كَوْنُ الْأَنْبِيَاءِ يَحْتَاجُونَ
لِلتَّنْبِيْهِ عَلَى فَضْلِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ -

التاسعة: التَّنْبِيْهُ لِرُجْحَانِهَا بِجَمِيعِ
الْمَخْلُوقَاتِ مَعَ أَنَّ كَثِيرًا
مِّمَّنْ يَقُولُهَا يَخْفَوُ مِيزَانُهُ
الْعَاشِرُ: النَّصْرُ عَلَى أَنَّ الْأَرْضِيْنَ
سَبْعٌ كَالسَّمَوَاتِ

الحادية عشرة: أَنَّ لَهَا لَهْرَبَ عُمَارًا

الثانية عشرة: إِثْبَاتُ الصِّفَاتِ حِثْلًا
لِلْأَشْعَرِيَّةِ -

الثالثة عشرة: أَنْتَ إِذَا عَرَفْتَ حَدِيثَ أَنَسٍ عَرَفْتَ ابْنَ
قَوْلِهِ فِي حَدِيثِ عِثْبَانَ:
فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ

④ جب تم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عتبہ بن رضی اللہ عنہ کی احادیث کو جمع کر دو گے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے معنی سمجھ میں آجائیں گے اور جو لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ان کی غلطی واضح ہو جائے گی۔

⑤ حضرت عتبہ بن رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو شرط ہے اُس پر خوب غور کرنا چاہیے

⑥ انبیائے کرام علیہم السلام بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

⑦ اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تمام چیزوں سے بھاری ہے مگر بہت سے بدقسمت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والوں کی ترازو ہلکی ہوں گی۔

⑧ اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

⑨ زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

⑩ اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشعریہ کے (وہ صفاتِ الہیہ کا انکار کرتے ہیں)۔

⑪ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عتبہ بن رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانا کہ ”فَإِنَّ اللَّهَ حَقٌّ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي“

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ -
أَنَّهُ تَرَكَ الشِّرْكَ لَيْسَ
قَوْلُهَا بِاللِّسَانِ -

الرابعة عشرة [تَأْمَلِ الْجَمْعَ بَيْنَ كَوْنِ
عِيسَى وَ مُحَمَّدٍ عَبْدِي
اللَّهُ وَ رَسُولِيهِ

الخامسة عشرة [مَعْرِفَةُ اخْتِصَاصِ عِيسَى
بِكَوْنِهِ كَلِمَةَ اللَّهِ -

السادسة عشرة [مَعْرِفَةُ كَوْنِهِ رُوحًا مِّنْهُ -

السابعة عشرة [مَعْرِفَةُ فَضْلِ الْإِيمَانِ
بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ

الثامنة عشرة [مَعْرِفَةُ قَوْلِهِ عَلَى مَا كَانَ
مِنْ الْعَمَلِ -

التاسعة عشرة [مَعْرِفَةُ أَنَّ الْمِيزَانَ
لَهُ كَقِتَابٍ -

العاشر [مَعْرِفَةُ ذِكْرِ الْوَجْهِ -



بِذَلِكَ وَجَّهَ اللَّهُ“ سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ یہ کہ بس زبان سے کلمہ کی شہادت۔

⑬ رسول اللہ ﷺ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دونوں کو اللہ کا بندہ اور رسول کہنے میں غور و فکر کرو۔

⑭ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بطور خاص کلمہ اللہ کہنے کی معرفت۔

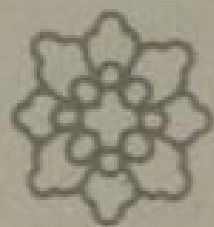
⑮ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے رُوح اللہ ہونے کی معرفت

⑯ جنت اور دوزخ پر ایمان لانے کی فضیلت۔

⑰ اس بات کی معرفت کہ (صاحبِ توحید کا لازمی جنت میں جانا) اگرچہ وہ کیسے ہی عمل کرتا ہو۔

⑱ اس بات کی معرفت کہ ترازو کے دو پلڑے ہیں۔

⑲ اللہ کے لیے لفظ ”وجہ“ کا استعمال ہونے کو سمجھنا۔



عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

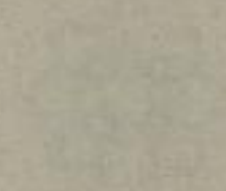
عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من قرأ سورة الفاتحة في كل صلاة كان له بها أجر عظيم





اس باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص
توحیدِ خالص پر عمل پیرا ہوا، وہ بلا حساب
جنت میں داخل ہو گیا۔

قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً
قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَلُكْ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ (النحل : ١٢٠)

وَقَالَ : وَ الَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ
لَا يُشْرِكُونَ (الشمعون : ٥٩)

عن حصين بن عبد الرحمن قال : كُنْتُ عِنْدَ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ : أَيُّكُمْ رَأَى
الْكُوكَبَ الَّذِي انْقَضَ
الْبَارِحَةَ ؟ فَقُلْتُ أَنَا ثُمَّ قُلْتُ :
أَمَّا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ
وَلَكِنِّي لُدِغْتُ . قَالَ فَمَا صَنَعْتَ ؟
قُلْتُ إِرْتَقَيْتُ : قَالَ فَمَا حَمَلَكَ
عَلَى ذَلِكَ ؟

قُلْتُ : حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ .
قَالَ مَا حَدَّثَكُمْ ؟ قُلْتُ حَدَّثَنَا
عَنْ بُرَيْدَةَ ابْنِ الْحَصِيبِ أَنَّهُ قَالَ
لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ .

قَالَ : وَ قَدْ أَحْسَنَ مَنْ انْتَهَى إِلَى
مَا سَمِعَ . وَ لَكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ -

عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک موری اُمت تھے اللہ کے مطیع فرمان
اور یک سُو۔ وہ کبھی مُشرک نہ تھے۔

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتے۔

حصین بن عبد الرحمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ
حضرت سعید بن جبیر کے پاس تھا کہ سعید کہنے لگے :

آج رات ستارے کو ٹوٹتے ہوئے تم میں سے کس نے دیکھا ہے؟

حصین نے کہا کہ ہاں میں نے دیکھا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ میں نماز میں مشغول
نہ تھا بلکہ مجھے کسی زہریلے جانور نے کاٹ کھایا تھا جس کی مجھے سخت تکلیف تھی۔

انہوں نے کہا پھر تم نے کیا کیا؟

انہوں نے کہا میں نے جھاڑ پھونک سے کام لیا۔ انہوں نے کہا یہ کیوں؟

میں نے کہا شعبی سے مروی ایک حدیث کی بنا پر۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا
حدیث ہے جو انہوں نے بیان کی؟

میں نے کہا کہ شعبی نے ہم سے بریدہ بن الحصیب کی روایت سے حدیث
بیان کی کہ نظربہ اور کسی زہریلے جانور کے کاٹ کھانے کے سوا اور ہمیں جھاڑ
پھونک یا دم مفید نہیں۔

سعید نے کہا جس شخص نے جو سنا، اُسی پر اکتفا کیا اور اُسی پر عمل پیرا رہا، تو اُس نے
بُہت اچھا کیا، البتہ ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آل حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا یا کہ آپ نے فرمایا،

”مجھے بُہت سی اُمّتیں دکھائی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ تو بہت

مَعَهُ الرَّمْطُ وَ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ
الرَّجُلُ وَ الرَّجُلَانِ وَ النَّبِيَّ وَ لَيْسَ
مَعَهُ أَحَدٌ -

إِذْ رَفَعَ لِي سَوَادُ عَظِيمٍ
فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي
هَذَا مُوسَى وَ قَوْمُهُ -

فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادُ عَظِيمٍ فَقِيلَ
لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَ مَعَهُمْ سَبْعُونَ
أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
وَ لَا عَذَابَ -

ثُمَّ نَهَضْتُ فَدَخَلَ مَنَزِلَهُ
فَخَاضَ النَّاسُ فِي أَوْلِيَّكَ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ
صَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ قَالَ
بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وَلِدُوا فِي
الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا
وَ ذَكَرُوا أَشْيَاءَ - فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ
الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَ لَا يَكْتَوُونَ
وَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ

بڑی جماعت ہے اور کسی نبی کے ساتھ صرف ایک یا دو ہی آدمی ہیں اور ایسے نبی کو بھی دیکھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔“

اچانک میرے سامنے ایک انبوہ کثیر آیا، میں نے خیال کیا کہ یہ میری اُمت ہوگی لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اور اُن کی قوم ہے۔

اسکے بعد میں نے ایک بہت ہی بڑے انبوہ کو دیکھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے اور آپ کی اُمت میں ستر ہزار افراد وہ ہیں جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

یہ واقعات سنا کر آل حضرت ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں ان ستر ہزار افراد کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے۔ بعض کا کہنا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو آنحضرت ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا، اس کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور توجیہات بھی کیں۔

آل حضرت ﷺ جب تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی مختلف آراء کا اظہار کیا۔ آل حضرت ﷺ نے فرمایا بلکہ یہ وہ افراد ہوں گے جو دم نہیں کرواتے۔ اور نہ وہ اپنے جسموں کو داغنے کے قائل ہیں اور نہ وہ فال لیتے ہیں اور نہ اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

عکاشہ بن محسنؓ نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ!

أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ
 قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ
 فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ
 مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةٌ.

فصل من سأل الله

الاولى: مَعْرِفَةُ مَرَاتِبِ النَّاسِ
 فِي التَّوْحِيدِ -

الثانية: مَا مَعْنَى تَحْقِيقِهِ -

الثالثة: ثَنَاءُهُ سُبْحَانَهُ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ بِكَوْنِهِ لَمْ يَكُ
 مِنَ الْمُشْرِكِينَ -

الرابعة: ثَنَاءُهُ عَلَى سَادَاتِ الْأَوْلِيَاءِ
 بِسَلَامَتِهِمْ مِنَ الشِّرْكِ -

الخامسة: كَوْنُ تَرْكِ الرُّقِيَّةِ وَ
 الْكَيِّْ مِنْ تَحْقِيقِ التَّوْحِيدِ

السادسة: كَوْنُ الْجَامِعِ لِتِلْكَ
 الْخِصَالِ هُوَ التَّوَكُّلُ -

السابعة: عُمُقُ عِلْمِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 لِمَعْرِفَتِهِمْ أَنَّهُمْ لَمْ يَنَالُوا
 ذَلِكَ إِلَّا بِعَمَلٍ -

میرے لیے دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ اُس حضرت
 ﷺ نے فرمایا کہ تُو ان میں سے ہی ہے۔ اِس کے بعد ایک دُوسرے صحابی
 نے عرض کیا کہ میرے لیے بھی دُعا فرمائیے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔
 اُس حضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے عکاشہ بازی لے گیا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① توحید کے بارے میں لوگوں کے درجات کی معرفت۔
- ② توحید کی تحقیق یا اِس کو زندہ گی میں سمونے کے کیا معنی ہیں؟
- ③ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اِس بات پر تعریف کرنا کہ
 اُن کا دامنِ بشرک سے آلودہ نہ تھا۔
- ④ اونچے درجے کے اولیائے کرام کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی کہ اُن کا
 دامنِ بشرک سے پاک ہے۔
- ⑤ دَم کرانے اور داغ دلوانے کو چھوڑ دینا، یہی توحید کے تحت ضلّوں کو
 پورا کرنا ہے۔
- ⑥ ان اوصاف کا حامل ہونا ہی توکل ہے۔
- ⑦ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم و معرفت کی گہرائی اِس بنا پر بھی کہ وہ اسے
 عمل کا نتیجہ سمجھتے تھے۔

- الثامنة: حِرْصُهُ عَلَى الْخَيْرِ
- التاسعة: فَضِيلَةُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
بِالْكِفَايَةِ وَالْكِفَايَةِ -
- العاشر: فَضِيلَةُ أَصْحَابِ مُوسَى -

- الحادية عشرة: عَرْضُ الْأَمَمِ عَلَيْهِ سَلَامٌ
- الثانية عشرة: أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ تُحْشَرُ
وَحَدَهَا مَعَ نَبِيِّهَا
- الثالثة عشرة: قِلَّةُ مَنْ اسْتَجَابَ
لِلْأَنْبِيَاءِ -
- الرابعة عشرة: أَنَّ مَنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ
يَأْتِي وَحْدَهُ
- الخامسة عشرة: ثَمَرَةُ هَذَا الْعِلْمِ وَهُوَ
عَدَمُ الْإِغْتِرَارِ بِالكَثَرَةِ
وَعَدَمُ الزُّهْدِ فِي الْقِلَّةِ -
- السادسة عشرة: الرُّخْصَةُ فِي الرُّقِيَةِ مِنْ
الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ -
- السابعة عشرة: عُمُقُ عِلْمِ السَّلَفِ لِقَوْلِهِ
(قَدْ أَحْسَنَ مَنْ انْتَهَى إِلَى مَا سَمِعَ وَلَكِنْ
كَذَا وَكَذَا) فَعَلِمَ أَنَّ الْحَدِيثَ
الْأَوَّلَ لَا يَخَالِفُ الثَّانِي

⑧ اس سے اعمالِ صالحہ کے لیے اُن کی حرص و محبت کا پتا چلتا ہے۔

⑨ اُمتِ محمدیہ کی اس فضیلت کا علم ہوتا ہے کہ وہ رفعتِ درجات اور کثرتِ تعداد کے لحاظ سے تمام اُمتوں سے افضل ہے۔

⑩ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کی فضیلت اور شرف

⑪ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام انبیائے کرام کی اُمتوں کا پیش کیا جانا۔

⑫ یہ کہ میدانِ حشر میں تمام اُمتیں اپنے اپنے انبیاء کے ساتھ ہوں گی۔

⑬ انبیاء کی دعوت کو عام طور پر کم ہی لوگوں نے قبول کیا۔

⑭ جس نبی کو کسی شخص نے بھی تسلیم نہیں کیا وہ اکیلا ہی دربارِ الہی میں پیش ہوگا۔

⑮ علمِ صحیح کا ثمرہ یہ ہے کہ انسان کثرتِ تعداد پر غرہ نہ کرے اور قلتِ تعداد سے پست ہمت نہ ہو۔

⑯ بچھو اور سانپ وغیرہ موذی چیزوں کے زہر اور نظرِ بد سے دم کرانے کی رخصت۔

⑰ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے کہ ”قَدْ أَحْسَنَ مِنْ أَنْتَهَى الْحَى مَا سَمِعَ“ سلفِ اُمت کے تحسینِ علمی کی نشان دہی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی حدیث کا بیان مؤخر الذکر کے خلاف نہیں۔

بَعْدَ السَّلَفِ عَنْ مَذْجِ الْإِنْسَانِ
بِمَا لَيْسَ فِيهِ

الثامنة عشر

قَوْلُهُ : " أَنْتَ مِنْهُمْ " عَلَمٌ
مِّنْ أَعْلَامِ السُّبُوءِ
فَضِيلَةٌ عَكَّاشَةٌ

التاسعة عشر

العشرون

إِسْتِعْمَالُ الْمَعَارِضِ
حُسْنُ خُلُقِهِ ﷺ

الحادية والعشرون

الثانية والعشرون



①۸ سلف صالحین کا بلا استحقاق کسی کی مدح و ستائش سے دور رہنا۔

①۹ رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ " أَنْتَ مِنْهُمْ " آپ کی

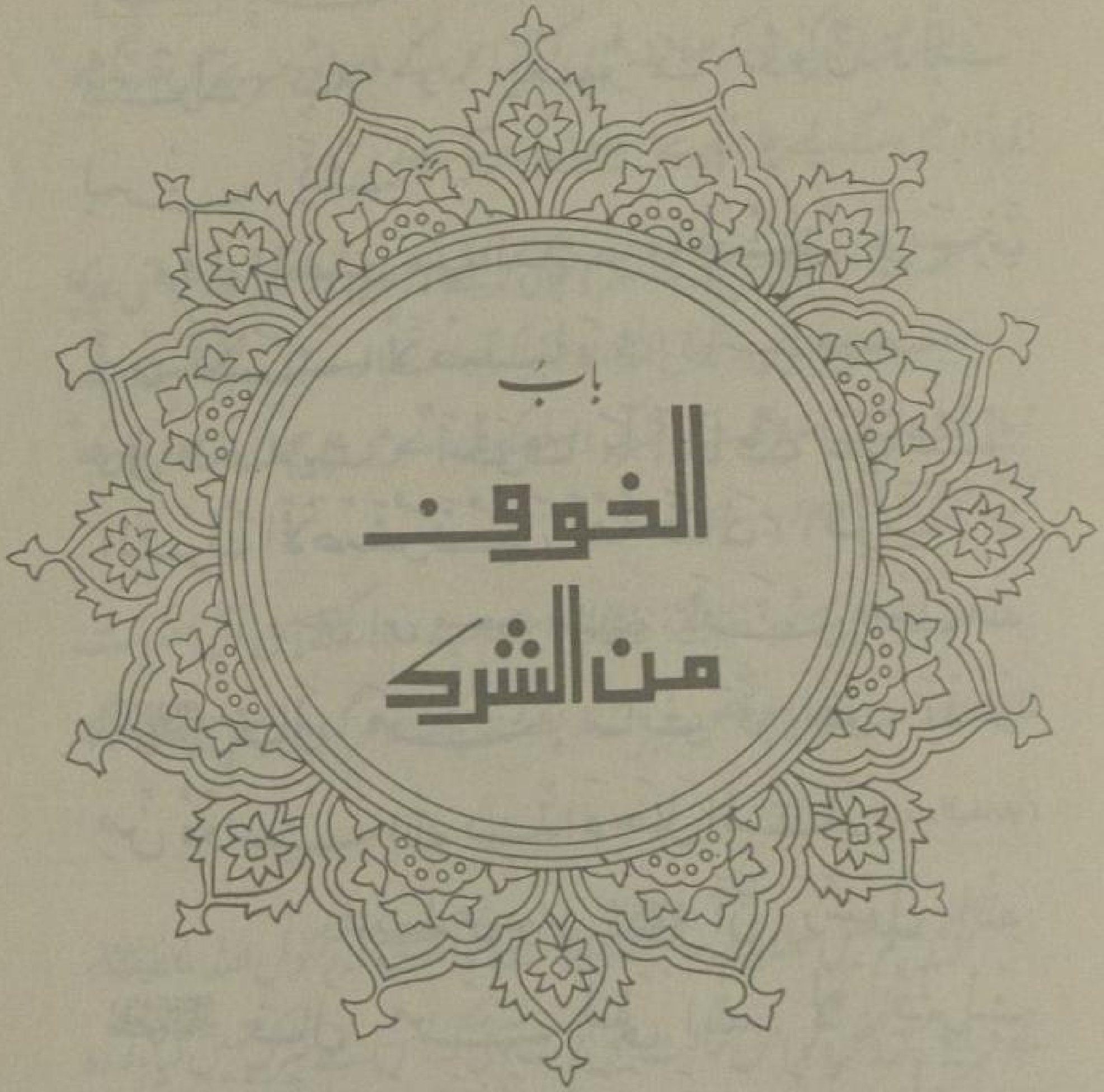
علامات نبوت میں سے تھا۔

②۰ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا علم۔

②۱ رسول اللہ ﷺ کا ذو معنی کلام استعمال کرنا

②۲ رسول اکرم ﷺ کا حسن خلق۔





اس باب میں اس بات کی وضاحت
کی گئی ہے کہ شرک سے ڈرنا ضروری ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى **إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا يُغْفَرُ أَنْ**
يُشْرَكَ بِهِ وَ يُغْفَرُ مَا دُونَ ذَلِكَ
لِمَنْ يَشَاءُ - (النساء : ٤٨)

وقال الخليل عليه السلام : **وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ**
أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ط (إبراهيم - ٣٥)
 وفي الحديث : **"أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ**
الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ فُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ : الرَّيَاءُ"
 وعن ابن مسعود رضي الله عنه **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُو
مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ (رواه البخاري)
 ولمسلم عن جابر رضي الله عنه **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
ﷺ قَالَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَقِيَ
يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ -
 (رواه البخاري)

فِي مَسَائِلِهِ

الاولى : **أَخَوْفُ مَنْ الشِّرْكَ** -

الثانية : **أَنَّ الرَّيَاءَ مِنَ الشِّرْكَ** -

الثالثة : **أَنَّهُ مَنْ الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ** -

الرابعة : **أَنَّهُ أَخَوْفُ مَا يَخَافُ مِنْهُ**

عَلَى الصَّالِحِينَ -

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے، معاف کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ سے التجا کی کہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا ایک حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ خطرہ شرکِ اصغر کا ہے۔ شرکِ اصغر کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ریا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں اے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر اللہ کو پکارتے پکارتے مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس حالت میں موت آئی کہ اُس نے شرک نہیں کیا، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شرک کرتے کرتے مر گیا وہ جہنمی ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① شرک سے ڈرنا۔
- ② ریاہِ شرک میں سے ہے۔
- ③ ریاہِ شرکِ اصغر ہے۔
- ④ نیک لوگوں پر بہ نسبت اور چیزوں کے ریا کا زیادہ خوف کیا جاتا ہے۔

الخامسة

قُرْبُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ -

السادسة

الْجَمْعُ بَيْنَ قُرْبِهِمَا فِي حَدِيثٍ

وَاحِدٍ -

السابعة

أَنَّهُ مَنْ لَقِيَهِ لَا يَشْرِكُ بِهِ

شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ

لَقِيَهِ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ

النَّارَ وَ لَوْ كَانَ مِنْ أَعْبُدِ

النَّاسِ -

الثامنة

السَّئِلَةُ الْعَظِيمَةُ سُؤَالُ الْخَلِيلِ

لَهُ وَ لِبَنِيهِ وَتَايَةِ عِبَادَةِ

الْأَصْنَامِ -

التاسعة

إِعْتِبَارُهُ بِحَالِ الْأَكْثَرِ لِقَوْلِهِ:

رَبِّ إِنَّهُرَبْ أَضْلَلَنَ كَثِيرًا

مِّنَ النَّاسِ -

العاشر

فِيهِ تَفْسِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

كَمَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ

الحادية عشرة

فَضِيلَةُ مَنْ سَلِمَ مِنَ الشِّرْكِ



- ⑤ جنت اور دوزخ کا قریب ہونا۔
 ④ جنت اور دوزخ کے قریب ہونے کو ایک ہی حدیث میں جمع کرنا۔

⑥ جو بلا شرک کیے اللہ تعالیٰ سے ملے گا وہ جنت میں جائے گا اور جو شرک کرتے کرتے اللہ سے ملے گا وہ جہنم میں جائے گا اگرچہ وہ بڑا عابد و زاہد کیوں نہ ہو۔

⑧ سب سے اہم مسئلہ یہ بیان ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اور اپنی اولاد کے لیے دعا کرنا کہ ان کو اللہ اصنام کی عبادت سے محفوظ رکھے۔

⑨ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا اکثر لوگوں کی حالت سے عبرت حاصل کرنا، جیسا کہ کہا اے اللہ! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔

⑩ اس میں کلمہ لا الہ الا اللہ کی تفسیر و توضیح ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

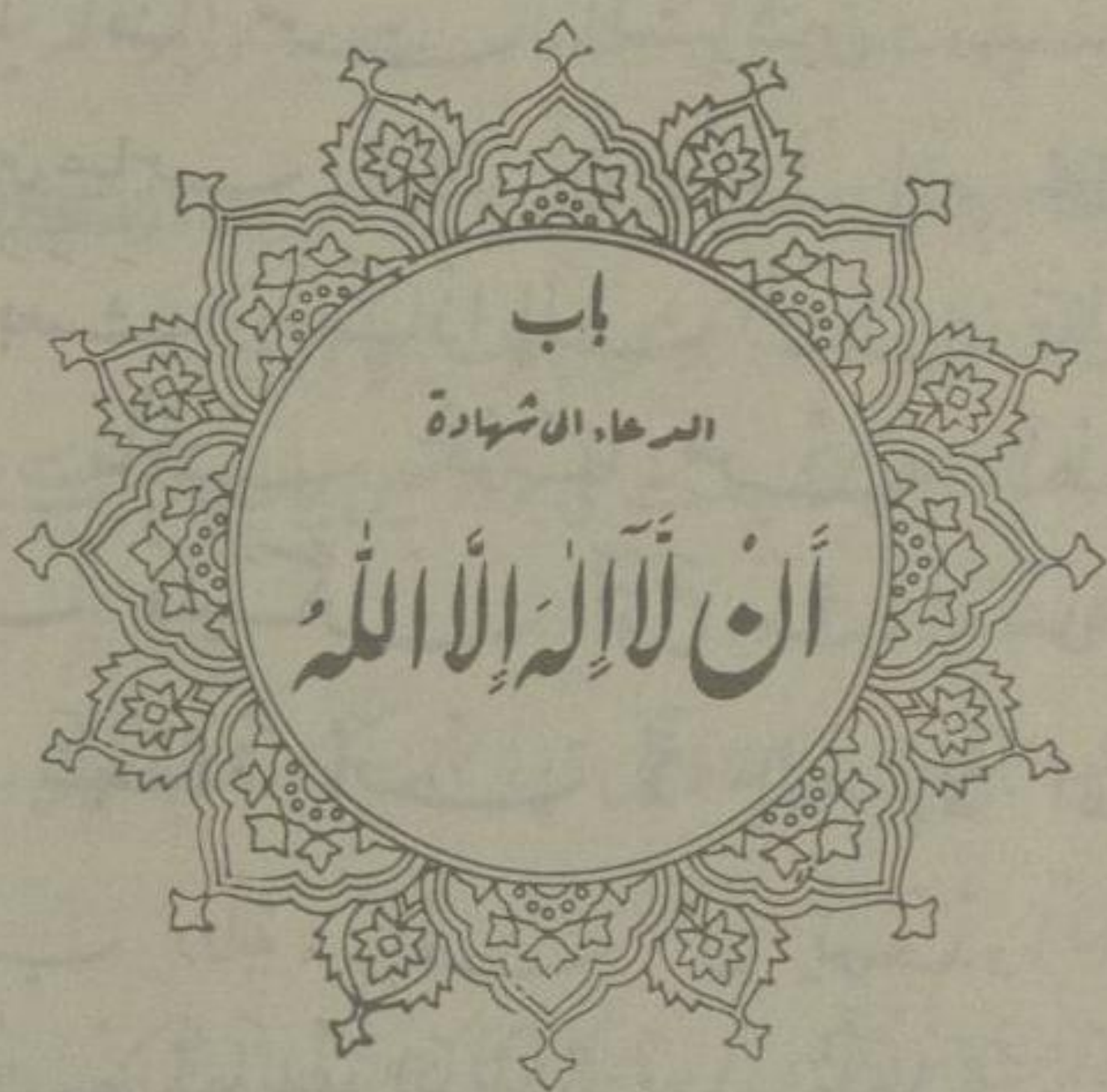
⑪ جو شخص شرک سے بچ رہا، اُس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت۔



۱- در سیرت الانبیاء است
۲- در سیرت انبیا است
۳- در سیرت انبیا است
۴- در سیرت انبیا است
۵- در سیرت انبیا است
۶- در سیرت انبیا است
۷- در سیرت انبیا است
۸- در سیرت انبیا است
۹- در سیرت انبیا است
۱۰- در سیرت انبیا است

۱۱- در سیرت انبیا است
۱۲- در سیرت انبیا است
۱۳- در سیرت انبیا است
۱۴- در سیرت انبیا است
۱۵- در سیرت انبیا است
۱۶- در سیرت انبیا است
۱۷- در سیرت انبیا است
۱۸- در سیرت انبیا است
۱۹- در سیرت انبیا است
۲۰- در سیرت انبیا است





اس باب میں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی شہادت و گواہی کے بارے میں

وضاحت مذکور ہے۔

قوله يناد قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ قِفْ
عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ^ط وَسُبْحَنَ اللَّهُ
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (يوسف: ١٠٨)

عن ابن عباس رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
لَمَّا بَعَثَ مَعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ لَهُ
إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ فليَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ
إِلَيْهِ شَهَادَةٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

و في رواية : إِلَى أَنَّهُ يُؤَحِّدُوا اللَّهَ
فَإِنْ هُمْ أَطَاعُواكَ لِذَلِكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ
اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ
فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُواكَ
لِذَلِكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ
عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ
فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُواكَ
لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ
وَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ
بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ - اخرجاه

و لها عن سهل ابن سعد رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ

تم ان سے صاف کہہ دو کہ میرا راستہ تو یہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے ساتھی بھی۔ اور اللہ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ”تمہارا سامنا اہل کتاب سے بھی ہوگا، تمہیں چاہیے کہ سب سے پہلے انکو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کی دعوت دو۔“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ”یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کر لیں۔“

اگر وہ توحید کا اقرار کر لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر اس کا بھی اقرار کر لیں تو پھر ان کو بتانا کہ اللہ نے ان کے مال میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالدار لوگوں سے وصول کر کے ان کے فقاہر اور مساکین میں تقسیم کر دی جائے۔

اگر وہ زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں تو ان کے غمہ مال وصول کرنے سے احتراز کرنا اور مظلوم کی آہ سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم کی آہ و پکار اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کل ایسے شخص کو پرچم دوں گا جو اللہ

غَدَاً رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ
 اللَّهُ وَ رَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ - فَبَاتَ
 النَّاسُ - يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ
 يُعْطَاهَا؟ فَلَمَّا أَصْبَحُوا غَدَوْا عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ
 يُعْطَاهَا - فَقَالَ أَيْنَ عَلَى ابْنُ أَبِي طَالِبٍ؟
 فَقِيلَ هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ
 فَأَتَوْا بِهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَ دَعَا لَهُ
 فَبَرَأَ كَأَن لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَ جَعَلَ -
 فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ أَنْفُذْ عَلَى
 رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ -
 ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ أَخْبِرْهُمْ
 بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى
 فِيهِ - فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ
 رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ
 النَّعَمِ :

يَدُوكُونَ أَيْ يَخُوضُونَ

فِيهِ مَسَائِلُ

الاولى: أَنَّ الدَّعْوَةَ إِلَى اللَّهِ طَرِيقُ

تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ خیبر کو فتح فرمادے گا، چنانچہ رات بھر صحابہ رضی اللہ عنہم سوچتے رہے کہ پرچم کس کو دیا جائے گا؟ صبح کے وقت تمام صحابہ کرام، رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے اور ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ پرچم اُسے دیا جائے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کی کہ اُن کی آنکھ درد کر رہی ہے۔ صحابہؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں لعابِ دہن ڈالا اور دعا فرمائی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُسی وقت اِس طرح تندرست ہو گئے جیسے کہ اُن کو کوئی درد ہی نہ تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پرچم دیا اور فرمایا کہ مجاہدین کو لے کر فوراً نکل جاؤ اور خیبر میں جا کر دم لو۔

اور پھر ان کو اسلام کی دعوت دینا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق اُن پر عائد ہوتے ہیں وہ بتانا۔

پس اے علی رضی اللہ عنہ ! بخدا، اگر ایک آدمی بھی تیرے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا تو یہ تیرے لیے سُرخ اونٹوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔
بید و کون کے معنی ہیں غور و فکر کرنا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا اقرار کر لے اُس کیلئے ضروری ہے کہ دعوتِ الی اللہ کا فریضہ ادا کرے۔

مَنْ اتَّبَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

الثانية: التَّيْبَةُ عَلَى الْإِخْلَاصِ لِأَنَّ

كَثِيرًا لَوْ دَعَا إِلَى الْحَقِّ فَهُوَ
يَدْعُوا إِلَى نَفْسِهِ -

الثالثة: أَنَّ الْبَصِيرَةَ مِنَ الْفَرَائِضِ -

الرابعة: مِنْ دَلَائِلِ حُسْنِ التَّوْحِيدِ أَنَّ

تَنْزِيهِ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ الْمُسَبَّةِ -

الخامسة: أَنَّ مَنْ قُبِحَ الشِّرْكُ كَوْنُهُ

مُسَبَّةٌ لِلَّهِ -

السادسة: وَهِيَ مِنْ أَهْمِهَا : إِبْعَادُ

الْمُسْلِمِ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

لَا يُصِيرُ مِنْهُمْ وَ لَوْ لَمْ يُشْرِكْ -

السابعة: كَوْنُ التَّوْحِيدِ أَوَّلُ وَاجِبٍ -

الثامنة: أَنَّ يَبْدَأَ بِهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

حَتَّى الصَّلَاةَ -

التاسعة: أَنَّ مَغْفَى : " أَنْ يُوْحِدُوا اللَّهَ "

مَغْفَى شَهَادَةٍ : أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ -

العاشرة: أَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ يَكُونُ

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَهُوَ

لَا يَعْرِفُهَا أَوْ يَعْرِفُهَا وَلَا يَعْمَلُ بِهَا -

② اخلاصِ نیت کی ترغیب۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کو لے کر اُٹھتے بھی ہیں تو اس میں وہ مخلص نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگوں کو اپنی ذات کی طرف بلاتے ہیں۔

③ بصیرت و ادراک سے بہرہ مند ہونا۔

④ حُسنِ توحید کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک مانا جائے۔

⑤ شرک کے بدترین ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے عیب ثابت کرنے کے مترادف ہے۔

⑥ چھٹا مسئلہ بہت ہی اہم ہے، وہ یہ کہ انسان مشرکین سے میل جول نہ رکھے اگرچہ وہ خود شرک کا مرتکب نہ بھی ہوتا ہو۔ تاکہ اُس کا شمار مشرکین میں نہ ہو۔

⑦ توحید کو قبول کرنا تمام واجباتِ دین پر مقدم ہے۔

⑧ مبتغ کو چاہیے کہ ہر چیز حتیٰ کہ نماز سے پہلے توحید کی

طرف دعوت سے ابتدا کرے۔

⑨ رسولِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی ”اَنْ يُؤَحِّدُوا اللّٰهَ“ اور کلمہ شہادت ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کا مطلب ایک ہی ہے۔

⑩ اہل کتاب میں وہ لوگ بھی ہیں جو توحید کی معرفت ہی نہیں رکھتے یا معرفت تو رکھتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔

الحادية عشرة التَّنبِيْهُ عَلَى التَّعْلِيْمِ بِالتَّدْرِيجِ

الثانية عشرة الْبَدَاءَةُ بِالْأَهَمِّ فَالْأَهَمُّ -

الثالثة عشرة مَصْرِفُ الزَّكَاةِ -

الرابعة عشرة كَشْفُ الْعَالَمِ الشُّبْهَةِ عَنِ الْمَتَعَلِّمِ

الخامسة عشرة النَّهْيُ عَنْ كَرَائِمِ الْأَمْوَالِ -

السادسة عشرة إِتِّقَاءُ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ -

السابعة عشرة الْأَخْبَارُ بِأَنَّهَا لَا تُحْجَبُ -

الثامنة عشرة مِنْ أَدِلَّةِ التَّوْحِيدِ مَا جَرَى عَلَى

سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَ سَادَاتِ الْأَوْلِيَاءِ

مِنْ الْمَشَقَّةِ وَالْجُوعِ وَالْوَبَاءِ -

التاسعة عشرة قَوْلُهُ : "لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ" - عِلْمٌ

مِنْ أَعْلَامِ النَّبُوَّةِ -

العشرون تَفْلُهُ فِي عَيْنِيهِ عِلْمٌ مِّنْ

أَعْلَامِهَا أَيْضًا -

الحادية والعشرون فَضِيلَةُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الثانية والعشرون فَضْلُ الصَّحَابَةِ فِي دُوكِهِمْ

تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَ شُفْلِهِمْ عَنْ

بَشَارَةِ الْفَتْحِ -

الثالثة والعشرون الْإِيمَانُ بِالْقَدْرِ لِحُصُولِهَا

لِمَنْ لَمْ يَسْعَ لَهَا وَ مَنَعَهَا

عَمَّنْ سَعَى -

- ⑪ تعلیم کو آہستہ آہستہ اور بتدریج رائج کیا جائے۔
- ⑫ سب سے پہلے زیادہ اہم اور اُس کے بعد دیگر مسائل بتائے جائیں۔
- ⑬ مصارفِ زکوٰۃ کی تفصیل۔
- ⑭ استاد کو چاہیے کہ وہ طالب علم کے شبہات کو دور کرنے کی کوشش کرے۔
- ⑮ محصلِ زکوٰۃ کو چاہیے کہ وہ عمدہ مال پر ہاتھ نہ ڈالے۔
- ⑯ مظلوم کی پکار اور اُس کی آہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔
- ⑰ کیونکہ مظلوم کی پکار اور عرشِ الہی کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔
- ⑱ توحیدِ خالص کی حقیقت وہ علامتیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں نمایاں ہیں۔ ان کو مشقیں برداشت کرنا پڑیں۔ وہ بھوک اور پیاس سے دوچار ہوئے اور انھوں نے بیماریوں کو صبر و استقامت سے جھیلا۔
- ⑲ رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ ”میں کل ایسے شخص کو پرچم دوں گا۔“ یہ آپ کے اعلامِ نبوت میں سے ایک علامت ہے۔
- ⑳ رسول اکرم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں اپنا لعاب بہن ڈالنا بھی ایک علامتِ نبوت ہے۔
- ㉑ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
- ㉒ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی فضیلت کہ وہ ساری رات اس سوچ میں رہے کہ کس کو پرچم ملتا ہے اور وہ فتح و کامرانی سے واپس آتا ہے۔
- ㉓ تقدیر پر ایمان کہ جو شخص کسی چیز کے حصول کی کوشش نہیں کرتا، اس کو دیدینا۔ اور جو کوشش کرتا ہے اُس سے روک لینا۔

الرَّجْعُ وَالْعَشْرُونَ | الْأَدَبُ فِي قَوْلِهِ : " عَلَى رِسَالَتٍ "

لِلْخَامِسَةِ وَالْعَشْرُونَ | الدَّعْوَةُ إِلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ الْقِتَالِ -

السادسة والعشرون | أَنَّهُ مَشْرُوعٌ لِمَنْ دُعُوا قَبْلَ

ذَلِكَ وَ قُوتِلُوا -

السابعة والعشرون | الدَّعْوَةُ بِالْحِكْمَةِ لِقَوْلِهِ " أَخْبِرْهُمْ

بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ "

الثامنة والعشرون | الْمَعْرِفَةُ بِحَوْتِ اللَّهِ فِي الْإِسْلَامِ -

التاسعة والعشرون | ثَوَابُ مَنْ اهْتَدَى عَلَى يَدَيْهِ

رَجُلٌ وَاحِدٌ -

الثلاثون | الْحَلْفُ عَلَى الْفُتْيَا -

②۳ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا " اطمینان سے جاؤ " یہ آداب جنگ

میں سے ایک ہے۔

②۵ جنگ شروع کرنے سے پہلے دشمن کے سامنے دعوتِ اسلام پیش کرنا۔

②۶ شریعتِ اسلامی کا یہ حکم ہے کہ جس قوم کو جنگ کے لیے لٹکارا جائے اُسے

سب سے پہلے دعوتِ اسلام پیش کی جائے۔

②۷ رسول کریم ﷺ کے اس فرمان " ان کو ضروری امور بتائے جائیں "

سے پتا چلا کہ دعوتِ اسلام حکمت و دانائی سے پیش کرنی چاہیے۔

②۸ اسلام میں جو حقوق اللہ ہیں ان کی معرفت -

②۹ اُس شخص کے اجر و ثواب کی کثرت کا اندازہ جس کے ہاتھ پر ایک شخص

بھی مسلمان ہو جائے۔

③۰ فتویٰ پر قسم اٹھانا۔

باب

تفسیر التوحید و شہادۃ

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اس باب میں مسئلہ توحید کی تفسیر اور

کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کی شہادت کے بارے میں تفصیلات

بیان کی گئی ہیں

﴿قُلِ اللَّهُمَّ تَعَالَى﴾ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ
 يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ
 أَقْرَبُ وَ يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَ يَخَافُونَ
 عَذَابَهُ ٥ إِنْ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
 مُحْذُورًا ٥ (بنی اسرائیل : ٥٤)

قوله وَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ
 وَ قَوْمِهِ إِنِّي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ٥
 إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ٥
 وَ جَعَلَهَا كَلِمَةً ٢ بَاقِيَةً ٢ فِي عَقِبِهِ
 لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ٥ (الزخرف : ٢٦، ٢٧، ٢٨)

وقوله : إِنِّي أَخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ
 أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ - (التوبة : ٣١)
 وقوله وَ مِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ
 دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ٥
 وَ الَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا
 لِلَّهِ ٥ (البقرة : ١٦٥)

و في الصحيح عن النبي صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ
 مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَفَرَ بِمَا

جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اُس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اُس کی رحمت کے اُمیدوار اور اُس کے عذاب سے خائف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق۔

یاد کرو وہ وقت جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ ”تم جن کی بندگی کرتے ہو میرا اُن سے کوئی تعلق نہیں، میرا تعلق صرف اُس سے ہے جس نے مجھے پیدا کیا، وہی میری رہنمائی کرے گا۔“ اور ابراہیم علیہ السلام یہی کلام اپنے پیچھے اپنی قوم میں چھوڑ گئے تاکہ وہ اِس کی طرف رجوع کریں۔

انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مد مقابل بناتے ہیں اور اُن کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔ حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا اقرار کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جس چیز کی عبادت

يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرَّمَ
 مَالَهُ وَدَمَهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَشَرَحُ هَذِهِ التَّرْجِمَةِ مَا بَعْدَهَا
 مِنَ الْأَبْوَابِ -

باب

فِيهِ أَكْبَرُ الْمَسَائِلِ وَأَهَمُّهَا
 وَهِيَ تَفْسِيرُ التَّوْحِيدِ وَتَفْسِيرُ
 الشَّهَادَةِ وَبَيِّنَاتُ بَأْمُورٍ وَاضِحَةٍ -
 مِنْهَا: آيَةُ الْأَسْرَاءِ بَيِّنَةٌ
 فِيهَا الرَّدُّ عَلَى الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ
 يَدْعُونَ الصَّالِحِينَ -
 فِيهَا: بَيَانُ أَنَّ هَذَا هُوَ
 الشِّرْكَ الْأَكْبَرُ -

وَمِنْهَا: آيَةُ بَرَاءَةٍ، بَيِّنَةٌ
 فِيهَا أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ
 إِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا
 مِنْ دُونِ اللَّهِ وَبَيِّنَةٌ
 أَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوا إِلَّا بِأَنْ يَعْبُدُوا

کی جاتی ہے اس سے کفر اور انکار کرے تو اس کی جان اور مال محفوظ ہو گیا،
البتہ اس کا حساب کتاب اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے گا۔
اس باب کی شرح آئندہ آنے والے تمام ابواب ہیں۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

اس باب میں جو سب سے اہم مسئلہ بیان ہوا وہ توحید اور کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی تفسیر ہے جسے واضح اور صفات الفاظ میں چند باتوں سے بیان کیا گیا ہے۔

ان میں سورہ بنی اسرائیل کی آیت ہے جس میں ان مشرکین کی تردید کی گئی ہے جو مصائب و مشکلات میں صاحبین کو پکارتے ہیں، اور یہی شرک اکبر ہے۔

تیسری بات جو اس باب میں خاص طور پر بیان کی گئی ہے سورہ برآۃ کی اس آیت کی تفسیر ہے جس میں اہل کتاب کے کردار کا نقشہ کھینچا گیا ہے اہل کتاب کا یہ عمل بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے علماء اور پیروں کو اپنا رب بنالیا تھا جس کا ان کو اللہ کی طرف سے کوئی حکم نہ تھا بلکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں۔ سورہ برآۃ کی بلا اشکال

إِلَهًا وَاحِدًا مَعَ أَنَّ تَفْسِيرَهَا
الَّذِي لَا إِشْكَالَ فِيهِ طَاعَةُ
الْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ فِي الْمَعْصِيَةِ
لَا دُعَاءُهُمْ إِيَّاهُمْ -

وَمِنْهَا : قَوْلُ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِلْكَفَّارِ : "إِسْخِي بَرَاءً مِّمَّا
تَعْبُدُونَ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي -
فَأَسْتَثْنِي مِنَ الْمَعْبُودِينَ رَبَّهُ
وَذَكَرَ سُبْحَنَهُ أَنَّ هَذِهِ
الْبَرَاءَةُ وَهَذِهِ الْمَوَالَاةُ هِيَ تَفْسِيرُ
شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَقَالَ "وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي
عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" -

وَمِنْهَا : آيَةُ الْبَقَرَةِ فِي الْكُفَّارِ
الَّذِينَ قَالَ فِيهِمْ "وَمَا هُمْ
بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ" ذَكَرَ أَنَّهُمْ
يُحِبُّونَ أَنْدَادَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ -
فَدَلَّ عَلَى أَنَّهُمْ يُحِبُّونَ اللَّهَ حُبًّا

تفسیر یہ ہے کہ وہ معصیت میں علماء اور صلحاء کی اطاعت کرتے تھے نہ کہ انھیں پکارتے تھے۔

چوتھی بات جو اس باب میں ذکر ہوئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ برأت ہے جس کا انہوں نے کفار کے سامنے اظہار فرمایا تھا کہ ”میں تمہارے باطل معبودوں سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور صرف اُس ذات کی اتباع کا دم بھرتا ہوں جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔“ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان باطل معبودوں سے اپنے رب تعالیٰ کو بہت ہی حسن انداز سے مستثنیٰ فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسی برأت اور موالات کو حقیقت میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی تفسیر اور شہادت سے تعبیر فرمایا اور کہا کہ ”ہم نے اس عظیم الشان کلمہ کو اپنے خلیل کی اولاد میں باقی رکھنے کا فیصلہ کر دیا ہے تاکہ آنے والی نسلیں اس کی طرف رجوع کریں اور مستفیض ہوتی رہیں۔“

اس باب میں اہم ترین وہ مسئلہ ہے جو سورۃ بقرہ کی آیت میں بیان ہوا ہے جس میں صراحت کی گئی ہے کہ ”اہل کفر جہنم سے ہرگز نہ نکل پائیں گے“ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ کافر اور مشرک اپنے انداز سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنی چاہیے تھی۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کافر اور مشرک بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کے دعویدار تھے، لیکن اس کے باوجود ان کو حلقۂ اسلام میں شمار نہیں کیا گیا کیونکہ اس محبت کو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص رہنا چاہیے، غور فرمائیے کہ اُس

عَظِيمًا وَ لَمْ يُدْخِلَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ
فَكَيْفَ بِمَنْ أَحَبَّ النِّدَّ أَكْبَرُ
مِنْ حُبِّ اللَّهِ ؟ فَكَيْفَ بِمَنْ
لَمْ يُحِبَّ إِلَّا النِّدَّ وَحْدَهُ وَلَمْ
يُحِبَّ اللَّهَ ؟

و منها : قوله : اللَّهُ أَكْبَرُ " مَنْ قَالَ :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ
مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرَّمَ مَالُهُ وَ دَمُهُ
وَ حِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ "

وَ هَذَا مِنْ أَعْظَمِ مَا
يُبَيِّنُ مَعْنَى " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "
فَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلِ التَّלْفُظَ بِهَا عَاصِمًا
لِلدَّمِ وَ الْمَالِ -

بَلْ وَ لَا مَعْرِفَةً مَعْنَاهَا
مَعَ لَفْظِهَا - بَلْ وَ لَا الْإِقْرَارُ
بِذَلِكَ - بَلْ وَ لَا كَوْنُهُ لَا يَدْعُو
إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَلْ
لَا يَحْرُمُ مَالُهُ وَ دَمُهُ حَتَّى
يُضَيَّفَ إِلَى ذَلِكَ الْكُفْرِ بِمَا

شخص کا کیا مقام ہے جو اپنے انداز سے اللہ سے زیادہ محبت رکھتا ہو؟ یا
اُس شخص کی حالت کیا ہوگی جس کی اللہ تعالیٰ سے تو محبت نہیں ہے مگر وہ اپنے
باطل معبودوں سے محبت رکھتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ ”جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا
اقرار کرے اور معبودانِ باطل کا انکار کرے تو اسلام اس کی جان اور مال کا
محافظ ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے گا۔“

رحمتِ عالم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے
معنی و مفہوم کو ٹھیک ٹھیک وضع کرتا ہے کیونکہ آلِ حضرت ﷺ نے
صرف زبانی اقرار، اقرار کے ساتھ معنی کا سمجھ لینا اور اس کے ساتھ ساتھ
صرف اس کی عبادت بایں طور کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔
ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اس وقت تک
فائدہ مند ثابت نہ ہو گا جب تک کہ معبودانِ باطل کی تردید اور مخالفت نہ

يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ -
 فَإِنْ شَكَّ أَوْ تَوَقَّعَ
 لَمْ يَحْرُمْ مَالَهُ وَ دَمَهُ فَيَالِهَا
 مِنْ مَسْأَلَةٍ مَا أَعْظَمَهَا وَ أَجَلَهَا؟
 وَيَالِهَا مِنْ بَيَانٍ مَا أَوْضَحَهُ
 وَ حُجَّةٍ مَا أَقْطَعَهَا لِلْمُنَازِعِ ؟



کی جائے۔ اگر کسی نے باطل معبودوں کے بارے میں ذرا بھی شک کیا یا
 توقف سے کام لیا تو اس کے جان و مال کی حفاظت کا اسلام ذمہ دار نہ ہوگا۔

یہ مسئلہ کتنا عظیم اور اہم ہے؟

کتنا واضح اور غیر مبہم ہے؟

اور مخالفین کے خلاف کس درجہ برہان قاطع ہے؟



باب
من الشُّرُكِ لبس الخلفه
والخط

اس باب میں ٹیہ بیان کیا گیا ہے کہ رفع بلا اور
دفع مضائب کے لیے چھٹا پہننا یا گلے میں دھاگے
ڈالنا شرک ہی کی ایک قسم ہے۔

قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ
 بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي
 بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتُ رَحْمَتِهِ
 قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
 الْمُتَوَكِّلُونَ (الزمر - ٣٨)

عن عمران بن حصين رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه و آله
 رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلَقَةٌ مِنْ
 صُفْرِ - فَقَالَ صلی الله علیه و آله مَا هَذِهِ ؟
 قَالَتْ مِنْ الْوَاهِنَةِ فَقَالَ : أَنْزِعْهَا
 فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا -
 فَإِنَّكَ لَوُمْتَ وَ هِيَ عَلَيْكَ
 مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِسَنَدٍ لَا بَأْسَ بِهِ -
 وَ لَهُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مَرْفُوعًا : مَنْ تَعَلَّقَ
 تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللَّهُ لَهُ - وَمَنْ
 تَعَلَّقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللَّهُ لَهُ

و فِي رَوَايَةٍ : مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً
 فَقَدْ أَشْرَكَ -

ان سے کہو، جب حقیقت یہ ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا تمہاری یہ دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، مجھے اُس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچالیں گی؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اُس کی رحمت کو روک سکیں گی؟

بس ان سے کہہ دو کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پتل کا چھلہ دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ یہ دابنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا اسے اُتار دے، یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

اگر اس چھلہ کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا۔

مسند احمد میں ہی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی خواہش کو پورا نہ کرے۔

اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اُسے آرام نہ دے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا اُس نے بے شکر کیا۔

قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ
 بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي
 بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتُ رَحْمَتِهِ
 قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
 الْمُتَوَكِّلُونَ (النمر - ٣٨)

عن عمران بن حصين رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه و آله
 رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلَقَةٌ مِنْ
 صُفْرِ - فَقَالَ صلی الله علیه و آله مَا هَذِهِ ؟
 قَالَ مِنَ الْوَاهِنَةِ فَقَالَ : أَنْزِعْهَا
 فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا -
 فَإِنَّكَ لَوُمْتُ وَ هِيَ عَلَيْكَ
 مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا

رواه أحمد بإسناد لا بأس به -
 وله عن عقبة بن عامر مرفوعاً : مَنْ تَعَلَّقَ
 تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللَّهُ لَهُ - وَمَنْ
 تَعَلَّقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللَّهُ لَهُ

وفي رواية : مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً
 فَقَدْ أَشْرَكَ -

ان سے کہو، جب حقیقت یہ ہے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا تمہاری یہ دیویاں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، مجھے اُس کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچالیں گی؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اُس کی رحمت کو روک سکیں گی؟

بس ان سے کہہ دو کہ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ بھروسہ کرنے والے اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پتل کا چھلہ دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا کہ یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔ آپ نے فرمایا اسے اُتار دے یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

اگر اس چھلہ کو پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا۔

مسند احمد میں ہی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گلے میں تعویذ لٹکاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی خواہش کو پورا نہ کرے۔

اور جو شخص سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اُسے آرام نہ دے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے اپنے گلے میں تعویذ لٹکایا اُس نے شرک کیا۔

ولابن ابي حاتم عن حذيفة رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى
رَجُلًا فِي يَدِهِ خَيْطٌ مِنَ الْحُمَى
فَقَطَعَهُ وَتَلَا قَوْلَهُ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ
بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ (يوسف ١٠٩)

في مماثل

التَّغْلِيظُ فِي لُبْسِ الْحَلَقَةِ
وَالْخَيْطِ وَنَحْوِهِمَا لِثَلَاثِ
ذَلِكَ -

الاولى:

أَنَّ الصَّحَابِيَّ لَوْ مَاتَ وَهِيَ
عَلَيْهِ مَا أَفْلَحَ فِيهِ شَاهِدٌ
لِكَلَامِ الصَّحَابَةِ أَنَّ الشِّرْكَ
الْأَصْفَرَ أَكْبَرُ مِنَ الْكَبَائِرِ -

الثانية:

أَنَّهُ لَوْ يُعْذَرُ بِالْجَهَالَةِ -

الثالثة:

أَنَّهَا لَا تَنْفَعُ فِي الْعَاجِلَةِ
بَلْ تَضُرُّ - لقوله لَا تَزِيدُكَ
إِلَّا وَهْنًا -

الرابعة:

إِلْزَامُ الْكَارِ بِالتَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ

الخامسة:

فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ -

ابن ابی حاتم نے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انھوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کی وجہ سے دھاگہ دم کیا ہوا دیکھا تو حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُسے کاٹ دیا۔

اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے تو ہیں مگر اس طرح کہ اُس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرتے ہیں۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① تعویذ دھاگہ اور لوہے وغیرہ کے پھلے پہننے پر سخت وعید۔

② اگر صحابی بھی اس قسم کے تعویذ گنڈے پہنے ہوئے فوت ہو جائے تو اُس کی نجات مشکل ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ شرک اصغر اکبر الکبار ہے۔

③ اس کا جہالت کی بنا پر پہننا بھی قابلِ عذر نہیں۔

④ یہ تعویذ گنڈے بجائے نفع کے نقصان دہ ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ فائدہ نہ دے گا۔

⑤ جو شخص ان کو پہنے اُس کو سختی سے روکنا۔

السادسة

التَّصْرِيحُ بِأَنَّ مَنْ تَعَلَّقَ
شَيْئًا وَكِلَإِلَيْهِ -

السابعة

أَنَّ تَعْلِيْقَ الْخَيْطِ مِنَ الْحُتَّى
مِنْ ذَلِكَ -

الثامنة

التَّصْرِيحُ بِأَنَّ مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً
فَقَدْ أَشْرَكَ -

التاسعة

تِلَاوَةُ حَذِيفَةِ الْآيَةِ دَلِيلٌ
عَلَى أَنَّ الصَّحَابَةَ يَسْتَدِلُّونَ
بِالْآيَاتِ الَّتِي فِي الشِّرْكِ
الْأَكْبَرِ عَلَى الْأَصْغَرِ كَمَا ذَكَرَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فِي آيَةِ الْبَقَّةِ -

العاشر

أَنَّ تَعْلِيْقَ الْوَدْعِ عَنِ الْعَيْنِ
مِنْ ذَلِكَ -

الحادية عشرة

الدُّعَاءُ عَلَى مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً
أَنَّ اللَّهَ لَا يُتِمُّ لَهُ وَ مَنْ تَعَلَّقَ
وَدْعَةً فَلَا وَدْعَ اللَّهُ لَهُ أَيْ
تَرَكَ اللَّهُ لَهُ -



⑥ اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ جو شخص ان کو پہنے گا اُس کو انہیں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

⑦ بخار کی وجہ سے بھی تعویذ پہننا شرک ہے۔

⑧ اس کی بھی وضاحت ہے کہ جو شخص تعویذ پہنتا ہے وہ شرک کرتا ہے۔

⑨ حضرت خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا آیت قرآن کو تلاوت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان آیات سے جو شرک اکبر کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، شرک اصغر بھی مراد لیتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی آیت سے استدلال کیا ہے۔

⑩ نظر بد سے بچاؤ کی خاطر صدف وغیرہ پہننا بھی شرک ہے۔

⑪ جو شخص تعویذ اور صدف وغیرہ باندھتا ہے اُس کے لیے بدعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اس کا مطلب پورا نہ کرے۔



و اما در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

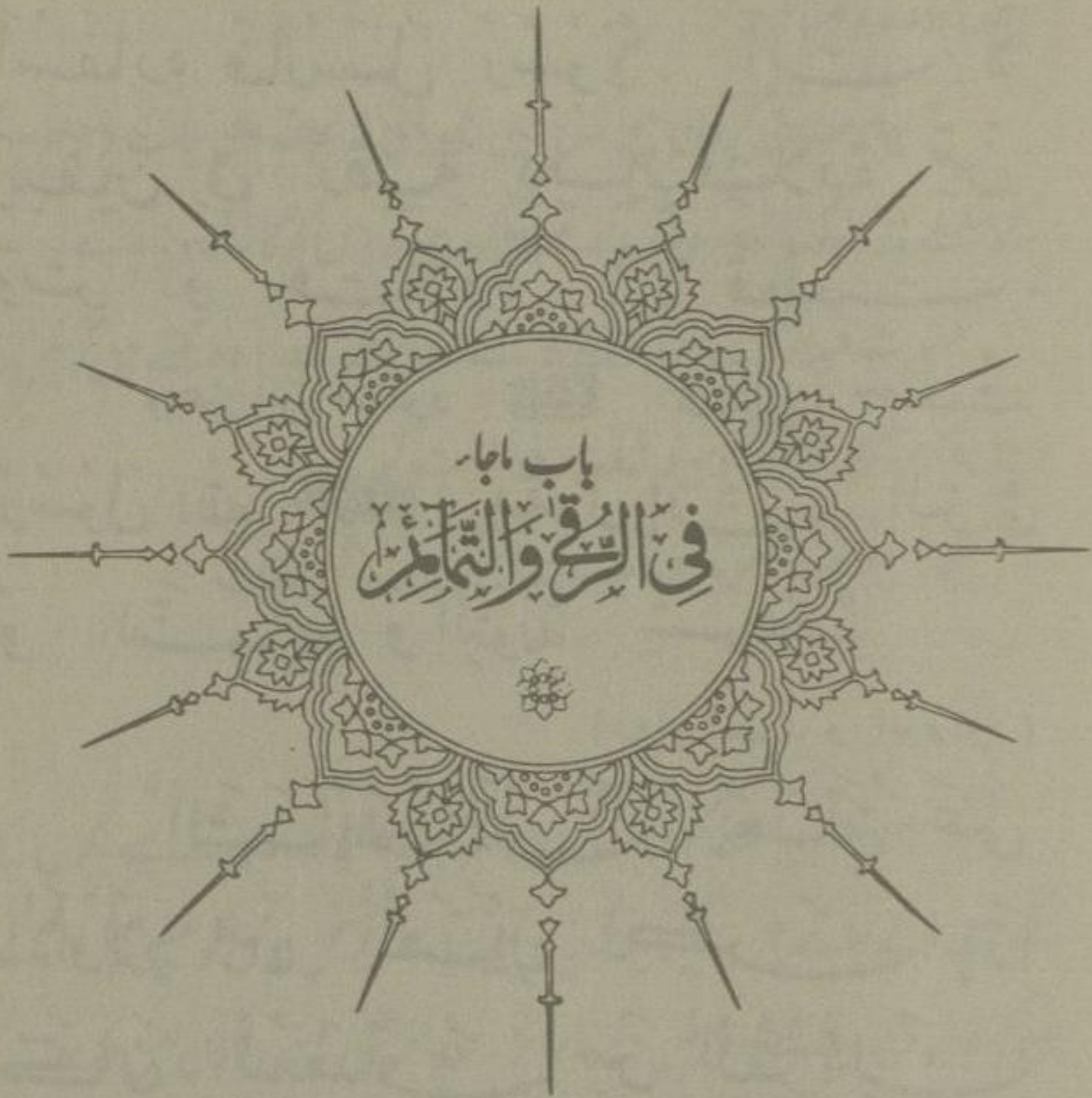
بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم

در مورد این که این کتاب در چه سالی
تألیف شده است

بسیار متأسفانه در این باره هیچ اطلاعی
نداریم



اس باب میں
دم، تعویذ اور گتہوں وغیرہ
کے بارے میں
شرعی احکام بیان کیے گئے ہیں

في الصحيح عن أبي بشير الانصاري رضي الله عنه أَنَّهُ

كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَعْضِ
أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولًا أَنْ لَا
يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ وَتِلَادَةٌ مِّنْ
وَتَرٍ أَوْ تِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ -

وعن ابن مسعود رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى
وَالْتَّمَائِمَ وَالتَّوْلَةَ شِرْكٌ

(رواه أحمد و أبو داود)

"الْتَّمَائِمُ شَيْءٌ يُعَلَّقُ عَلَى

الْأَوْلَادِ مِنَ الْعَيْنِ لِكُرْبِ إِذَا

كَانَ الْمُعَلَّقُ مِنَ الْقُرْآنِ

فَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ السَّلَفِ

وَبَعْضُهُمْ لَمْ يُرَخَّصْ فِيهِ، وَ يَجْعَلُهُ

مِنَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنْهُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه

وَالرُّقَى: هِيَ التَّحِي

تَسْمَى الْعَزَائِمَ وَخَصَّ مِنْهُ الدَّلِيلُ

مَا خَلَا مِنَ الشِّرْكِ رَخَّصَ فِيهِ

رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْعَيْنِ وَ الْحُمَةِ -

وَالتَّوْلَةُ شَيْءٌ يَصْنَعُونَهُ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے اپنے ایک قاصد کو بھیجا کہ

کسی اونٹ کی گردن میں کوئی ایسی رسی باقی نہ رہنے دی جائے (جو نظر بد وغیرہ کے سلسلے میں لوگ باندھ دیا کرتے تھے) اگر ہے تو اس کو کاٹ دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
جھاڑ پھونک، تعویذ اور حُب کے اعمال سب شرک ہیں۔

تمام ان تعویذات کو کہا جاتا ہے جو نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے بچوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں۔ اگر یہ تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہوں تو بعض اہل علم نے ان کو جائز قرار دیا ہے اور بعض نے ناجائز۔ ناجائز قرار دینے والوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

رُقی اور عزام دونوں ہم معنی ہیں۔ شرکیہ تعویذات کے علاوہ نظر بد اور زہریلے کیرے کے کاٹے کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے۔

تَوَلَّ وہ عمل ہے جسے اس خیال سے کیا کرتے تھے کہ اس سے مرد اور عورت

يَزْعُمُونَ أَنَّهُ يُحِبُّ الْمَرْأَةَ إِلَى
زَوْجِهَا وَ الرَّجُلَ إِلَى امْرَأَتِهِ -

وعن عبد الله بن عكيم مرفوعاً : مَنْ تَعَلَّقَ
شَيْئًا وَكِلَإِيهِ - (رواه احمد و الترمذي)

وروي احمد عن رويفع رضي الله عنه قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رُوَيْفِعُ !
لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ فَأَخْبِرِ
النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ
تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيْعٍ
دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا
بَرِيءٌ مِنْهُ -

وعن سعيد بن جبير قال : مَنْ قَطَعَ
تَمِيمَةً مِنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ -

(رواه وكيع)

وله عن ابراهيم قال : كَانُوا يَكْرَهُونَ
الْتِمَائِمَ كُلَّهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَ غَيْرِ
الْقُرْآنِ -

میں باہم اُلفت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گلے یا بازو میں کوئی تعوید یا دھاگا لٹکاتا ہے تو اُس کی ذمہ داری اُسی تعوید دھاگے کے پیرد کردی جاتی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت روایع رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت روایع رضی اللہ عنہ خود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے روایع!

مکھن ہے تم زیادہ عرصہ تک جیو، لہذا لوگوں کو بتادینا کہ جو شخص اپنی ڈاڑھی کے بالوں کو بٹ کر یا سمیٹ کر باندھ لے یا تانت وغیرہ کا ہار گلے میں ڈال لے، یا کسی چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے۔
تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بیزار ہیں“

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے گلے سے تعوید وغیرہ کاٹ دے تو اُس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔“

ابراہیم بن یزید نخعی کو فی ح کہتے ہیں کہ بہت سے علماء اور فقہاء تعویذات کو، وہ قرآن کریم کی آیات پر مشتمل ہوں یا غیر قرآن پر، مکروہ قرار دیتے ہیں۔

فِيهِ

مَعْرِفَاتُ

تَفْسِيرُ الرُّقَى وَ التَّمَائِمِ -

الاولى

تَفْسِيرُ التَّوَلَةِ -

الثانية

أَنَّ هَذِهِ الثَّلَاثَ كُلُّهَا

الثالثة

مِنْ الشِّرْكِ مِنْ غَيْرِ اسْتِثْنَاءٍ -

أَنَّ الرُّقِيَّةَ بِالْكَلامِ الْحَقِّ

الرابعة

مِنْ الْعَيْنِ وَ الْحُمَةِ لَيْسَ

مِنْ ذَلِكَ -

أَنَّ التَّمِيمَةَ إِذَا كَانَتْ

الخامسة

مِنْ الْقُرْآنِ فَقَدْ اخْتَلَفَ

الْعُلَمَاءُ هَلْ هِيَ مِنْ ذَلِكَ

أَمْ لَا ؟

أَنَّ تَعْلِيْقَ الْأَوْتَارِ عَلَى

السادسة

الدَّوَابِّ عَنِ الْعَيْنِ مِنْ ذَلِكَ

الْوَعِيدُ الشَّدِيدُ عَلَى

السابعة

مَنْ تَعَلَّقَ وَتَرَا -

فَضْلُ ثَوَابٍ مِنْ قَطْعِ

الثامنة

تَمِيمَةٍ مِّنْ إِنْسَانٍ

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

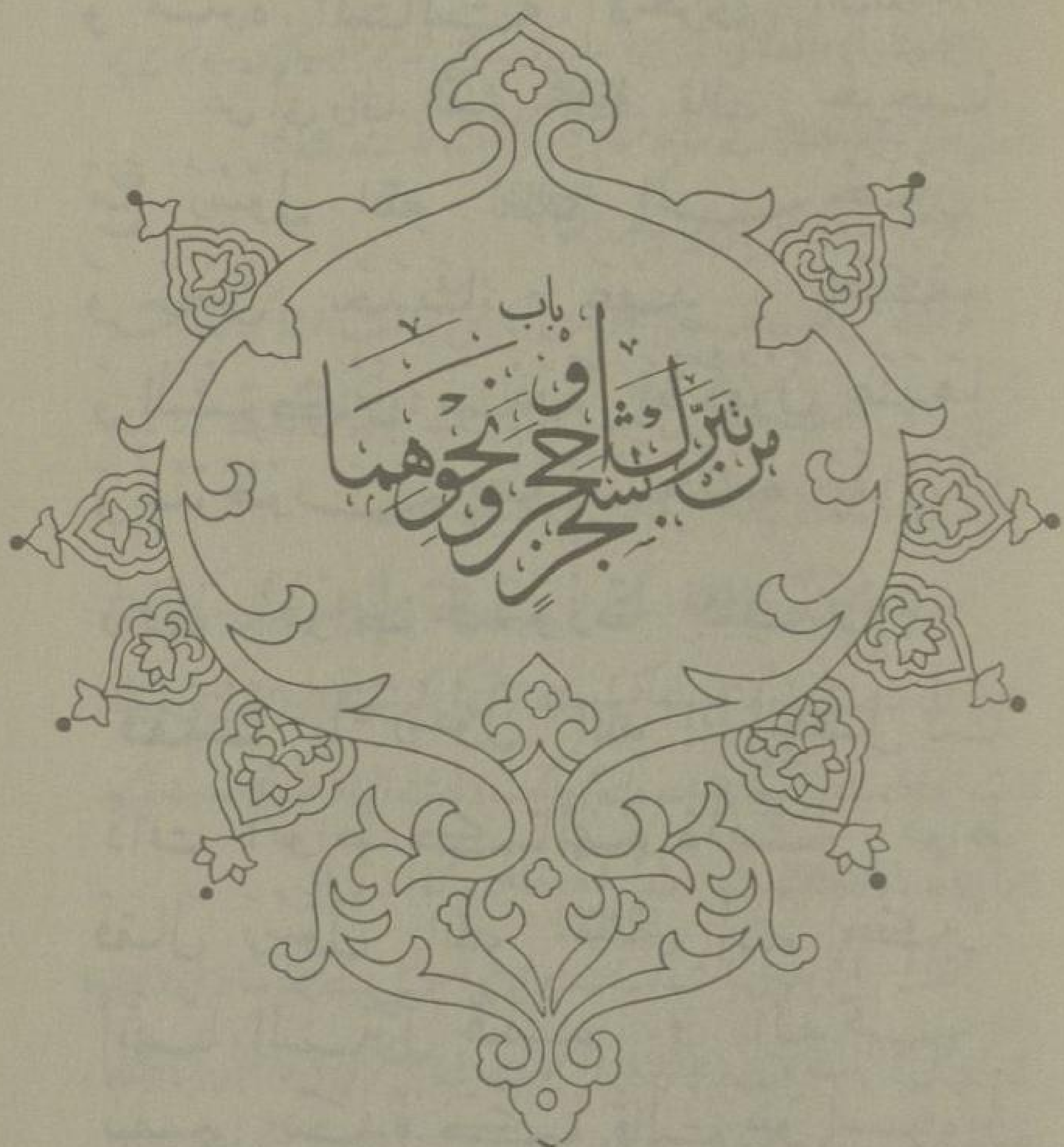
- ① رُقیہ اور تمیمہ کی تشریح۔
- ② تَوَلَّہ کے مفہوم کی وضاحت۔
- ③ رُقیہ، تمیمہ اور تَوَلَّہ بلا استثنائینوں شرک ہیں۔
- ④ وہ رُقیہ جو صحیح الفاظ پر مشتمل ہو اور نظر بد اور بخار کی وجہ سے کیا جائے وہ شرک نہ ہوگا۔
- ⑤ وہ تعویذ جو قرآنی آیات پر مشتمل ہو اُس کی ممانعت و عدم ممانعت میں علماء کے اختلاف کی وضاحت۔
- نظر بد سے بچاؤ کی خاطر چوپایوں کی گردنوں میں تانت ڈالنا شرک ہے۔
- ⑥ جو شخص تانت وغیرہ کا ہار گلے میں ڈالے اُس کے لیے سخت ترین وعید۔
- ⑦ جو کسی دوسرے شخص کے گلے سے تعویذ اتار پھینکے، اُس کے لیے اجر حبسِ زیل کا وعدہ۔

أَنَّ كَلَامَ إِبْرَاهِيمَ
لَا يُخَالِفُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
الْإِخْتِلَافِ لِأَنَّ مُرَادَهُ أَصْحَابُ
عَبْدِ اللَّهِ -



⑨ ابراہیم بن یزید کو فی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام علماء کے اختلاف کے منافی نہیں ہے
کیونکہ اُن کے کلام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی مراد ہیں۔





اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو
شخص درخت، پتھر یا قبر وغیرہ سے برکت
حاصل کرتا ہے، اس کے متعلق شرعی
کافیصلہ کیا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۚ

وَمَنْوَةَ الثَّالِثَةِ الْآخَرَى ۝ (النجم - ١٩)

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحُبَيْنِ -

وَنَحْنُ حَدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرِ

وَالْمُشْرِكِينَ سِدْرَةَ يَعْكِفُونَ عِنْدَهَا

وَيَنْوُطُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا

ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةِ -

فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِجْعَلْ لَنَا

ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتَ أَنْوَاطٍ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ أَكْبَرُ -

أَنَّهُمَا السَّنَنُ قُلْتُمْ وَ الَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَءِيلَ

لِمُوسَى إِجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ

إِلَهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝

لَتَرْكَبُنَّ سُورًا مَن كَانَ قَبْلَكُمْ -

(رواه الترمذی وصححه)

فِي
مَسَائِلِ

تَفْسِيرُ آيَةِ النَّجْمِ

الْأُولَى

اب ذرا بتاؤ، تم نے کبھی اس لات اور اس عزّی اور میسری ایک اور دیوی
منات کی حقیقت پر کچھ غور بھی کیا؟

حضرت ابو وقاد لیشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ حنین کے موقع پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام حنین کی طرف جا رہے تھے۔
اور ہمارا زمانہ کفر ابھی نیا نیا گزرا تھا۔

راستے میں ایک جگہ بیری کا درخت آیا جس کو ذاتِ انواط کہا جاتا تھا
مشرکین اس درخت کے پاس بیٹھنا باعثِ برکت خیال کرتے تھے اور اپنے
ہتھیار بھی برکت کے لیے اس درخت پر لٹکایا کرتے تھے۔

حضرت ابو وقاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چلتے چلتے ہم ایک بیری کے درخت
کے پاس سے گزرے تو ہم نے آپ سے عرض کی کہ جیسے ان مشرکین کیلئے
ذاتِ انواط ہے، آپ ہمارے لیے بھی ذاتِ انواط مقرر فرمادیجئے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا۔

بخدا! تم بالکل وہی بات کہہ رہے ہو جو بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے کہی تھی کہ ”اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنا دے
جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ”تم لوگ بڑی نادانی
کی باتیں کرتے ہو“

(پھر فرمایا) تم بھی اگلی امتوں کے طریقوں پر چلو گے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سورۃ النجم کی آیت کی تفسیر

مَعْرِفَةِ صُورَةِ الْأَمْرِ الَّذِي
طَلَبُوا.

الثانية

كَوْنِهِمْ لَمْ يَفْعَلُوا

الثالثة

كَوْنِهِمْ قَصَدُوا التَّقَرُّبَ

الرابعة

إِلَى اللَّهِ بِذَلِكَ لِظَنِّهِمْ
أَنَّهُ يُجِبُّهُ.

أَنَّهُمْ إِذَا جَهِلُوا هَذَا

الخامسة

فَغَيْرُهُمْ أَوْلَى بِالْجَهْلِ.

أَنَّ لَهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ

السادسة

وَالْوَعْدِ بِالْمَغْفِرَةِ مَا لَيْسَ

لِغَيْرِهِمْ.

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُعْذِرْهُمْ

السابعة

الْأَمْرَ بَلْ رَدَّ عَلَيْهِمْ بِقَوْلِهِ

”اللَّهُ أَكْبَرُ أَنَّهُ السَّنَنَ

لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ

قَبْلَكُمْ“ فَفَلَّظَ الْأَمْرَ بِهَذِهِ

الشَّلَاثِ.

الْأَمْرُ الْكَبِيرُ وَهُوَ الْمَقْصُودُ

الثامنة

أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّ طَلِبَتَهُمْ

كَطَلِبَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ

② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جو سوال کیا تھا اُس کی صحیح توجیہ و معرفت۔

③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا اُس کو عملی جامہ نہیں پہنایا بلکہ معاملہ صرف سوال کی حد تک ہی رہا۔

④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا تھا اس کے سوا کچھ مقصود نہ تھا۔ کیونکہ ان کے ذہن میں یہ بات تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے۔

⑤ جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شرک کی یہ نوعیت مخفی رہی تو ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے علم کی کیا وقعت باقی رہ جاتی ہے۔

⑥ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال صالحہ کے بدلے مغفرت کا جو وعدہ دیا گیا ہے وہ دوسرے لوگوں کو میسر نہیں ہے۔

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس معاملے میں معذور نہیں سمجھا بلکہ ان کی تردید کی اور فرمایا کہ ”اللہ اکبر“ یہی تو وہ راستے ہیں، تم بھی اپنے پہلوں کے راستے کی پیروی کرو گے۔ پس ان تین امور سے معاملہ کی سختی اور اہمیت واضح فرمائی۔

⑧ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی فرمائش کو بنی اسرائیل کی فرمائش جیسی قرار دیا جبکہ انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ”ہمارے لیے بھی کوئی معبود دے“

لَمَّا قَالُوا لِمُوسَىٰ
لَنَا إِلَٰهٌ -

أَنَّ نَفِي هَذَا مِنْ مَعْنَى
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "مَعَ دِقَّتِهِ
وَ خِفَائِهِ عَلَى أَوْلِيَّكَ -

التاسعة

أَنَّهُ حَلَفَ عَلَى الْفُتْيَا ،
وَ هُوَ لَا يَحْلِفُ إِلَّا لِمَصْلِحَةٍ -
أَنَّ الشِّرْكَ فِيهِ أَكْبَرُ
وَ أَصْغَرُ لَا تَهْمُ لَهُ يَرْتَدُّوا
بِهَذَا -

العاشر

الحادية عشرة

قَوْلِهِمْ "وَنَحْنُ حُدَثَاءُ

الثانية عشرة

عَهْدٍ بِكُفْرٍ فِيهِ أَنَّ غَيْرَهُمْ
لَا يَجْهَلُ ذَلِكَ -

التَّكْبِيرُ عِنْدَ التَّعَجُّبِ خِلَافًا
لِمَنْ كَرِهَهُ -

الثالثة عشرة

سَدُّ الذَّرَائِعِ -

الرابعة عشرة

النَّهْيُ عَنِ التَّشْبِيهِ بِأَهْلِ
الْجَاهِلِيَّةِ -

الخامسة عشرة

الْقَضَبُ عِنْدَ التَّعْلِيمِ -

السادسة عشرة

⑨ اس قسم کے تبرک کا انکار بھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے معنی میں داخل ہے جو

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذہنوں سے بھی اپنی باریکی کی وجہ سے پوشیدہ رہا۔

⑩ رسول اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ ہرگز یہ نہ تھی کہ آپ خواہ مخواہ

قسم کھائیں لیکن بایں ہمہ آپ کسی خاص مصلحت و ضرورت کے موقع پر اور

اہم کام میں قسم کھا لیا کرتے تھے جیسا کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوال

کے جواب میں قسم کھائی ہے۔

⑪ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال پر چونکہ ان کو مرتد نہیں سمجھا گیا جس سے

پتا چلا کہ شرک کی دو قسمیں ہیں: ○ شرک اکبر ○ شرک اصغر۔

⑫ صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ کہنا کہ ”ہمارا زمانہ کفر ابھی نیا نیا گزرا تھا“ سے

پتا چلا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو سابقین اولین میں شمار ہوتے ہیں ان کو

مسئلے کی نوعیت کا علم تھا۔

⑬ بوقت تعجب اللہ اکبر کہنا۔ رسول اکرم ﷺ کے اللہ اکبر

کہنے سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو اس کو مکڑوہ خیال کرتے ہیں۔

⑭ شرک و بدعت کے ذرائع بند کرنا۔

⑮ اہل جاہلیت کے رسم و رواج اپنانے کی ممانعت۔

⑯ دورانِ تعلیم استاد کا شاگرد پر نارض ہونے کا ثبوت۔

السابعة عشرة

أَلْفَتَاعِدَةُ الْكُلِّيَّةِ لِقَوْلِهِ :
أَنَّهُمَا السُّنَنُ -

الثامنة عشرة

أَنَّ هَذَا عِلْمٌ مِنْ أَعْلَامِ
النُّبُوَّةِ لِكَوْنِهِ وَقَعَ كَمَا
أَخْبَرَ -

التاسعة عشرة

أَنَّ مَا ذَمَّ اللَّهُ بِهِ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى فِي الْقُرْآنِ
فَاتَّه قَالَهُ لَنَا لِنَحْذَرَهُ -

العشرون

أَنَّهُ مُتَقَرَّرٌ عِنْدَهُمْ أَنَّ
الْعِبَادَاتِ مَبْنَاهَا عَلَى الْأَمْرِ
فَصَارَ فِيهِ التَّيْبِيَّةُ عَلَى
مَسَائِلِ الْقَبْرِ -

أَمَّا "مَنْ رَبُّكَ" فَوَاضِحٌ
وَأَمَّا "مَنْ نَبِيِّكَ" فَمِنْ أَخْبَارِهِ
بِأَنْبَاءِ الْغَيْبِ -

وَأَمَّا مَا دِينُكَ فَمِنْ قَوْلِهِمْ
"إِجْعَلْ لَنَا إِلَهًا" إِلَى آخِرِهِ

الحادية والعشرون

أَنَّ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ
مَذْمُومَةٌ كَسُنَّةِ الْمُشْرِكِينَ

①۷ رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے کہ ”إِنَّهَا الشُّنَّ“ ایک عمومی قاعدہ بیان کرنا مقصود ہے۔

①۸ علاماتِ نبوت میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جس طرح آپؐ نے فرمایا حرف بحرف اسی طرح ہو رہا ہے۔

①۹ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جن اعمال و افعال پر یہود و نصاریٰ کی مذمت فرمائی ہے وہ حقیقت میں ہمارے لیے ایک تنبیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں سہم بھی اس میں مبتلا ہو جائیں۔

②۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ مانا ہوا اصول تھا کہ عبادت کی اساس اور بنیاد حکم اور امر ہے، اس سے ان سوالات کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے جو قبر میں کیے جائیں گے۔ مثلاً

۱۔ تیرا رب کون ہے؟ — سوال کی نوعیت واضح ہے۔

۲۔ تیرا نبی کون ہے؟ — اس کا تعلق رسول اکرم ﷺ

کی اس اطلاع سے ہے جو غیب کے بارے میں ہے۔

۳۔ تیرا مذہب کیا ہے؟ — اس پر ”اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا“

دلالت کرتا ہے۔

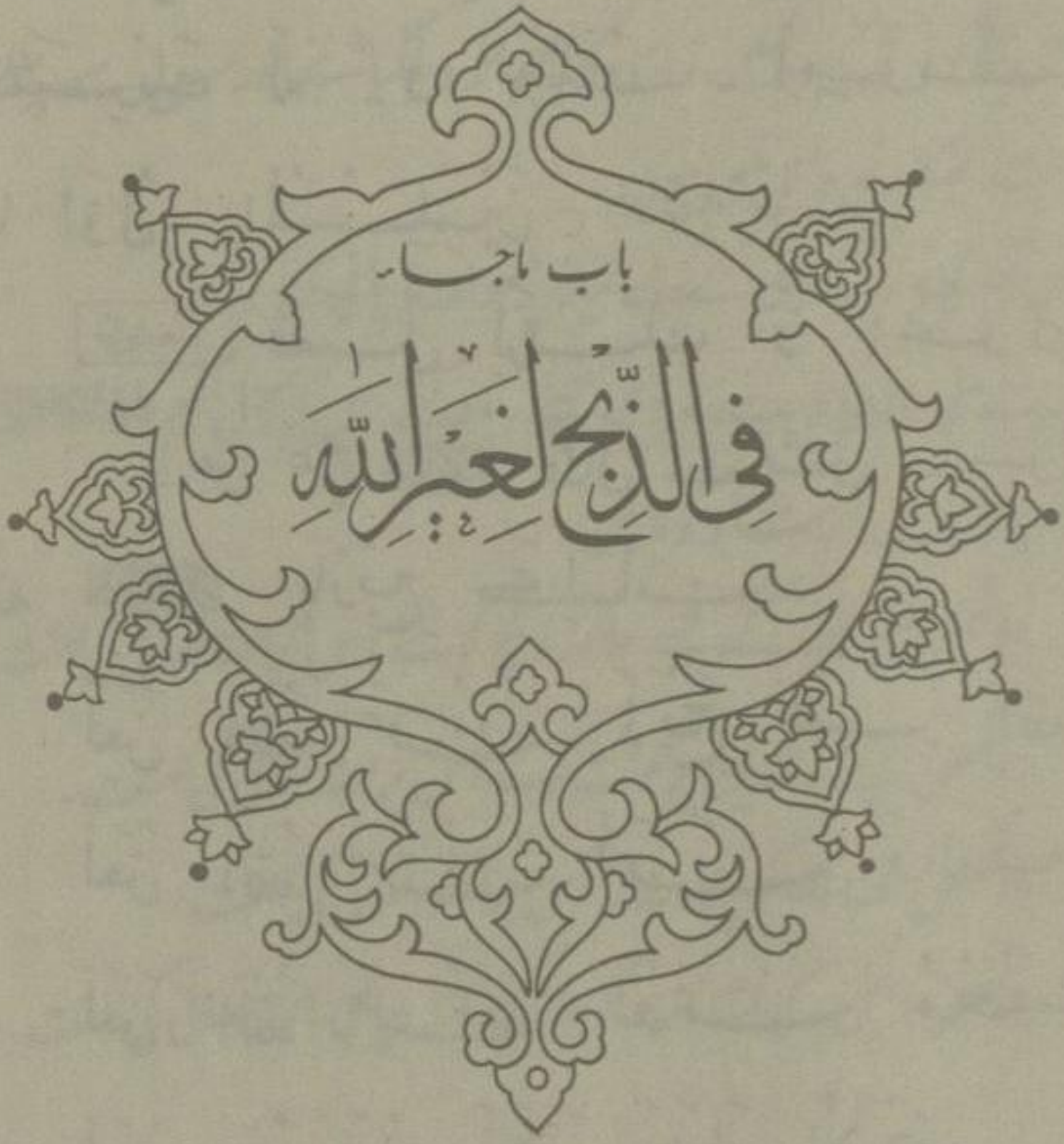
②۱ اہل کتاب کا مذہب اور طریقہ بھی اسی طرح ناقابلِ عمل اور مذموم ہے جس طرح مشرکین کا طریقہ اور مذہب۔

أَنَّ الْمُنْتَقَلَ مِنَ الْبَاطِلِ
الَّذِي إِعْتَادَهُ قَلْبُهُ لَا
يُؤْمَنُ أَنْ يَكُونَ فِي
قَلْبِهِ بَقِيَّةٌ مِّنْ تِلْكَ الْعَادَةِ
لِقَوْلِهِمْ " وَنَحْنُ حُدَّثَاءُ
بِعَهْدٍ بِكُفْرٍ



(۲۲) جو شخص بھی نیا نیا مسلمان ہوا ہو اُس کے دل میں کفر و شرک کے دور کی عادات و اطوار کا پایا جانا بعید از قیاس نہیں ہے جیسا کہ زیر بحث واقعہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول سے واضح ہے کہ "عَنْ حُدَّثَاءُ عَمْدٍ بِكُفْرٍ" ہمارا زمانہ کفر بھی نیا نیا گزر رہا ہے۔





اس باب میں

یہ بتایا گیا ہے کہ جو جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے
اس کے بارے میں شریعت اسلامی میں کیا حکم ہے؟

قُلْ إِنِّي صَلَّيْتُ وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا
أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ○ (الأنعام: ١٦٢-١٦٣)

قُلْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ

لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ -
لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ -
لَعَنَ اللَّهُ مَنْ أُوِيَ مُحَدِّثًا -
لَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ -

(رواه مسلم)

وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ
فِي ذُبَابٍ وَدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِي
ذُبَابٍ - قَالُوا: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى قَوْمٍ
لَهُمْ صَنْمٌ لَا يُجَاوِزُهُ أَحَدٌ حَتَّى
يُقَرِّبَ لَهُ شَيْئًا فَقَالُوا: لِأَحَدِهِمَا قَرِيبٌ
قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ أَقْرَبُ
قَالُوا: لَهُ قَرِيبٌ وَلَوْ ذُبَابًا، فَقَرَّبَ

کہو! میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سرِ اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔

پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائیں:

۱۔ جو شخص غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۲۔ جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۳۔ جو شخص مُحدث کو پناہ دے اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

۴۔ جو شخص زمین کے نشانات کو مٹائے اُس پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

ایک شخص صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا اور ایک جہنم میں چلا گیا صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ کیسے؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بُرا بُت تھا۔ وہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے نہ گزر سکتا تھا چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ یہاں ہمارے بُت پر چڑھاوا چڑھاؤ۔ اُس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا اگرچہ ایک مکھی پکڑ کر ہی چڑھاؤ۔ اُس

ذُبَابًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ -
وَقَالُوا لَلْآخِرِ قَرِيبٌ - فَقَالَ مَا
كُنْتُ لِأُقْتَرِبَ لِأَحَدٍ شَيْئًا دُونَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ -

(رواه احمد)

فِي مَعَالِيهِ

تَفْسِيرُ إِنْ صَلَّيْتَ وَنُسَكِي
تَفْسِيرُ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرِ
الْبَدَاءَةُ بِلَعْنَةِ مَنْ ذَبَحَ
لِغَيْرِ اللَّهِ -

الاولى

الثانية

الثالثة

لَعْنُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، وَمِنْهُ
أَنْ تَلْعَنَ وَالِدَيْ
الرَّجُلِ فَيَلْعَنَ وَالِدَيْكَ -

الرابعة

لَعْنُ مَنْ أَوْحَى مُحَدِّثًا
وَهُوَ الرَّجُلُ يُحَدِّثُ شَيْئًا
يَجِبُ فِيهِ حَقُّ اللَّهِ فَيَلْتَجِئُ
إِلَى مَنْ يُجِيرُهُ مِنْ ذَلِكَ -
لَعْنُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ

الخامسة

السادسة

وَهِيَ الْمَرَاسِيمُ الَّتِي تَفْرِقُ
بَيْنَ حَقِّكَ وَحَقِّ جَارِكَ

مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھا دیا اس کی بھینٹ کر دیا اور انھوں نے اُس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اس مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔
 دوسرے شخص سے کہنے لگے کہ تم بھی کسی چیز کا چڑھا دیا تو اس اللہ کے بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھا دیا نہیں چڑھا سکتا۔ یہ جواب سنتے ہی انھوں نے اس مردِ موحّد کو شہید کر دیا تو یہ سیدھا جنت میں پہنچا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① آیت ”ان صلاتی ونسکی“ کی تفسیر و توضیح۔
- ② آیت ”فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ“ کی تشریح و تفسیر۔
- ③ جو شخص غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اس کا پہلے ذکر اور اسے ملعون قرار دینا۔
- ④ جو شخص اپنے والدین کو ملعون کہے وہ خود ملعون ہے۔ اور یہ کہ اگر تم کسی کے والدین کو ملعون کہو گے تو لازمی طور پر وہ تمہارے والدین کو ملعون قرار دے گا، اس طرح تم خود اپنے ہی والدین کو ملعون بٹھراتے ہو۔

⑤ جو شخص مُحدّث کو پناہ دے اُس پر لعنت، یہ وہ شخص ہے جو کسی ظلم کا ارتکاب کرے اور پھر پناہ کا متلاشی ہو تاکہ اس سے اس ظلم کا بدلہ نہ لیا جاسکے۔

⑥ جو شخص علاماتِ زمین کو بدلتا ہے اُس پر لعنت۔ منار سے وہ نشانات مراد ہیں جو کسی شخص کے پڑوسی کی حدود کو متعین کرتے ہیں ان نشانات کو کو آگے پیچھے کر کے اپنے پڑوسی کا حق مارنا مقصود ہو۔

فَتَغَيَّرُهَا بِتَقْدِيمِ أَوْ تَأْخِيرِ -
 أَلْفَرُوتُ بَيْنَ لَعْنِ الْمُعَيَّنِ
 وَلَعْنِ أَهْلِ الْمَعَاصِي عَلَى
 سَبِيلِ الْقُومِ -

السابعة

هَذِهِ الْقِصَّةُ الْعَظِيمَةُ وَهِيَ
 قِصَّةُ الذُّبَابِ -

الثامنة

كَوْنُهُ دَخَلَ النَّارَ بِسَبَبِ
 ذَلِكَ الذُّبَابِ الذِّمِّيِّ لَمْ
 يَقْصِدْهُ بَلْ فَعَلَهُ تَخَلُّصًا
 مِّنْ شَرِّهِمْ -

التاسعة

مَعْرِفَةُ قَدْرِ الشِّرْكِ فِي قُلُوبِ
 الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ صَبَرَ ذَلِكَ
 عَلَى الْقَتْلِ وَ لَمْ يُوَافِقْهُمْ
 عَلَى طَلِبَتِهِمْ مَعَ كَوْنِهِمْ
 لَمْ يَطْلُبُوا إِلَّا الْعَمَلَ الظَّاهِرَ

العاشر

إِنَّ الذِّمِّيَّ دَخَلَ النَّارَ
 مُسْلِمًا، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ كَافِرًا
 لَمْ يَقُلْ "دَخَلَ النَّارَ فِي ذُبَابٍ"

الحادية عشرة

فِيهِ شَاهِدٌ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ
 الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ
 شِرَاكِ نَعْلِهِ وَ النَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

الثانية عشرة

⑤ کسی خاص شخص کو اور بدکاروں کی جماعت پر عموماً لعنت میں فرق کی وضاحت۔

⑧ وہ قصہ عظیم ہے جو قصہ ذباب ہے۔

⑨ ایک شخص مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا حالانکہ اُس کا مقصد صرف اہل صنم کے شر سے نجات حاصل کرنا تھا نہ کہ شرک کرنا۔

⑩ ایک مومن کے دل میں شرک کتنا سنگین جرم ہے اس کا اندازہ آپ بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اُس نے ایک ظاہری عمل کی مخالفت کر کے اپنی جان کی بازی لگا دی لیکن وہ ادنیٰ شرک کرنے پر تیار نہ ہوا کیونکہ اہل صنم نے صرف ظاہری عمل کرنے کو کہا تھا۔

⑪ جو شرک کر کے جہنم کا سزاوار ٹھہرا وہ مسلمان تھا کیونکہ اگر وہ کافر ہوتا تو آنحضرت ﷺ یہ نہ فرماتے کہ ”ایک مکھی کے عوض جہنم میں گیا۔“

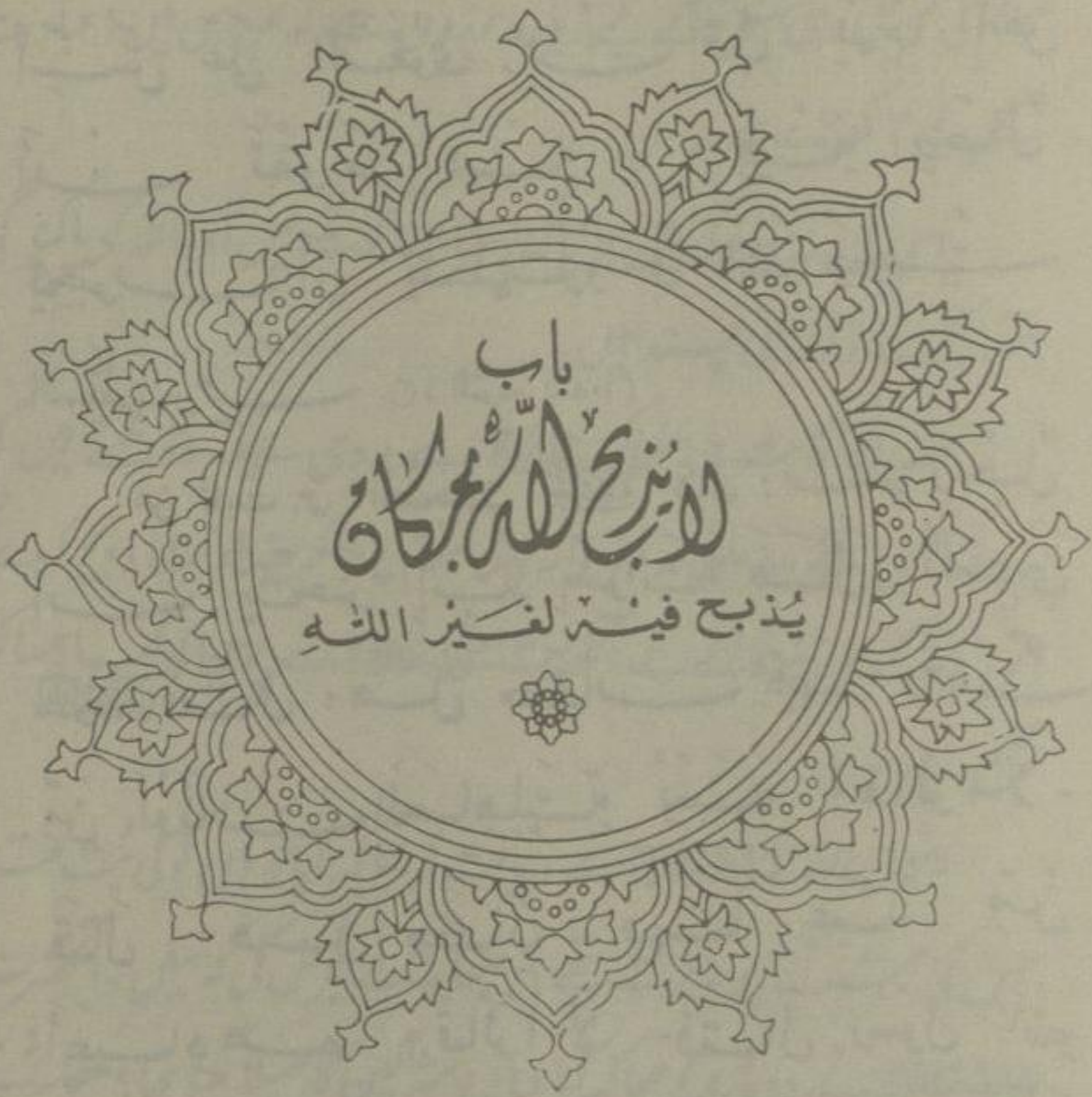
⑫ زیرِ نظر حدیث ایک دوسری صحیح حدیث کے ہم معنی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”جنت اور دوزخ انسان کے خوتے کے تسے سے بھی زیادہ قریب تر ہیں۔“

مَعْرِفَةُ أَنْتَ عَمَلِ الْقَلْبِ
هُوَ الْمَقْصُودُ الْأَعْظَمُ حَتَّى عِنْدَ
عَبْدَةِ الْأَوْثَانِ -



⑬ دلی کیفیت کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ عند اللہ اسی کی
مناسبت سے بدلہ ملے گا اور اس حقیقت کو جان لینا کہ بتوں کے پجاریوں
کے ہاں بھی دل کی کیفیت ہی مقصود و مطلوب تھی۔





اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جس جگہ غیر اللہ کے
نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہاں صرف اللہ کے نام پر جانور
ذبح کرنا ناجائز ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۖ لَمَسْجِدٌ
أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ
أَنْ تَقُومَ فِيهِ - فِيهِ رِجَالٌ
يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُطَهَّرِينَ ○ (التوبة : ١٠٨)

عن ثابت بن الضحاک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَذَرَ رَجُلٌ
أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُؤَانَةٍ فَسَأَلَ النَّبِيَّ
ﷺ فَقَالَ : هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَرٌ
مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ ؟ قَالُوا لَا .
قَالَ : فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ
أَعْيَادِهِمْ ؟ قَالُوا لَا - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ
لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ - وَلَا فِيهَا لَا
يَسْلُكُ ابْنُ آدَمَ - (رواه أبو داود وإسناده على شرطهما)

فِيهِ مَسْأَلَةٌ

الاولى تَفْسِيرُ قَوْلِهِ : " لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا " :

الثانية أَنَّ الْمَعْصِيَةَ قَدْ تُؤْمَرُ
فِي الْأَرْضِ وَكَذَلِكَ الطَّاعَةُ

تم ہرگز اس عمارت میں نہ کھڑے ہونا۔ جو مسجد روزِ اول سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو۔

اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نذرمانی کہ وہ بوانہ نامی مقام پر جا کر چند اونٹ ذبح کرے گا اس نذر کے ماننے والے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں کوئی بُت تھتا جس کی مشرک پوجا کرتے تھے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا کہ کیا وہاں مشرکین کا میلہ لگتا تھا؟ صحابہؓ نے کہا کہ نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں ہے۔

اور نہ وہ نذر پوری کرنا صحیح ہے جو انسان کی ملکیت میں نہ ہو۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① آیت "لَا تَقْسُمْ فِيهِ أَبَدًا" کی تفسیر

② اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی کا اثر زمین پر بھی ہوتا ہے

الثالث

رَدُّ الْمَسْئَلَةِ الْمَشْكَلَةِ إِلَى الْمَسْئَلَةِ

الْبَيِّنَةِ لِيُزَوَّلَ الْأَشْكَالُ

الرابع

إِسْتِفْصَالُ الْمُفْتَى إِذَا احتَاجَ

إِلَى ذَلِكَ -

الخامس

أَنْ تَخْصِيصُ الْبُقْعَةِ بِالنَّذْرِ

لَا بِأَسَرٍ بِهِ إِذَا خَلَا مِنْ

الْمَوَانِعِ -

السادس

الْمَنْعُ مِنْهُ إِذَا كَانَ فِيهِ وَثْنٌ

مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ لَوْ

بَعْدَ زَوَالِهِ

السابع

الْمَنْعُ مِنْهُ إِذَا كَانَ فِيهِ عِيْدٌ

مِنْ أَعْيَادِهِمْ وَ لَوْ بَعْدَ زَوَالِهِ -

الثامن

أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْوَفَاءُ بِمَا نَذَرَ

فِي تِلْكَ الْبُقْعَةِ لِأَنَّهُ نَذْرٌ

مَعْصِيَةٌ -

التاسع

الْحَذَرُ مِنْ مُشَابَهَةِ الْمُشْرِكِينَ

فِي أَعْيَادِهِمْ وَ لَوْ لَمْ يَقْصِدْهُ

لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ

العاشر

لَا نَذَرَ لِإِبْنِ آدَمَ فِيمَا

الحادي عشر

لَا يَمْلِكُ -

③ مشکل مسئلہ کو پوری وضاحت سے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ کوئی اشکال باقی نہ رہے۔

④ اگر مفتی مناسب سمجھے تو متعلقہ مسئلہ کی تفصیلات دریافت کر سکتا ہے۔

⑤ اگر کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو تو نذر کو پورا کرنے کے لیے کسی بھی جگہ کو مخصوص کیا جاسکتا ہے۔

⑥ جس مقام پر دور جاہلیت کے اوثان میں سے کوئی وثن ہو، اگرچہ اس کو ختم ہی کر دیا گیا ہو تاہم ایسی جگہ کو نذر پورا کرنے کیلئے منتخب نہیں کرنا چاہیے۔

⑦ مشرکین کی عید کی جگہوں پر نذر پوری کرنے سے باز رہنا چاہیے اگرچہ مشرکین کے عید منانے کا سلسلہ ختم ہی ہو چکا ہو۔

⑧ مذکورۃ الصدر ایسی جگہوں میں نذر مانی گئی ہو تو اس کو پورا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ نذر معصیت کی نذر کہلائے گی۔

⑨ مشرکین کی عید کے دن کی مشابہت سے بچنا چاہیے اگرچہ ان کے ساتھ عید منانا مقصود نہ بھی ہو۔

⑩ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سلسلے کی نذر باطل ہے۔

⑪ انسان جس کا خود مالک نہیں ہے اس کی نذر ماننا غلط ہے۔

چنانچه از شما آرزو شد که در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

است و این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

نویسید که این کتاب را در این کتاب
نویسید که این کتاب را در این کتاب

باب من الشُّرُكِ النَّذْرُ لغيرِ الله

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ
عَنْبِ اللّٰهِ کے نام کی نذر و نیاز دینا
شُرک ہے۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُونَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى

يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (الذهم: ٧)

قَوْلُهُ وَ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ

أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

يَعْلَمُهُ ^ط (البقرة - ٢٧)

وفي الصحيح عن عائشة رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ

فَلْيُطِعهْ -

وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ

فَلَا يَعْصِهْ -

فِيهِ مَسَائِلٌ

وَجُوبُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ -

الاولى

إِذَا ثَبَتَ كَوْنُهُ عِبَادَةً لِلَّهِ

الثانية

فَصَرَفَهُ إِلَى غَيْرِهِ شِرْكٌ

أَنَّ نَذْرَ الْمُعْصِيَةِ لَا يَجُوزُ الْوَفَاءُ

الثالثة

بِهِ -



یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔

تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو، اور جو نذر بھی مانی ہو اللہ کو اُس کا علم ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم

ﷺ نے فرمایا کہ

جو شخص یہ نذر مانے کہ وہ کسی معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرے گا تو اُسے

اپنی یہ نذر پوری کرنی چاہیے۔

اور جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اُس کو پورا کر کے

اللہ کا نافرمان نہ بنے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

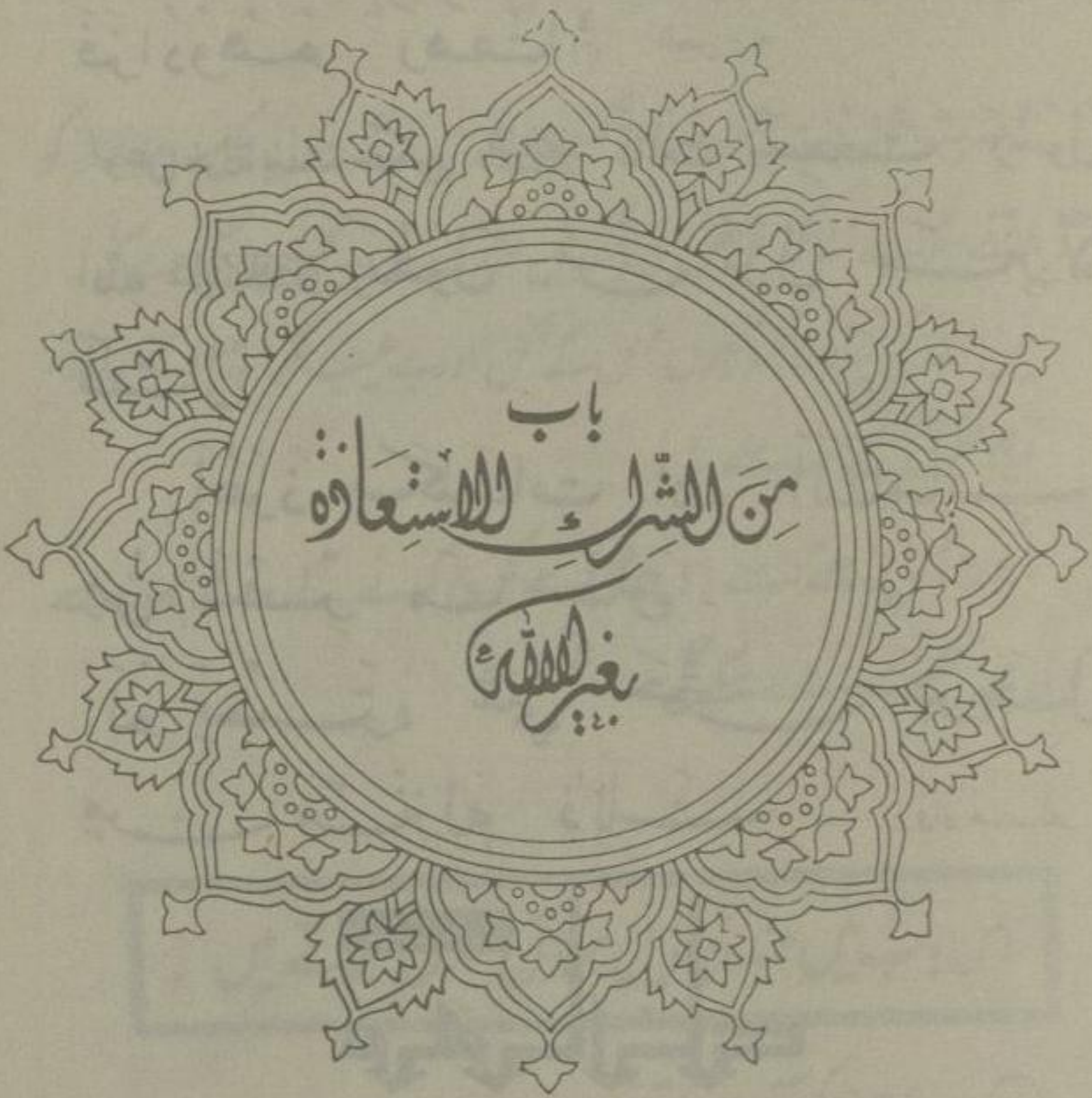
① نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔

② جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ نذر اللہ کی ایک عبادت ہے

تو اس عبادت کو غیر اللہ کے لیے انجام دینا شرک ہوا۔

③ جو نذر مبینی بر معصیت ہو اُسے پورا کرنا جائز نہیں۔





اس باب میں

یہ بیان کیا گیا ہے کہ غیثُ اللہ کی
پناہ طلب کرنا شرک کے دائرہ میں داخل ہے

قَوْلُهُمْ **وَأَنْتَ كَانِ رِجَالٌ مِّنَ**
الْإِنْسِ يَعُودُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوهُمْ رَهَقًا الجن : ٦

وعن خولة بنت حكيم رضي الله عنها قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَن نَزَلَ مَنَزِلًا
 فَقَالَ -

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ
 مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ -
 لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْحَلَ
 مِنْ مَّزْلِهِ ذَلِكَ - رواه مسلم

فِيهِ مَسَائِلُ

- | | |
|--|-----------|
| تَفْسِيرُ آيَةِ الْجِنِّ - | الاولى : |
| كَوْنُهُ مِنْ الشِّرْكِ | الثانية : |
| الْإِسْتِدْلَالُ عَلَى ذَلِكَ بِالْحَدِيثِ | الثالثة : |
| لَا بَاطِلَ الْعُلَمَاءِ يَسْتَدِلُّونَ بِهِ | |
| عَلَى أَنَّ كَلِمَاتِ اللَّهِ غَيْرُ | |
| مَخْلُوقَةٍ قَالُوا لِأَنَّ الْإِسْتِعَاذَةَ | |
| بِالْمَخْلُوقِ شِرْكٌ - | |

انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں بعض لوگوں کی پناہ مانگتے تھے۔
اس طرح انھوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا۔

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی جگہ میں ٹھہرے اور یہ کلمات کہے کہ
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اُس کے محل اور بے عیب کلمات کے ساتھ،
تمام مخلوق کے شر سے۔

مذکورہ دعا پڑھنے سے اس مقام سے کوچ کرنے کے وقت تک اسے
کوئی چیز تکلیف نہ دے سکے گی۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورہ جن کی آیت کی تفسیر۔
- ② غیر اللہ سے استعاذہ کرنے کا شرک ہونا۔

③ غیر اللہ سے استعاذہ کے شرک ہونے پر حدیث سے استدلال، کیونکہ
علمائے کرام اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اللہ کے کلمات
مخلوق نہیں ہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ مخلوق سے استعاذہ کرنا شرک ہے۔

اگر کلمات اللہ مخلوق ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے استعاذہ
کی اجازت نہ دیتے۔

الرابعہ

الخامسہ

فَضِيلَةُ هَذَا الدُّعَاءِ مَعَ إِخْتِصَارِهِ -
 أَنَّ كَوْنَ الشَّيْءِ يَحْصُلُ بِهِ
 مَنْفَعَةٌ دُنْيَوِيَّةٌ مِنْ كَفِّ
 شَرٍّ أَوْ جَلْبِ نَفْعٍ لَا يَدُلُّ
 عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الشَّرِّكَ -



④ اس دعا کے مختصر ہونے کے باوجود اس کی فضیلت -

⑤ کسی عمل سے اگر دنیاوی فائدہ حاصل ہو جائے، مثلاً کسی کی شرارت سے محفوظ رہنا یا کوئی نفع حاصل ہو جائے تو یہ فائدہ اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ عمل شرک نہیں ہے -



باب
منع الشُّرَکِ (وَلِیْسَ فِیْهِ) بِغَیْرِ اللّٰهِ
أَوْ بِرَءٍ غَیْرِهِ



اس باب میں اس بات کی وضاحت
کی گئی ہے کہ غَیْرِ اللّٰہ کو پکارنا یا
اللّٰہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے
فریاد کناں ہونا شُرک
ہے

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ
 فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ (يونس: ١٠٦)
 وَ إِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ
 فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ
 يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ^ط
 يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
 وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (يونس: ١٠٧)

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ
 اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا
 عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ
 وَ اشْكُرُوا لَهُ ^ط إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (العنكبوت: ١٧)

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا
 مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ
 غَفِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ
 كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ
 كَافِرِينَ (الاحقاف: ٢٠٥)

قوله أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا
 دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ وَ يَجْعَلُكُمْ

اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسی مستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔ اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں میں سے ہوگا۔

اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو اُس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو مال دے اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اُس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔

وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

درحقیقت اللہ کے سوا جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہیں کوئی رزق بھی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ سے رزق مانگو اور اُسی کی بندگی کرو اُس کا شکر ادا کرو، اُسی کی طرف تم پٹائے جانے والے ہو۔

آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارے جو قیامت تک اُسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔

اور جب تمام انسان جمع کیے جائیں گے، اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور اُن کی عبادت کے منکر ہوں گے۔

کون ہے جو بے قرار کی دُعا سناتا ہے جبکہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے اور (کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟

حُلْفَاءَ الْأَرْضِ طءَ إِلَهٍ مَعَ اللَّهِ
 قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ○ (النمل : ٦٢)

و روى الطبراني باسنادهم : أَنَّهُ كَانَ فِي
 زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُنَافِقٌ يُؤْذِي
 الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْمُوا
 بِنَا نَسْتَغِيثُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ
 هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
 إِنَّهُ لَا يُسْتَغَاثُ بِي وَإِنَّمَا يُسْتَغَاثُ
 بِاللَّهِ

فِي مَسَائِلِ

الْأَوَّلَى
 أَرَبَّ عَطْفَ الدُّعَاءِ عَلَى
 الْإِسْتِغَاثَةِ مِنْ عَطْفِ الْعَامِ
 عَلَى الْخَاصِّ

الثَّانِي
 تَفْسِيرُ قَوْلِهِ "وَلَا تَدْعُ مِنْ
 دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا
 يَضُرُّكَ"

الثَّلَاثَى
 إِنَّ هَذَا هُوَ الشِّرْكُ الْأَكْبَرُ

الرَّابِعَى
 أَنَّ أَصْلَ النَّاسِ لَوْ يَفْعَلُهُ
 إِِرْضَاءً لِغَيْرِهِ صَارَ مِنَ الظَّالِمِينَ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔

طبرانی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک مُنافِق

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا چنانچہ چند صحابہؓ نے مشورہ کیا کہ چلو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس مُنافِق سے گلو خلاصی کے لیے استغاثہ کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو! مجھ سے استغاثہ نہیں کیا جاسکتا، بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے استغاثہ کرنا چاہیے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① دُعَا کا عطف استغاثہ پر عطف العام علی الخاص کے قبیل میں سے ہے۔

② آیت وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ کی تفسیر۔

③ غیر اللہ کو پکارنا شرک اکبر ہے۔

④ اگر صلح و تقویٰ کی معراج پر فائز شخص بھی غیر اللہ کی رضا کے لیے اس کو پکارے گا تو وہ بھی ظالموں میں سے ہوگا۔

تَفْسِيرُ الْآيَةِ الْتَّيْ بَعْدَهَا

الخامسة

كَوْنُ ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ فِي الدُّنْيَا

السادسة

مَعَ كَوْنِهِ كُفْرًا -

تَفْسِيرُ الْآيَةِ الثَّالِثَةِ -

السابعة

أَنْ تَطْلُبَ الرِّزْقَ لَا يَنْبَغِي

الثامنة

إِلَّا مِنْ اللَّهِ كَمَا أَنَّ الْجَنَّةَ لَا

تُطْلَبُ إِلَّا مِنْهُ -

تَفْسِيرُ الْآيَةِ الرَّابِعَةِ -

التاسعة

أَنَّهُ لَا أَضْلَ مِثْرٍ دَعَا غَيْرَ اللَّهِ -

العاشر

أَنَّهُ غَافِلٌ عَنْ دُعَاءِ الدَّاعِي

الحادي عشر

لَا يَدْرِي عَنْهُ -

أَنَّ تِلْكَ الدَّعْوَةَ سَبَبٌ لِبُغْضِ

الثاني عشر

الْمَدْعُوِّ لِلدَّاعِي وَ عَدَاوَتِهِ لَهُ -

تَسْمِيَةُ تِلْكَ الدَّعْوَةِ عِبَادَةً

الثالث عشر

لِلْمَدْعُوِّ -

كُفْرُ الْمَدْعُوِّ بِتِلْكَ الْعِبَادَةِ -

الرابع عشر

هِيَ سَبَبُ كَوْنِهِ أَضْلٌ النَّاسِ

الخامس عشر

تَفْسِيرُ الْآيَةِ الْخَامِسَةِ -

السادس عشر

الْأَمْرُ الْعَجِيبُ، وَ هُوَ إِقْرَارُ عَبْدَةٍ

السابع عشر

⑤ آیت ”ولا تدع من دون الله“ کے بعد آنے والی آیت کی تفسیر۔

⑥ اس کے کفر ہونے کے باوجود یہ لوگوں کو دنیا میں نفع نہیں پہنچا گا

⑦ تیسری آیت کی تفسیر۔

⑧ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے طالبِ رزق نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ

اُس کے سوا کسی سے طالبِ جنت نہیں ہونا چاہیے۔

⑨ چوتھی آیت کی تفسیر۔

⑩ جو شخص غیر اللہ کو پکارتا ہے اُس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں ہے۔

⑪ اللہ کے سوا جس کو بھی پکارا جا رہا ہے وہ نہیں جانتا کہ اُسے

کون پکار رہا ہے۔

⑫ غیر اللہ کو پکارنا گویا مدعو کے دل میں داعی کے خلاف بغض و عداوت

پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

⑬ غیر اللہ کو پکارنا حقیقت میں اُس کی عبادت کرنا ہے۔

⑭ خود غیر اللہ کا ان کی اس عبادت سے انکار کرنا۔

⑮ غیر اللہ کو پکارنا ہی گمراہی کا شائبہ ہے۔

⑯ پانچویں آیت کی تفسیر۔

⑰ سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ بتوں کے پجاری بھی اس

الْأَوْثَانِ أَنَّهُ لَا يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ
إِلَّا اللَّهُ وَ لِأَجْلِ هَذَا يَدْعُوَنَهُ
فِي الشَّدَائِدِ مُخْلِصِينَ لَهُ
الدِّينَ -

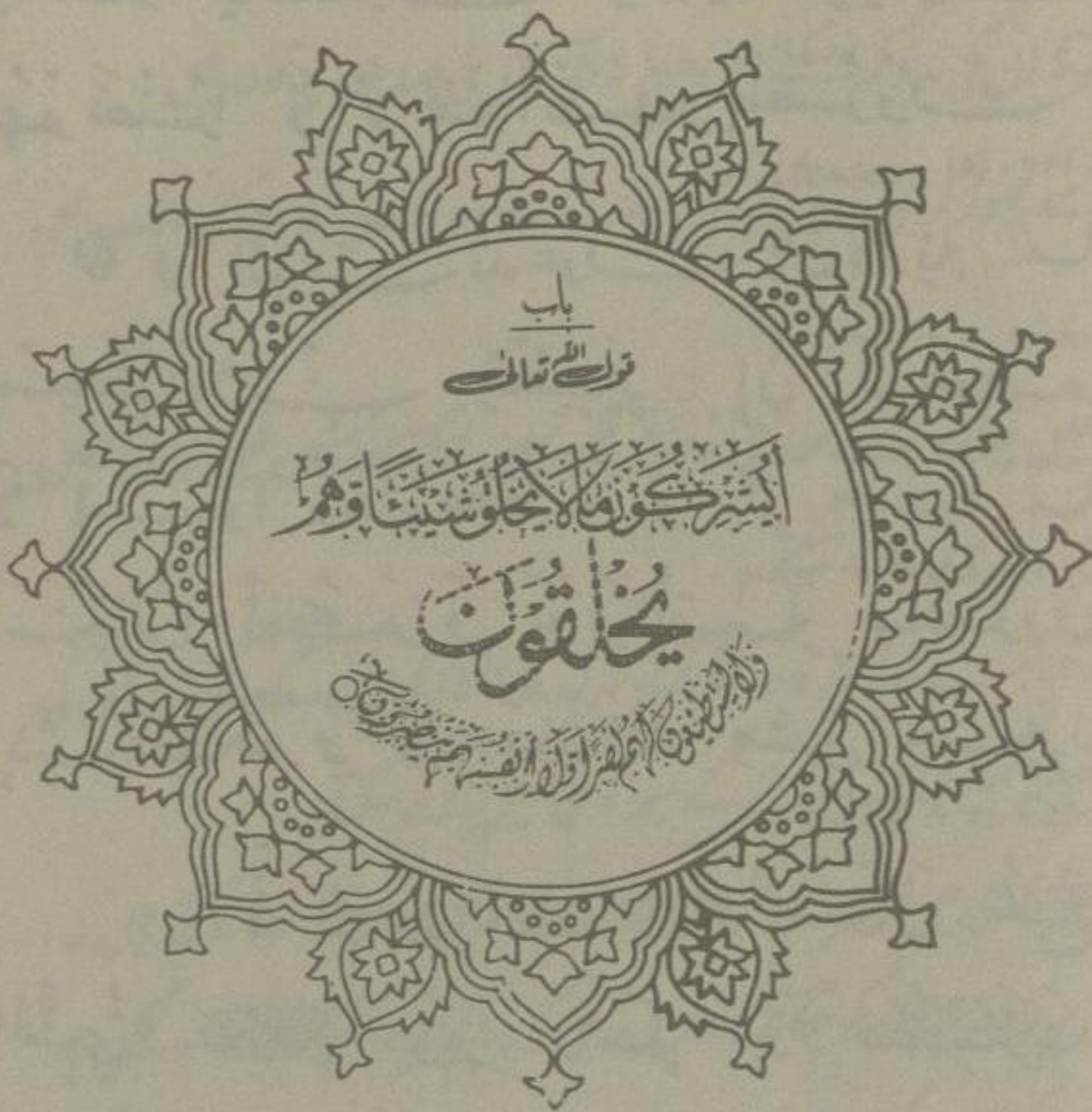
الثامن عشر حماية المضطرب في شدة الحاجة إلى الله
التَّوْحِيدِ وَ التَّأْدِبِ مَعَ اللَّهِ -



بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مشکلات سے نجات دینے والا صرف اللہ تعالیٰ
ہے اور اسی بنا پر وہ مصائب مشکلات کے وقت خالص اللہ تعالیٰ ہی
کو پکارتے ہیں۔

①۸ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کی حمایت کے معنی توحید کی پناہ گاہ میں داخل
ہونے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تادب کے اظہار کے ہیں۔





کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ اُن کو اللہ تعالیٰ
 کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا
 نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔
 جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ آپ اپنی
 مدد ہی پر متاد ہیں

﴿قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى﴾ أَيْشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا
وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۚ وَلَا يَسْتَرْجِعُونَ
لَهُمْ نَصْرًا ۖ وَلَا هُمْ أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝

(الاعراف : ١٩١ ، ١٩٢)

قوله ۖ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا
يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنَّ تَدْعُوهُمْ
لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَ لَوْ سَمِعُوا مَا
اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ
بِشْرِكِكُمْ ۖ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝

(فاطر : ١٣ ، ١٤)

وفي الصحيح عن انس رضي الله عنه قَالَ شُبَّحَ
النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ۖ وَكُسِرَتْ
رُبَاعِيَّتُهُ - فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ
شَبَّحُوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ "لَيْسَ لَكَ مِنَ
الْأَمْرِ شَيْءٌ" -

وفيه : عن ابن عمر رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ
الرُّكُوعِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ
مِنَ الْفَجْرِ : اللَّهُمَّ الْعَرَبُ فُلَانًا
وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ" الآية

کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ اُن کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔

جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد ہی پر قادر ہیں۔

اُسے چھوڑ کر جن دوسروں کو تم پکارتے ہو وہ ایک پرکاش کے مالک بھی نہیں ہیں۔

انہیں پکارو تو وہ تمہاری دُعائیں سُن نہیں سکتے اور سُن لیں تو ان کا تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے۔ حقیقتِ حال کی ایسی صحیح خبر تمہیں ایک خبردار کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احد میں زخمی کر دیا گیا اور آپ کے اگلے دو دانت شہید کر دیے گئے۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ ایسی قوم کیسے کامیاب ہوگی جس نے اپنے ہی نبی کو زخمی کر دیا ہے؟ اس پر آیت نازل ہوئی کہ ”(اے پیغمبر!) فیصلہ کے اختیارات میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔“

صحیح بخاری ہی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دوسری رکعت میں (جب آپ رکوع سے کھڑے ہوئے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا) یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اے اللہ! فلاں اور فلاں شخص پر لعنت فرما۔“

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”(اے پیغمبر!) فیصلہ کے اختیارات میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔“

وفي رواية: "يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ
 بَنِ أُمَيَّةَ وَسَهَيْلِ بْنِ عَمْرِو وَالحَارِثِ
 بَنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ "لَيْسَ لَكَ مِنْ
 الْأَمْرِ شَيْءٌ"

وفيه: عن أبي هريرة رضي الله عنه قَالَ قَالَ قَامَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ "وَ
 أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ" فَقَالَ
 يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ "أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا"
 إشتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنْ
 اللَّهِ شَيْئًا - يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ!
 لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا،
 يَا صَفِيَّةَ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي
 عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا - يَا فَاطِمَةَ
 بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِّينِي مِنْ مَالِي
 مَا شِئْتُ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنْ
 اللَّهِ شَيْئًا -

فِي مَسَائِلِهِ

تَفْسِيرُ الْأَيَّاتَيْنِ -
 قِصَّةُ أَحَدٍ -

الأولى

الثانية

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام پر بدذکار کرتے تھے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اے پیغمبر! فیصلے کے اختیارات میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔“

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے“ تو آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا:

”اے قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو نہ سچو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں میں تمہارے کام نہ آؤں گا۔“

اے چچا عباس بن عبد المطلب! اے پھوپھی صفیہؓ! اپنی جانوں کو بچا لو، میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے کام نہ آؤں گا۔ اے میری بیٹی فاطمہؓ! میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرے کام نہ آؤں گا۔“

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں!

① دو آیات کی تفسیر۔

② جنگ احد کا مختصر واقعہ۔

قُنُوطُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَلْفَهُ
سَادَاتُ الْأَوْلِيَاءِ يَوْمَئِذٍ فِي
الصَّلَاةِ -

الثالث:

أَنَّ الْمَدْعُوَّ عَلَيْهِمْ كُفَّارٌ -

الرابع:

أَنَّهُمْ فَعَلُوا أَشْيَاءَ مَا فَعَلَهَا
غَالِبُ الْكُفَّارِ مِنْهَا شَجُّهُمْ نَبِيَّهُمْ
وَ حِرْصُهُمْ عَلَى قَتْلِهِ - وَ مِنْهَا
الْتِمَاسُ بِالْقَتْلِ مَعَ أَنَّهُمْ بَنَوْا
عَمَلَهُمْ

الخامس:

أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ " لَيْسَ
لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ "

السادس:

قَوْلُهُ : " أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ
فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَمَنُوا -

السابع:

الْقُنُوتُ فِي النَّوَازِلِ

الثامن:

تَسْمِيَةُ الْمَدْعُوِّ عَلَيْهِمْ فِي الصَّلَاةِ
بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَسْمَاءِ آبَائِهِمْ -

التاسع:

لَعْنُ الْمُعَيَّنِ فِي الْقُنُوتِ -

العاشر:

قِصَّتُهُ ﷺ لَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ

الحادي عشر:

" وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ "

الثاني عشر:

جِدُّهُ بِحَيْثُ فَعَلَ مَا نُسِبَ
بِسَبَبِهِ إِلَى الْجُنُونِ وَ كَذَلِكَ

③ سید الانبیاء ﷺ کا قنوت نازلہ پڑھنا اور آپ کے پیچھے سادات الاولیاء یعنی صحابہ کا آمین کہنا۔

④ جن کے لیے بددُعا کی گئی وہ کافر تھے۔

⑤ اہل مکہ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ وہ سلوک کیا جو دوسرے کفار نے نہیں کیا جیسے آنحضرت ﷺ کو زخمی کرنا، آپ کے قتل پر آمادہ اور کوشاں ہونا، مسلمان شہداء کا مثلیٰ کرنا۔ انھوں نے آنحضرت ﷺ پر ظلم ڈھانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی حالانکہ یہ لوگ آپ کے قریبی رشتہ دار تھے اور بعض تو آپ کے چچیرے بھائی تھے۔ اس قدر قریبی رشتے کی بھی انھوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

⑥ اِنِ مَظَالِمِ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اِن کا انجام کار آپ کے قبضہ و قدرت میں نہیں۔

⑦ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ”ان کی توبہ قبول کر لے یا اُن کو عذاب دے۔“ چنانچہ اللہ کریم نے ان کی توبہ قبول کی اور وہ ایمان لے آئے۔

⑧ نزولِ حوادث کے موقع پر دُعائے قنوت پڑھنا۔

⑨ جن کے لیے بددُعا کی جا رہی ہو اُن کے اور اُن کے آباء و اجداد کے نام نماز میں لینا۔

⑩ قنوت میں کسی خاص شخص کا نام لے کر لعنت کرنا۔

⑪ جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ ”اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیے“ تو آپ کا ایک ایک پکار کر عذابِ الہی سے ڈرانے کا واقعہ۔

⑫ جب رسول اللہ ﷺ نے دعوتِ توحید سنائی تو آپ کو مجنون

لَوْ يَفْعَلُهُ مُسْلِمٌ الْأُتَ -

الثالث عشر

قَوْلُهُ لِلْأَبْعَدِ وَالْأَقْرَبِ لَا أُغْنِي
عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا - حَتَّى
قَالَ : يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا ،
فَإِذَا صَرَخَ وَهُوَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ
بِأَنَّهُ لَا يُغْنِي شَيْئًا عَنْ سَيِّدَةِ
نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَأَمَرَ الْإِنْسَانَ
أَنْتَ ~~مُسْلِمٌ~~ لَا يَقُولُ إِلَّا الْحَقَّ
ثُمَّ نَظَرَ فِيمَا وَقَعَ فِي قُلُوبِ
خَوَاصِّ النَّاسِ الْيَوْمَ ، تَبَيَّنَ لَهُ
التَّوْحِيدُ وَغُرْبَةُ الدِّينِ

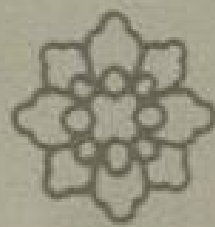


جیسے لقتب سے پکارا جانا۔

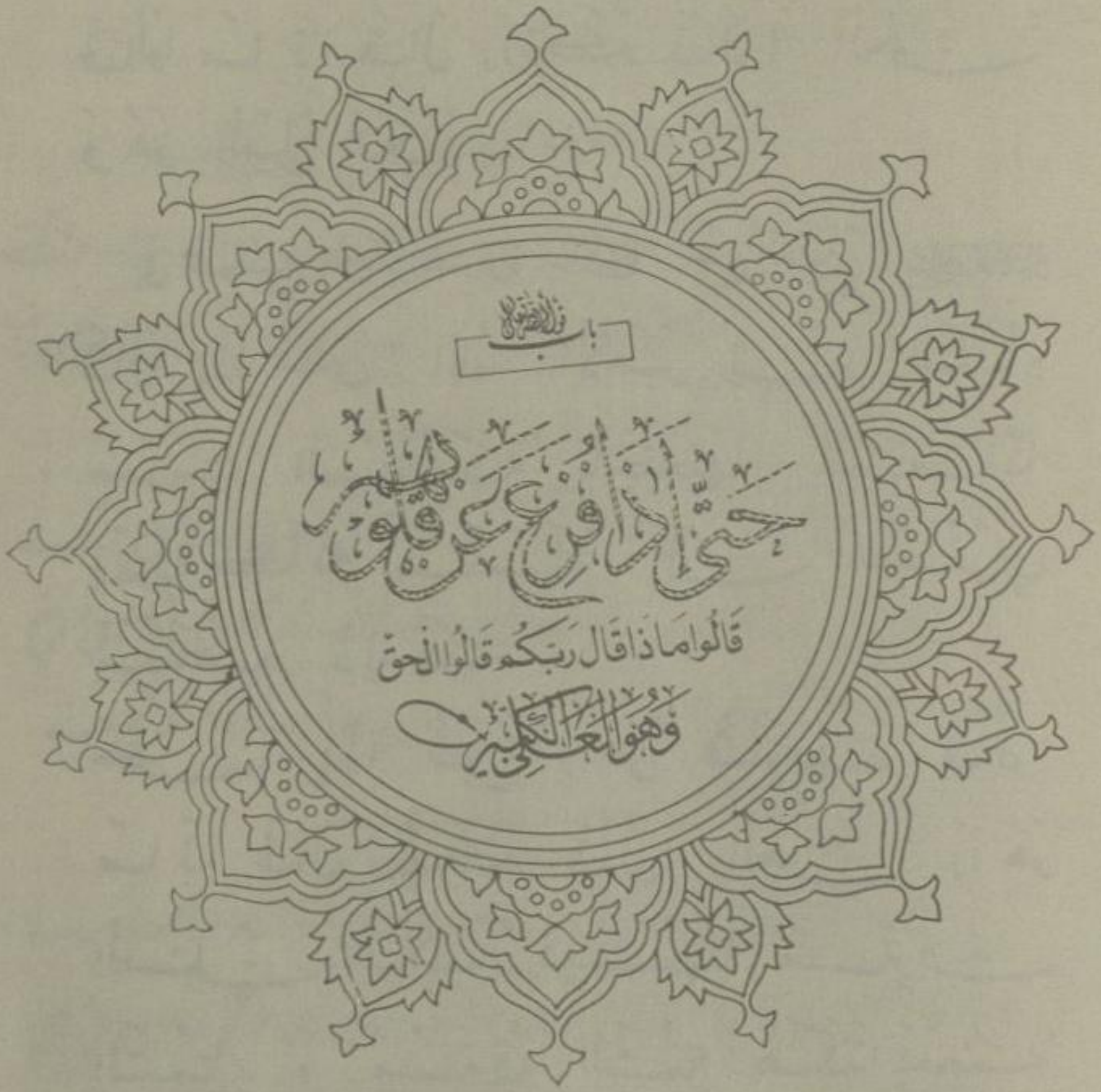
آج بھی اگر کوئی شخص دعوتِ توحید دے تو اُس کو بھی ایسے ہی القاب سے پکارا جاتا ہے۔

(۱۳) رسول اللہ ﷺ کا قریبی اور غیر قریبی سب کو علی الاعلان یہ فرمانا کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ یہاں تک آپؐ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی فرمایا کہ دیکھو میں تم کو بھی عذابِ الہی سے نہ بچا سکوں گا۔ سید المرسلینؐ کا سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس صراحت سے کہنا کہ میں تم کو اللہ کے عذاب سے محفوظ نہ رکھ سکوں گا۔ انسان کا یہ ایمان اور یقین کہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سوائے حق کے دوسری بات نہیں نکلتی۔

مندرجہ بالا صراحت کی روشنی میں آج کے حالات پر بھی غور کیجئے کہ جس میں صرف عوام ہی نہیں بلکہ بعض خواص بھی مبتلا ہیں تو آپ کو صحیح توحید صاف طور پر معلوم ہوگی اور دین کی بے بسی بھی واضح ہو جائے گی۔



و بعد از آنکه در این کتاب
در باب اول از کلیات و احکام
در باب دوم از احوال و عادات
در باب سوم از احوال و عادات
در باب چهارم از احوال و عادات
در باب پنجم از احوال و عادات
در باب ششم از احوال و عادات
در باب هفتم از احوال و عادات
در باب هشتم از احوال و عادات
در باب نهم از احوال و عادات
در باب دهم از احوال و عادات
در باب یازدهم از احوال و عادات
در باب بیستم از احوال و عادات



جب گھبراہٹ ان کے دلوں سے دور ہو جاتی ہے تو ایک
 دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا ہے؟
 اس پر مقررین کہتے ہیں کہ جو حکم دینا چاہیے تھا وہی دیا ہے۔
 اور وہ عالی شان اور شہساز ہے

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ
 قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَوِيثُ
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (سبا: ٢٣)

في الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ
 ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا
 لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سَلْسَلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ
 يَنْفَذُهُمْ ذَلِكَ -

حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا
 مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَوِيثُ وَهُوَ
 الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرَوٍ
 السَّمْعِ - وَ مُسْتَرِقُ السَّمْعِ هَكَذَا بَعْضُهُ
 فَوْقَ بَعْضٍ - وَ صَفَهُ سُفْيَانُ
 بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَ بَدَّدَ بَيْنَ
 أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا
 إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخِرُ
 إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيهَا عَلَى لِسَانِ
 السَّاحِرِ أَوْ الْكَاهِنِ ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ
 الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا ، وَ رُبَّمَا
 أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا
 مِائَةً كَذِبَةً فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ

حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا جواب دیا۔

وہ کہیں گے کہ ٹھیک جواب ملا ہے اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی بات کا فیصلہ صادر فرماتا اور حکم دیتا ہے۔

تو مارے ڈر اور خوف کے فرشتے اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی بنا پر اپنے پروں کو پھر پھڑانے لگتے ہیں اور اللہ کے کلام کی آواز اسی وضع اور زور دار ہوتی ہے جیسے صاف اور نرم پتھر سے لوہے کی زنجیر ٹکرائے۔ یہ آواز ان فرشتوں کے دلوں میں اتر جاتی ہے۔

جب ان کو گھبراہٹ اور غشی سے افاتہ ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اللہ نے کیا فرمایا؟ جواب دیتے ہیں جو کچھ فرمایا وہ حق ہی ہے اور وہ صاحب علو ہے۔ چنانچہ اس کلام ربانی کو شیطان چوری بچھے سُسنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ صفت بصف زمین سے آسمان تک اوپر تلے سُسنے پر آمادہ رہتے ہیں۔

(راوی حدیث) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے شیاطین کے صفت بصف اوپر تلے ہونے کی حالت کو اپنا ہاتھ ٹیڑھا کر کے اور انگلیوں میں فاصلہ دے کر بتایا کہ اس طرح کھڑے ہوتے ہیں۔

جب سب سے اوپر والا شیطان کوئی بات سُنتا ہے تو وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا ہے یہاں تک کہ وہ ساحر یا کاہن کو بتا دیتا ہے۔

پس کاہن کو بتانے سے پہلے ہی شہاب اُس کو جلا دیتا ہے اور کبھی بات

لَنَا يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا كَذَا وَ كَذَا
فَيَصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي
سَمِعَتْ مِنْ السَّمَاءِ.

و عن النّوأس بن سمعان رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُوحِيَ
بِالْأَمْرِ تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ أَخَذَتِ السَّمُوتُ
مِنْهُ رَجْفَةً أَوْ قَالَ رَعْدَةً خَوْفًا مِنْ
اللَّهِ تَعَالَى.

فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ أَهْلُ السَّمُوتِ
صُعِقُوا وَ خَرُّوا لِلَّهِ سُجَّدًا فَيَكُونُ
أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ فَيُكَلِّمُهُ
اللَّهُ مِنْ وَحْيِهِ بِمَا أَرَادَ

ثُمَّ يَمُرُّ جِبْرِيلُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
كُلِّهَا مَرًّا بِسْمَاءٍ سَأَلَهُ مَلَائِكَتُهَا
مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيلُ ؟ فَيَقُولُ
جِبْرِيلُ، قَالَ الْحَوِيَّ وَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ - فَيَقُولُونَ كُلُّهُمْ مِثْلَ
مَا قَالَ جِبْرِيلُ - فَيَنْتَهِي جِبْرِيلُ
بِالْوَحْيِ إِلَى حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى

بتانے کے بعد اس پر آکر کرتا ہے۔ پس شیطان ایک بات کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے۔ اگر کوئی بات ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں روز فلاں کاہن نے یوں ہی نہ کہا تھا چنانچہ صرف ایک سچی بات جو آسمان سے سُنی گئی تھی، کی وجہ سے کاہن کو سچا سمجھا جاتا ہے۔

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب وحی کرنا چاہتا ہے تو اس حکم سے کلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہی تمام آسمانوں پر اللہ کے خوف سے کپکپی اور دہشت طاری ہو جاتی ہے۔

پھر جب اسے آسمان والے سنتے ہیں تو بیہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ پس سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں اور جن سے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے گفتگو فرماتا ہے۔ جس آسمان سے جبریل علیہ السلام فرشتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ دریافت کرتے ہیں کہ ہمارے رب تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ جبریل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ حق ہی فرمایا ہے اور وہی صاحبِ علو ہے۔

پس تمام فرشتے وہی الفاظ کہتے ہیں جو حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام اس وحی الہی کو جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے پہنچا دیتے ہیں۔

فيه مهم

الاول:

تفسير الآية -

الثانية:

مَا فِيهَا مِنْ الْحُجَّةِ عَلَى
إِبْطَالِ الشِّرْكِ خُصُوصًا مَا تَعْلَقَ
عَلَى الصَّالِحِينَ وَ هِيَ
الْآيَةُ الثَّقِيلَةُ قِيلَ إِنَّهَا
تَقْطَعُ عُرْوَةَ شَجَرَةِ الشِّرْكِ
مِنَ الْمَتَلَبِ -

الثالثة:

تَفْسِيرُ قَوْلِهِ "قَالُوا الْحَوِيَّ وَ هُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ" -

الرابعة:

سَبَبُ سُؤَالِهِمْ عَنْ ذَلِكَ -

الخامسة:

أَنَّ جَبْرِيلَ يُجِيبُهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ
بِقَوْلِهِ "قَالَ كَذَا وَ كَذَا" -

السادسة:

ذِكْرُ أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ
رَأْسَهُ جَبْرِيلُ -

السابعة:

أَنَّهُ يَقُولُ لِأَهْلِ السَّمَوَاتِ كُلِّهِمْ
لَأَنَّهُمْ يَسْأَلُونَهُ -

الثامنة:

أَنَّ الْغَشَى يَعُمُّ أَهْلَ السَّمَوَاتِ
كُلِّهِمْ -

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① آیت کریمہ ”حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ“ کی تفسیر
- ② آیت ”حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ“ ابطالِ شرک پر دلیل ہے، خصوصاً اُس شرک پر جس کا تعلق صلحائے امت سے ہے، جو انسان کے دل سے شرکیہ عقائد کی جڑیں کاٹتی ہے۔

③ آیت ”فَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ“ کی تفسیر توضیح۔

④ فرشتوں کے سوال کرنے کا سبب اور وجہ۔

⑤ فرشتوں کے سوال کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام ان کو جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ یہ ارشادات فرمائے ہیں۔

⑥ اس بات کی وضاحت کہ غشی کے بعد سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام اپنا بمر اٹھاتے ہیں۔

⑦ چونکہ ہر آسمان کے فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں لہذا وہ سب کو جواب دیتے ہیں۔

⑧ بے ہوشی اور غشی تمام آسمانوں کے فرشتوں پر طاری ہو جاتی ہے۔

إِرْتَجَافُ السَّمَوَاتِ بِكَلَامِ اللَّهِ -

التاسعة

أَنَّ جِبْرِيلَ هُوَ الذِّي يَنْتَهِي
بِالْوَحْيِ إِلَى حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ -

العاشر

ذِكْرُ إِسْتِرَاقِ الشَّيَاطِينِ -

الحادية عشرة

صِفَةُ رُكُوبِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا -

الثانية عشرة

إِرْسَالُ الشَّهَابِ -

الثالثة عشرة

أَنَّهُ تَارَةٌ يُدْرِكُهَا الشَّهَابُ قَبْلَ
أَنْ يُلْقِيَهَا وَ تَارَةٌ يُلْقِيهَا فِي

الرابعة عشرة

أُذُنٍ وَلِيٍّ مِنَ الْإِنْسِ
قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَهَا -

كَوْنُ الْكَاهِنِ يَصْدُقُ بَعْضُ
الْأَحْيَانِ -

الخامسة عشرة

كَوْنُهُ يَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةٌ
كَذِبَةٍ -

السادسة عشرة

أَنَّهُ لَمْ يُصَدَّقْ كَذِبُهُ إِلَّا بِتِلْكَ
الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ -

السابعة عشرة

قُبُولُ النُّفُوسِ لِلْبَاطِلِ كَيْفَ
يَتَعَلَّقُونَ بِوَاحِدَةٍ وَ لَا يَعْتَبِرُونَ
بِمِائَةٍ -

الثامنة عشرة

كَوْنُهُمْ يَتَلَقَّى بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ
تِلْكَ الْكَلِمَةُ وَ يَحْفَظُونَهَا وَ

التاسعة عشرة

⑨ اللہ تعالیٰ کے کلام سے آسمانوں کا لرزنا۔

⑩ وحی الہی کو صرف جبریل علیہ السلام، جہاں اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے، منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

⑪ شیاطین کے چوری چھپے کلام الہی کو سننے کا ذکر۔

⑫ شیاطین کے صف بصف ایک دوسرے کے اوپر تلے کھڑے ہونے کی صورت اور کیفیت۔

⑬ شیاطین پر شہاب کا گرنا۔

⑭ بعض اوقات شیاطین کے سننے سے پہلے ہی شہاب اُن کو خاکستر بنا دیتا ہے اور بعض اوقات وہ سننے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اپنے گلے بندھوں کے کانوں میں جا کر ڈال دیتے ہیں۔

⑮ بعض اوقات کاہن بھی ٹھیک ٹھیک بات بتا دیتا ہے۔

⑯ کاہن اگر ایک بات صحیح بتاتا ہے تو اُس کے ساتھ سو خجھوٹ بھی ملا دیتا ہے۔

⑰ کاہن کے خجھوٹ کو لوگ صرف اس لیے صحیح تسلیم کر لیتے ہیں کہ اُس نے ایک سچی بات بھی تو کہی تھی اور وہ بھی آسمان سے سُنی گئی تھی

⑱ نفوسِ انسانی باطل کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ غور کیجئے کہ انسان کاہن کی صرف ایک سچی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اُسے سچا تسلیم کر لیتا ہے لیکن اس کے سو خجھوٹ کی کیوں کوئی پرواہ نہیں کرتا؟

⑲ شیاطین ایک دوسرے سے سن کر اُسے یاد کر لیتے ہیں اور اس

يَسْتَدِلُّونَ بِهَا -
إِثْبَاتُ الصِّفَاتِ خِلَافًا لِلْأَشْعَرِيَّةِ
الْمُعْظَلَةِ

العشرون

لِلْحَادِيَةِ وَالْعِشْرُونَ أَنَّ تِلْكَ الرَّجْفَةَ وَالْفَشَى
خَوْفًا مِّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

الثلاثون

أَنَّهُمْ يَخِرُّونَ لِلَّهِ سُجَّدًا -



سے بعض دوسرے جھوٹوں کے صحیح ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔
(۲۰) اللہ تعالیٰ کی صفات کا اثبات، اشاعرہ معطلہ اس کو نہیں
مانتے ہیں۔

(۲۱) یہ دہشت اور غشی اللہ تعالیٰ کے خوف سے طاری ہوتی ہے۔

(۲۲) تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گر جاتے ہیں۔





اس باب میں

بیان کیا گیا ہے کہ سفارش کی دو قسمیں ہیں۔

ایک سفارش وہ ہے جو قرآن کریم سے

ثابت ہے اور دوسری سفارش وہ ہے

جس کے قابلِ مُشرک ہیں

قوله وَ أَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ
 أَنْ يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ
 مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ
 لَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ (الانعام : ٥١)

قوله تعالى : قُلِ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا
 قوله تعالى : مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
 عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ

قوله تعالى : وَ كَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي
 السَّمَوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا
 إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ
 يَشَاءُ وَ يَرْضَىٰ .

قوله تعالى قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ
 مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَ لَا
 فِي الْأَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ
 شَرْكٍَ وَ مَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ
 وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ
 أَذِنَ لَهُ -

قال ابو العباس عليه السلام نفى الله عما سواه كُلَّ
 مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَنَفَىٰ أَنْ يَكُونَ
 لغيره ملكٌ أَوْ قِسْطٌ مِنْهُ أَوْ يَكُونَ عَوْنًا

اور اے محمد! تم اس (علم وحی) کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو نصیحت
 کرو جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے کبھی اس حال
 میں پیش کیے جائیں گے کہ اُس کے سوا وہاں کوئی (ایسا ذی اقتدار) نہ
 ہو گا جو ان کا حامی اور مددگار ہو یا ان کی سفارش کرے شاید کہ (اس
 نصیحت سے متنبہ ہو کر) وہ خدا ترسی کی روش اختیار کر لیں۔
 کہو شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔

کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟
 آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں، ان کی شفاعت کچھ بھی
 کام نہیں آ سکتی جب تک کہ اللہ کسی ایسے شخص کے حق میں اس کی اجازت
 نہ دے جس کے لیے وہ کوئی عرضداشت سُنانا چاہے اور اُس کو پسند کرے۔

(اے نبی! ان مشرکین سے) کہو کہ پکار دیکھو ان اپنے معبودوں کو جنہیں تم
 اللہ کے سوا اپنا معبود سمجھے بیٹھے ہو۔ وہ نہ آسمانوں میں کسی ذرہ برابر چیز
 کے مالک ہیں نہ زمین میں۔ وہ آسمان و زمین کی ملکیت میں شریک
 بھی نہیں ہیں، ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار بھی نہیں ہے۔
 اور اللہ کے حضور کوئی شفاعت بھی کسی کے لیے نافع نہیں ہو سکتی
 بجز اُس شخص کے جس کے لیے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے
 ان باتوں کی نفی کر دی جن سے مشرکین سند پکڑتے ہیں اور خصوصاً اس بات
 کی نفی کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آسمان و زمین میں کسی قسم کی قدرت
 ہو یا قدرت کا کچھ حصہ یا وہ اللہ کی کچھ مدد کرتے ہوں۔

لِلَّهِ وَلَمْ يَبُوتْ إِلَّا الشَّفَاعَةُ فَبَيَّنَ أَنَّهَا
لَا تَنْفَعُ إِلَّا لِمَنْ أُذِنَ لَهُ الرَّبُّ كَمَا قَالَ
وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى (الأنبياء: ٢٨)
فَهَذِهِ الشَّفَاعَةُ الَّتِي يَظُنُّهَا الْمُشْرِكُونَ
هِيَ مُنْتَفِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمَا نَفَاهَا
الْقُرْآنُ

وَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ : أَنَّهُ يَأْتِي
فَيَسْجُدُ لِرَبِّهِ وَيَحْمَدُهُ - لَا يَبْدَأُ بِالشَّفَاعَةِ
أَوَّلًا ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَ قُلْ
يُسْمِعْ وَ سَلْ تُعْطَ وَ اشْفِعْ تُشَفَّعْ -

وَقَالَ ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : "مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ

بِشَفَاعَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟
قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا

مِنْ قَلْبِهِ - فَمِثْلُ الشَّفَاعَةِ لِأَهْلِ الْإِخْلَاصِ
بِإِذْنِ اللَّهِ وَ لَا تَكُونُ لِمَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ -
وَ حَقِيقَتُهُ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ هُوَ

الَّذِي يَتَفَضَّلُ عَلَى أَهْلِ الْإِخْلَاصِ
فَيَغْفِرُ لَهُمْ بِوَاسِطَةِ دُعَائِهِ مَنْ أُذِنَ لَهُ

باقی رہی سفارش، تو یہ بھی اُسے نفع دے گی جس کے بارے میں رب کریم اجازت عطا فرمائے، جیسا کہ فرمایا ”وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اُس کے جس کے حق میں سفارش سُننے پر اللہ راضی ہو۔“

البتہ قیامت کے دن وہ شفاعت جس کے مشرکین قائل ہیں اُن کے حق میں نہ ہو سکے گی، کیونکہ قرآن کریم نے اس کی صراحت کے ساتھ اور غیر مبہم لفاظ میں تردید کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ قیامت کے دن اپنے رب تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے اور فوراً شفاعت نہیں کریں گے بلکہ آپ سب پہلے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونگے، اُس کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔ پھر آپ کو حکم ہوگا کہ اپنا سر مبارک اٹھاؤ۔ آپ کی بات کو سُنا جائے گا اور جو سوال کر دے گا وہ دیا جائے گا اور سفارش کیجئے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون خوش نصیب اور سعید شخص ہے جو آپ کی شفاعت کا مستحق ہوگا؟“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے دل کی گہرائیوں سے ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ شفاعت اُن کو حاصل ہو گی جو اپنے اعمال و افعال میں مخلص ہوں گے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لیکن مشرکین کی شفاعت ہرگز نہ ہو سکے گی۔

مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ اُن کی دعا کی وجہ سے اہل اخلاص پر اپنا خاص فضل و کرم کرتے ہوئے معاف فرما

أَنْ يَشْفَعَ لِكُرْمِهِ وَ يَنَالَ الْمَقَامَ
الْمَحْمُودَ -

فَالشَّفَاعَةُ الَّتِي نَفَاهَا الْقُرْآنُ
مَا كَانَتْ فِيهَا شِرْكٌ وَ لِهَذَا أَثَبَتَ
الشَّفَاعَةَ بِإِذْنِهِ فِي مَوَاضِعَ -
وَ قَدْ بَيَّنَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا لَا تَكُونُ
إِلَّا لِأَهْلِ التَّوْحِيدِ وَ الْإِخْلَاصِ - انتهى كلامه

فِي مَعْنَى

- | | |
|--|---------------|
| تَفْسِيرُ الْأَيَاتِ - | الْأُولَى |
| صِفَةُ الشَّفَاعَةِ الْمَنْفِيَّةِ - | الثَّانِيَّةُ |
| صِفَةُ الشَّفَاعَةِ الْمُثْبِتَةِ - | الثَّالِثَةُ |
| ذِكْرُ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرَى وَ هِيَ
الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ - | الرَّابِعَةُ |
| صِفَةُ مَا يَفْعَلُهُ ﷺ أَنَّهُ لَا
يَبْدَأُ بِالشَّفَاعَةِ بَلْ يَسْجُدُ فَإِذَا
أُذِنَ لَهُ شَفَعَ - | الْخَامِسَةُ |
| مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِهَا ؟ | الْسَّادِسَةُ |

دے گا تاکہ اُن کی عزت و تکریم ہو اور وہ قابلِ تعریف مقام حاصل کر لیں۔

پس قرآن کریم نے جس شفاعت کی تردید کی ہے وہ ایسی شفاعت ہے جس میں شرک کی آمیزش ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر شفاعت کو اپنی اجازت سے ثابت اور مقید کر دیا ہے۔

اور نبی رحمت ﷺ نے صاف اور واضح طور پر فرمایا کہ یہ شفاعت صرف موحّدین اور سچی توحید والوں کے لیے ہوگی۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر۔
- ② ناقابلِ قبول شفاعت کی توضیح و تشریح۔
- ③ اُس شفاعت کا تذکرہ جو مومنین کے لیے فائدہ مند ہوگی۔
- ④ شفاعتِ کبریٰ کا ذکر جسے مقامِ محمود بھی کہتے ہیں۔
- ⑤ رسولِ کریم ﷺ کے شفاعت کرنے کے طریقے کی وضاحت کہ آپؐ لوگوں کی بات سنتے ہی شفاعت نہیں کریں گے بلکہ سب سے پہلے بارگاہِ الہی میں سجدہ ریز ہوں گے جب اجازتِ شفاعت ملے گی تو شفاعت کریں گے۔

⑥ حضرت ابوہریرہؓ کا سوال کرنا کہ "یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون خوش نصیب اور سعید شخص ہے جو اس شفاعت کا حق دار ہوگا؟"

السابعة: أَنَّهُ لَا تَكُونُ لِمَنْ أَشْرَكَ
بِاللَّهِ

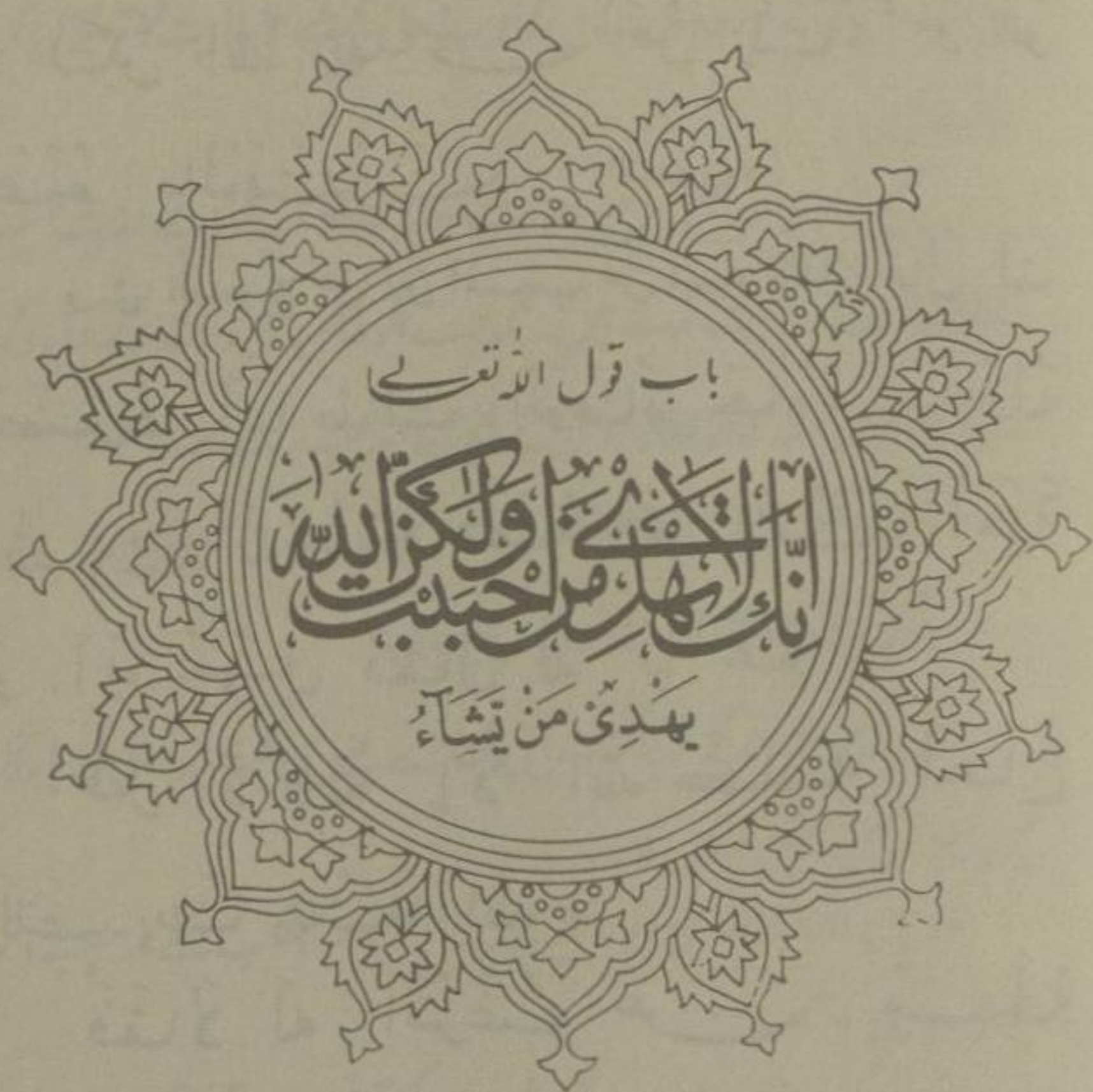
الثامنة: بَيَانُ حَقِيقَتِهَا۔



④ یہ شفاعت اُس شخص کے لیے قطعاً نہ ہوگی جس نے اللہ تعالیٰ کیساتھ
شرک کیا ہے۔

⑤ شفاعت کی حقیقت و ماہیت کا بیان۔





اس باب میں

اس حقیقت کی وضاحت کی گئی ہے کہ رُشد و
ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے
جس کو چاہے ہدایت کی نعمت سے بہرہ مند ہونے کی
توفیق عطا کرے اور جس سے چاہے یہ دولت چھین لے

فَوَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنَا رَبُّنَا لَأَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ
أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (القصص - ٥٦)

و في الصحيح عن ابن المسيب عن ابيه رضي الله عنه قال لما
حَضَرْتُ أَبَا طَالِبٍ فِي الْوَفَاةِ حَبَّاهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّيَّةَ
وَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ لَهُ يَا عَمِّ !
قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ
لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ -

فَقَالَ لَهُ أَتَرْغَبُ عَنِ مِلَّةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؟

فَاعَادَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَاعَادَا -
فَكَانَ أَخْرُ مَا قَالَ -
هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَبِي
أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ
عَنْكَ -

فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا

لے نبی! تم جسے چاہو اُسے ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے
ہدایت دیتا ہے اور وہ اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے
والے ہیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت مسیب
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جب ابوطالب کی وفات کے آثار دکھائی
دیے تو رسول اللہ ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے۔
اُس وقت ابو جہل اور عبداللہ بن ابوامیہ بھی وہاں بیٹھے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا، چچا جان!

کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لو، میں تمہارے لیے یہی کلمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ
میں بطور دلیل پیش کروں گا۔

ابو جہل اور عبداللہ بن ابوامیہ بولے ”کیا عبدالمطلب کے مذہب کو
چھوڑ دو گے؟“

رسول اکرم ﷺ بار بار کلمہ شہادت کی ترغیب دیتے تھے اور وہ دونوں
ابوطالب کو اپنے مذہب پر قائم رہنے پر اصرار کرتے تھے۔

ابوطالب کی آخری بات یہ تھی کہ

”وہ عبدالمطلب کے دین پر ہی قائم رہے گا اور اُس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے

اقرار سے انکار کر دیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا کہ جب تک
مجھے روک نہ دیا گیا میں تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا۔

اس پر اللہ کریم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نبی کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان

لائے ہیں۔ زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ چاہے وہ

رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

لِلْمُشْرِكِينَ وَ لَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ - آيَةٌ

(التوبة : ١١٣)

و انزل الله في ابي طالب : إِنَّكَ لَا تَهْدِي
مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ (القصص ٥٦)

في مسألة

الاولى تفسير (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ)

الثانية تفسير قوله (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ
الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ وَ لَوْ كَانُوا
أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ) (الآية)

الثالثة وَهِيَ الْمَسْأَلَةُ الْكَبِيرَةُ تَفْسِيرُ
قَوْلِهِ " قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "
بِخِلَافِ مَا عَلَيْهِ مَنْ يَدَّعِي
الْعِلْمَ -

الرابعة أَنْ أَبَا جَهْلٍ وَ مَنْ
مَعَهُ يَعْرِفُونَ مُرَادَ الشَّجِي

رَبِّ ذَوِ الْجَلَالِ نے ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی کہ
 اے نبی! تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا
 ہے اور وہ اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① آیتِ کریمہ ”إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ
 يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ“ کی تفسیر

② آیتِ کریمہ

”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا
 أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا
 أُولِي قُرْبَى“ کی تفسیر و توضیح۔

③ بہت عظیم اور اہم مسئلہ جس میں آپ کے ارشاد ”قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“
 کی وضاحت ہے اور اُن لوگوں کی تردید کی گئی ہے جو کلمہ شہادت کے
 زبانی اقرار کو باعثِ نجات قرار دیتے ہیں اگرچہ وہ شرکیہ اعمال کے
 مرتکب ہو رہے ہوں

④ جب رسولِ عربی ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب سے کہنا کہ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لو تو اس کے مطلب کو ابو جہل اور اُسکے ساتھی جانتے

ﷺ إِذْ قَالَ لِلرَّجُلِ قُلْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَبَّحَ اللَّهُ مَنْ
أَبْوَجَهْلٍ أَعْلَمُ مِنْهُ بِأَصْلِ
الْإِسْلَامِ -

الخامسة جِدُّهُ ﷺ وَ مَبَالَغَتُهُ فِي

إِسْلَامِ عَمِّهِ -

السادسة أَلْرَدُّ عَلَى مَنْ زَعَمَ إِسْلَامَ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَسْلَافِهِ -

السابعة كَوْنُهُ ﷺ إِسْتِغْفَرْلَهُ فَلَمْ

يُغْفَرْلَهُ بَلْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ

الثامنة مَضَرَّةُ أَصْحَابِ السَّوْءِ عَلَى الْإِنْسَانِ

التاسعة مَضَرَّةُ تَعْظِيمِ الْأَسْلَافِ وَ الْأَكَابِرِ

العاشر إِسْتِدْلَالُ الْجَاهِلِيَّةِ بِذَلِكَ -

الحادية عشر الشَّاهِدُ لِكَوْنِ الْأَعْمَالِ

بِالْخَوَاتِيمِ لِأَنَّ لَوْ قَالَهَا لَنَفَعَتْهُ

الثانية عشر التَّأَمُّلُ فِي كِبَرِ هَذِهِ

الشُّبْهَةِ فِي قُلُوبِ الضَّالِّينَ

لِأَنَّ فِي الْقِصَّةِ أَنَّهُمْ لَمْ

يُجَادِلُوهُ إِلَّا بِهَا مَعَ مَبَالَغَتِهِ

ﷺ وَ تَكْرِيرِهِ فَلِأَجْلِ عَظَمَتِهَا

وَ وَضُوحِهَا عِنْدَهُمْ إِقْتَصَرُوا عَلَيْهَا

تھے اسی لیے تو انہوں نے ابوطالب کو عبدالمطلب کے مذہب پر قائم رہنے کی ترغیب دی۔ آج کل کتنے ہی ابو جہل ہیں اللہ ان کا ستیا ناس کرے جن سے ابو جہل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے مفہوم کو زیادہ جانتا تھا۔

⑤ اپنے چچا ابوطالب کے قبولِ اسلام کے لیے رسول اللہ ﷺ کی انتہائی جدوجہد اور بدرجہ غایت کوشش و سعی۔

⑥ عبدالمطلب اور اس کے بڑوں کو مسلمان سمجھنے والوں کی تردید۔

⑦ رسول اکرم ﷺ کے استغفار کے باوجود ابوطالب کی مغفرت نہ کی گئی بلکہ اس کے برعکس آپ کو ان کے لیے استغفار سے روک دیا گیا۔

⑧ انسان پر بُرے لوگوں کی صحبت کا اثر پڑنا۔

⑨ اپنے اکابر و اسلاف کی تعظیم میں غلو کی مفرطیں۔

⑩ اپنے اکابر کی زندگی سے استدلالِ جاہلیت کی رسم ہے۔

⑪ ان احادیث سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ اعمال کا دار و مدار انسانی زندگی کے خاتمے پر ہے کیونکہ ابوطالب اگر بوقتِ وفات کلمہ شہادت کا اقرار کر لیتا تو وہ اس کے لیے ضرور نفع رساں ہوتا۔

⑫ مشرکین کے دلوں میں جو یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو اپنے جھگڑے اور اختلاف کی بنیاد سمجھتے تھے، اس پر غور و تامل۔

اگرچہ حقیقت یہی ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے تبھی تو رسول معظم ﷺ بار بار یہ کوشش فرماتے ہیں کہ ابوطالب اس کا اقرار کر لے۔ کلمہ شہادت کا مطلب اور اسکے تقاضے اتنے واضح اور روشن ہیں کہ مشرک بھی اسے سمجھتے تھے، اسی بنا پر تو انہوں نے اپنے معاملات اور اختلافات کو اس پر مرکوز کر رکھا تھا۔

باب ماجار

اَنْ سَبَبِ كُفْرٍ بَعْلَامٍ
وَمُتْرِكُمْ دِينَهُمْ
مُؤَالِفُ
الْمُخَالِفِينَ

اِس باب میں

یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کے کفر
اور شرک میں مبتلا ہونے اور دین کو چھوڑ دینے کا
سب سے بڑا سبب بزرگوں کے معاملہ میں غلو کرنا ہے

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا
 فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ
 إِلَّا الْحَقَّ ط (النساء: ١٧١)

وفي الصحيح عن ابن عباس رضي الله عنه في قول الله تعالى

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ
 وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ
 وَنَسْرًا ٥ (نوح: ٢٣) قَالَ

هَذِهِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ
 قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ
 إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ أَنْصِبُوا إِلَى
 مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ
 فِيهَا أَنْصَابًا وَسَمَّوْهَا بِأَسْمَائِهِمْ
 فَفَعَلُوا وَلَمْ تَعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ
 أُولَئِكَ وَنَسِيَ الْعِلْمُ عُيِدَتْ -

وَقَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ رحمته الله

قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ السَّلَفِ: لَمَّا
 مَاتُوا عَكَفُوا عَلَى قُبُورِهِمْ -
 ثُمَّ صَوَرُوا تَمَاثِيلَهُمْ -

اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔ اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی
بات منسوب نہ کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آیت (انہوں نے کہا
ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو اور نہ چھوڑو دَورِ سُوَاع کو اور نہ یغوث اور
یعوق اور نسر کو) کے بارے میں کہتے ہیں کہ

یہ سب قومِ نوح کے صالح لوگ تھے، جب وہ مر گئے تو شیطان نے اُنکی
قوم کو یہ بات سمجھائی کہ یہ نیک لوگ جس جگہ بیٹھتے تھے وہاں بطور یادگار پتھر
نصب کرو اور اس پتھر کو اُن کے نام سے پکارو، سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔
جب اگلے لوگ مر گئے اور علم اُن سے جاتا رہا تب اُن کی اولاد نے اُن
یادگاروں کی پرستش شروع کر دی۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر سلف صالحین نے بیان کیا ہے کہ
جب وہ مر گئے تو پہلے یہ لوگ ان کی قبروں کے مجاور بنے،

پھر ان کی تصاویر بنائیں۔ پھر زمانہ دراز گزرنے پر ان کی

ثُمَّ طَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَعَبَدُوهُمْ.

وعن عمر رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطَرَتِ النَّصَارَى
ابْنُ مَرْيَمَ.

إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ
وَرَسُولُهُ. (أخرجاه)

وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ
وَالْفُلُوفَ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ الْفُلُوفُ.

ولمسلم عن ابن مسعود رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
ﷺ قَالَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ. قَالَهَا
ثَلَاثًا.

فِي مَسَائِلِهِ

الاولى: أَنَّ مَنْ فُهِمَ هَذَا الْبَابُ
وَبَابَيْنِ بَعْدَهُ تَبَيَّنَ غُرْبَةُ

الْإِسْلَامِ وَرَأَى مِنْ قُدْرَةِ
اللَّهِ وَتَقْلِيلِهِ لِلْمُتْلُوبِ الْعُجْبَ

الثانية: مَعْرِفَةُ أَوَّلِ شَرِكٍ حَدَّثَ

عبادت کرنے لگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرنا جس طرح
عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تعریف میں نصاریٰ نے مبالغہ کیا تھا۔

میں ایک بندہ ہوں، بس مجھے اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول کہو (بخاری، مسلم،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلو سے
بچتے رہو کیونکہ تم سے پہلے جتنے لوگ ہلاک ہوئے وہ سب غلو ہی کی وجہ سے
ہلاک ہوئے تھے۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ تکلف کرنے اور حد سے بڑھنے والے ہلاک ہو گئے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① جو شخص اس زیر بحث باب اور آئندہ دو ابواب پر غور کرے گا اُس پر اسلام
کی مطلوبیت واضح اور آشکارا ہو جائے گی اور دلوں کے پھیرنے کے
سلسلے میں اُس کو اللہ کے عجیب و غریب کرشمے اور اُس کی حکمتیں نظر
آئیں گی۔

② کرۂ ارض پر سب سے پہلے جو شرک پایا گیا وہ صالحین کی محبت و عظمت

فِي الْأَرْضِ أَنْتَ بِشُبُهَةِ
الصَّالِحِينَ -

الثالث: أَوَّلُ شَيْءٍ غَيْرٍ بِهِ دِينُ
الْأَنْبِيَاءِ وَ مَا سَبَبُ ذَلِكَ
مَعَ مَعْرِفَةِ أَنَّ اللَّهَ
أَرْسَلَهُمْ -

الرابع: قُبُولُ الْبِدْعِ مَعَ كَوْنِ
الشَّرَائِعِ وَ الْفِطْرِ تَرُدُّهَا -

الخامس: أَنَّ سَبَبَ ذَلِكَ كُلُّهُ مَزْجُ
الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ فَالْأَوَّلُ مَحَبَّةُ
الصَّالِحِينَ وَ الثَّانِي فِعْلُ
أَنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
شَيْئًا أَرَادُوا بِهِ خَيْرًا فَظَرَبَ
مَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا بِهِ
غَيْرَهُ -

السادس: تَفْسِيرُ الْآيَةِ الْتِي فِي
سُورَةِ نُوحٍ -

السابع: جِبِلَّةُ الْأَدَمِيِّ فِي كَوْنِ
الْحَقِّ يَنْقُصُ فِي قَلْبِهِ وَ
الْبَاطِلُ يَزِيدُ -

میں غلو کی وجہ سے تھا۔

③ دُنیا میں سب سے پہلے جس میں تغیر و تبدل واقع ہوا وہ انبیائے کرام علیہم السلام کا دین تھا اور اُس کے اسباب کی وضاحت۔ اور اس حقیقت کا اظہار کہ اہل دُنیا کو خوب علم تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی مبعوث فرمایا ہے۔ (لیکن اس پر بھی لوگوں نے اسکی پروا نہ کی)

④ لوگوں نے بدعت کو بہت جلد قبول کر لیا حالانکہ شریعتِ اسلامی اور فطرتِ سلیم اس کی سخت تردید کرتی ہے۔

⑤ شرک کے پیدا ہونے کی صرف ایک وجہ تھی، وہ یہ کہ حق اور باطل کو آپس میں خلط ملط کر دیا گیا تھا اور اسکے دو سبب واضح طور سے نظر آتے ہیں۔

○ صالحین کی محبت میں غلو اور افراط و مبالغہ۔

○ اہل علم نے چند ایسے امور انجام دیے کہ بظاہر ان کی نیتیں درست تھیں، لیکن بعد میں آنے والے افراد نے ان کا مطلب اس کے عکس سمجھا جو سابق اہل علم کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

⑥ سورۃ نوح کی آیت کی تفسیر۔

⑦ انسان کی طبیعت کچھ اس طرح واقع ہوتی ہے کہ اس کے قلبِ ضمیر میں حق کمزور سے کمزور تر واقع ہوتا چلا جاتا ہے اور باطل اہستہ اہستہ جڑ پکڑتا جاتا ہے۔

الثامنة

فِيهِ شَاهِدٌ لِّمَا نُقِلَ
عَنِ السَّلَفِ أَنَّ الْبِدْعَ سَبَبُ
الْكُفْرِ -

التاسعة

مَعْرِفَةُ الشَّيْطَانِ بِمَا تَوَوَّلُ
إِلَيْهِ الْبِدْعَةُ وَ لَوْ حَسُنَ
قَصْدُ الْفَاعِلِ -

العاشر

مَعْرِفَةُ الْقَاعِدَةِ الْكُلِّيَّةِ وَ
هِيَ النَّهْيُ عَنِ الْغُلُوِّ وَ
مَعْرِفَةُ مَا يَتَوَوَّلُ إِلَيْهِ -

الحادية عشرة

مَضَرَّةُ الْعُكُوفِ عَلَى
الْقَبْرِ لِأَجْلِ عَمَلٍ صَالِحٍ -

الثانية عشرة

مَعْرِفَةُ النَّهْيِ عَنِ التَّمَاثِيلِ
وَ الْحِكْمَةِ فِي إِزَالَتِهَا -

الثالثة عشرة

مَعْرِفَةُ شَأْنِ هَذِهِ الْقِصَّةِ
وَ شِدَّةِ الْحَاجَةِ إِلَيْهَا مَعَ الْغَفْلَةِ
عَنْهَا -

الرابعة عشرة

وَ هِيَ أَعْجَبُ وَ أَعْجَبُ
قِرَاءَتُهُمْ إِيَّاهَا فِي
كُتُبِ التَّفْسِيرِ وَ الْحَدِيثِ

⑧ اس باب میں سلفِ اُمت کے اقوال سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ کُفر و شرک میں ملوث ہونے کی سب سے بڑی وجہ بدعت کا ارتکاب تھا۔

⑨ انسان کو بدعت کس گڑھے میں پھینک دیتی ہے؟ اس سے شیطان اچھی طرح آگاہ ہے، اگرچہ بدعتی کی نیت اچھی ہی کیوں نہ ہو۔

⑩ اس باب کے مطالعہ سے ایک قاعدہ کلیہ سمجھ میں آتا ہے، وہ یہ کہ غلو سے قطعی طور پر اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ اس کا انجام انتہائی رُسوا کُن اور بسا اوقات انسان کو مُشرک بنا دیتا ہے۔

⑪ کسی عملِ صالح کی انجام دہی کے لیے قبر پر مجاور بن کر بیٹھنا انتہائی نقصان دہ فعل ہے۔

⑫ (مٹی اور پتھر وغیرہ سے) کسی شخص کی شبیہ بنانے کی مانعت طہر ہوتی ہے۔ مزید برآں یہ کہ ان کے مٹا دینے اور توڑ دینے میں جو حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں، اُن کا علم۔

⑬ وقوعِ شرک کے واقعہ کا علم اور اس کے اسباب کی معرفت کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے لیکن یہی وہ اہم پہلو ہے جس سے مُسلمان غافل ہو گئے ہیں۔

⑭ سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اہل علم اس واقعہ کو کتبِ حدیث و تفسیر میں بچشمِ خود پڑھتے ہیں اور یہ خوب سمجھتے ہیں کہ

وَمَعْرِفَتُهُمْ بِمَعْنَى الْكَلَامِ
 وَكَوْنُ اللَّهِ حَالًا بَيْنَهُمْ
 وَبَيْنَ قُلُوبِهِمْ حَتَّى
 اعْتَقَدُوا أَنَّ فِعْلَ قَوْمِ
 نُوحٍ أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ
 فَاعْتَقَدُوا أَنَّ مَا نَهَى
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ فَهُوَ الْكُفْرُ
 الْمُبِيحُ لِلدَّمِ وَالْمَالِ -
 أَلْتَصْرِيحُ بِأَنَّهُمْ لَمْ يُرِيدُوا
 إِلَّا الشَّفَاعَةَ -

الخامسة عشر

ظَنُّهُمْ أَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ
 صَوَّرُوا الصُّورَ أَرَادُوا ذَلِكَ -
 أَلْبَيَانُ الْعَظِيمُ فِي قَوْلِهِ ﷺ
 لَا تَطْرُقُنِي كَمَا أَطْرَتِ

السادسة عشر

النَّصَارَى ابْنُ مَرْيَمَ فَصَلَّوَاتُ
 اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَى مَنْ بَلَغَ
 الْبَلَغَ الْمُبِينُ -

نَصِيحَتُهُ إِيَّانَا بِهَلَالِ
 الْمُتَنَطِّعِينَ -

الثامنة عشر

اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے اور ان کے دلوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے
اس کے باوجود یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ قوم نوح نے جو غلط کردار ادا کیا تھا
وہ بہتر تھا اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے منع فرمایا ہے وہ
وہی کفر ہے جو کسی کے مال اور خون کو مباح کرتا ہے۔

⑮ اس واقعہ میں اس بات کی وضاحت ہے کہ ان کا ارادہ صرف یہ
تھا کہ ہمارے بزرگ ہمارے سفارشی ہیں۔

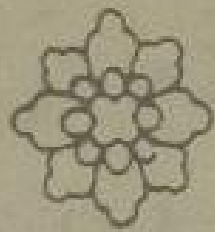
⑯ ان مشرکین نے یہ سمجھا کہ جن علماء نے ان اولیاء کی تصویریں بنائی تھیں
ان کا ارادہ بھی وہی تھا جس کا ہم عملاً اظہار کر رہے ہیں۔

⑰ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد میں کہ ”لا تطرونی کما
اطرت التصاری ابن صریع“ مسلمانوں کو بہت بڑی نصیحت کی
گئی ہے۔ کاش یہ اس پر غور کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کی کروڑوں جہتیں نازل
ہوں اس رسول عربی پر جس نے شریعت اسلامیہ کو کما حقہ دنیا کے
سامنے پیش فرمایا۔ ﷺ

⑱ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ غلو میں مبتلا
ہونے اور بے معنی موثر گافیاں پیدا کرنے والے ہی ہمیشہ ہلاک ہوئے ہیں۔

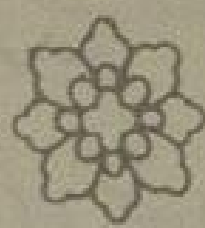
التَّصْرِیحُ بِأَنَّهَا لَمْ تَعْبَدْ التاسعة عشر
 حَتَّى نُسِي الْعِلْمُ فِيهَا
 بَيَانُ مَعْرِفَةِ قَدْرِ وُجُودِهِ
 وَ مَضَرَّةَ فَقْدِهِ -

أَنَّ سَبَبَ فَقْدِ العشرون
 الْعِلْمِ مَوْتُ الْعُلَمَاءِ



①۹ اس باب میں اس امر کی تصریح ہے کہ جب علم ناپید ہو گیا تو پھر ان کی عبادت شروع ہو گئی تھی اس سے علم کے وجود کی قدر و قیمت اور اس کے ختم ہو جانے کے نقصانات کا پتا چلتا ہے۔

②۰ یہ بھی پتا چلا کہ فقدانِ علم کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ علماء اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے تھے۔



باب ماجار

من التقليل فيمن

عبد الله عند قبر

رجل صالح فكيف

إذا عبده

اس باب میں

یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی بزرگ کی قبر کے پاس

بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا کس درجہ مستحسن

دعوت دینا ہے چہ جائیکہ خود اس مرد صالح کی عبادت کی جائے

فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ سَلَمَةَ
 ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَنِيْسَةً رَأَتْهَا
 بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَ مَا فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ -
 فَقَالَ أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ
 الصَّالِحُ أَوْ الْعَبْدُ الْمَتَالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ
 مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرِ
 أُولَئِكَ شَرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ -
 فَهَؤُلَاءِ جَمَعُوا بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ فِتْنَةُ الْقُبُورِ
 وَ فِتْنَةُ التَّمَاثِيلِ -

وَلَهَا عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَنَإِذَا
 اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا فَقَالَ وَ هُوَ كَذَلِكَ
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى إِنْ تَخَذُوا
 قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا -
 وَلَوْ لَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ
 خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا - (أَخْرَجَاهُ)

وَلَسَلَوْ عَنْ جَنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَيْسٍ وَ هُوَ يَقُولُ

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے ملک حبشہ میں نصاریٰ کا ایک گرجا دیکھا جس میں تصاویر بھی تھیں۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ چشم دید منظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان میں اگر کوئی صالح اور دین دار شخص فوت ہو جاتا تو یہ لوگ اُس کی قبر کے پاس مسجد بنا لیتے اور پھر اُس مسجد میں فوت شدہ شخص کی تصویر بنا کر لٹکا دیتے تھے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس قسم کے افراد اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ قدس میں بدترین لوگ شمار ہوتے ہیں۔

ان لوگوں میں بیک وقت دو فتنے جمع ہو گئے، ایک قبروں کا اور دوسرا تصاویر کا۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات کی علامات ظاہر ہوئیں تو آپ شہادت تکلیف سے اپنی چادر کبھی چہرہ انور پر ڈال لیتے اور کبھی چہرے کو کھلا رکھتے جب کھلا رکھتے تو فرماتے کہ یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو انھوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ یہود و نصاریٰ کے اس کردار سے ڈرا رہے تھے۔

اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ بنائے جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر بھی عام صحابہ کی قبروں کی طرح ظاہر ہوتی۔

صحیح مسلم میں حضرت جُنْدُب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ روز قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنا سکتا۔

إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي
مِنْكُمْ خَلِيلٌ -

فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا
وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي
خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا -

أَلَا وَ إِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
كَانُوا يَتَّخِذُونَ مِنْ قُبُورِ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدَ - أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ
فَإِنِّي أَنَّهَُاكُمْ عَنْ ذَلِكَ -

فَقَدْ نَهَى عَنْهُ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ
ثُمَّ أَنَّهُ لَعَنَ - وَ هُوَ فِي السِّيَاقِ - مَنْ
فَعَلَهُ وَ الصَّلَاةَ عِنْدَهَا مِنْ ذَلِكَ
وَ إِنْ لَمْ يُبَيَّنْ مَسْجِدٌ ، وَ هُوَ مَعْنَى
قَوْلِهَا : "خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا" -

فَإِنَّ الصَّحَابَةَ لَمْ يَكُونُوا لِيَبْنُوا حَوْلَ
قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَ كُلُّ مَوْضِعٍ قُصِدَتْ
الصَّلَاةُ فِيهِ فَقَدْ اتَّخَذَ مَسْجِدًا - بَلْ
كُلُّ مَوْضِعٍ يُصَلَّى فِيهِ يُسَمَّى مَسْجِدًا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے اور اگر میں اپنی اُمت میں سے کسی کو
خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو بناتا۔

غور سے سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا
کرتے تھے۔ خبردار! میں تم کو قبروں میں مساجد تعمیر کرنے سے منع کرتا ہوں۔

اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری زندگی میں روکا تھا، پھر آپ
موت و حیات کی کش مکش میں تھے کہ یہود و نصاریٰ اور اُس شخص پر جو قبروں
میں مسجد بنا کر یا بغیر مسجد بنائے نماز پڑھے لعنت فرمائی ہے۔ مذکورہ مفہوم اور
اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کہ ”خَشِيَ أَنْ يَتَّخِذَ
مَسْجِدًا“ میں کوئی فرق نہیں بلکہ یہ ہم معنی اور ہم مطلب عبارات ہیں۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے
ارد گرد مسجد بنالیں کیونکہ جس جگہ نماز پڑھنا مقصود ہو وہ مسجد ہی کا حکم رکھتی ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جائے اُسے مسجد ہی کے نام سے موسوم
کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے لیے رُفے زمین
کو پاک صاف اور مسجد قرار دے دیا گیا ہے۔

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ جُعِلَتْ لِي
الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طُهْرًا -

و لأحمد بسند جيد عن ابن مسعود رضي الله عنه مرفوعًا إِنْ مِنْ

شَرَارِ النَّاسِ مَنْ تَذَرِكُهُمُ السَّاعَةُ
وَهُمْ أَحْيَاءٌ -

ورواه أبو حاتم في صحيحه و الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ
الْقُبُورَ مَسَاجِدَ -

باب

الأول: مَا ذَكَرَ الرَّسُولُ ﷺ فِيْمَنْ بَنَى
مَسْجِدًا يُعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ عِنْدَ قَبْرِ
رَجُلٍ صَالِحٍ وَ لَوْ صَحَّتْ نِيَّتُهُ
الْفَنَاعِلِ -

الثانية: أَلْتَهَى عَنِ التَّمَاثِيلِ وَ غِلْظِ
الْأَمْرِ فِي ذَلِكَ -

الثالثة: الْعِبْرَةُ فِي مَبَالَغَتِهِ ﷺ فِي
ذَلِكَ كَيْفَ بَيَّنَ لَهُمْ هَذَا
أَوَّلًا - ثُمَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِخَمْسِ
قَالَ مَا قَالَ - ثُمَّ لَمَّا

مسند امام احمد میں بسند جید حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین اور شریر لوگ وہ ہوں گے کہ جن کی زندگی میں بڑے بڑے آثار قیامت نمودار ہوں گے۔
 امام ابو حاتم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے کہ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو قبرستانوں میں مسجدیں تعمیر کریں گے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① جو بھی کسی صالح اور بزرگ کی قبر کے پاس عبادت کے لیے مسجد تعمیر کرتا ہے، اگرچہ اُس کی نیت صحیح ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہدیدِ فرمان کی زد میں آتا ہے۔

② کسی صالح شخص کی تصویر بنانے کی حرمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ترین وعید ہے۔

③ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید تہیدی کلمات میں عبرت و نصیحت کا یہ پہلو پنہاں ہے کہ ابتدا میں آپ نے اس مسئلہ کی نرم الفاظ میں وضاحت فرمائی اور پھر وفات سے پانچ روز پہلے اس کی سختی سے تردید فرمائی۔ آپ نے اسی پر بس نہیں کی (بلکہ وفات کے وقت ایسے لوگوں کو جو قبروں میں مساجد تعمیر کرتے ہیں، ملعون قرار دیا)

كَانَ فِي السِّيَاقِ لَمْ يَكْتَفِ
بِمَا تَقَدَّمَ -

الرابعة: نَهْيُهُ عَنْ فِعْلِهِ عِنْدَ قَبْرِهِ
قَبْلَ أَنْ يُوجَدَ الْقَبْرُ -

الخامسة: أَنَّهُ مِنْ سُنَنِ الْيَهُودِ وَ
النَّصَارَى فِي قُبُورِ أَنْبِيَائِهِمْ -

السادسة: لَعْنُهُ إِيَّاهُمْ عَلَى ذَلِكَ -

السابعة: أَنَّ مُرَادَهُ تَحْذِيرُهُ إِيَّانَا عَنْ
قَبْرِهِ -

الثامنة: أَلْعَلَّةُ فِي عَدَمِ إِبْرَارِ قَبْرِهِ

التاسعة: فِي مَعْنَى إِتِّخَاذِهَا مَسْجِدًا

العاشر: أَنَّهُ قَرَّبَ بَيْنَ مَنْ اتَّخَذَهَا

وَ بَيْنَ مَنْ تَقَوَّمُ عَلَيْهِ

السَّاعَةُ فَذَكَرَ الذَّرِيعَةَ

إِلَى الشِّرْكِ قَبْلَ وَقْعِهِ

مَعَ خَاتِمَتِهِ -

الحادية عشرة: ذِكْرُهُ فِي خُطْبَتِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ

بِخَمْسِينَ - أَلرَّدُ عَلَى الطَّائِفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ هُمَا

أَشَرُّ أَهْلِ الْبِدْعِ بَلْ أَخْرَجَهُمْ

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الثَّانَتَيْنِ

④ رسول اکرم ﷺ نے اپنی قبر پر تعمیر مسجد سے منع فرمایا حالانکہ آپ کی قبر اُس وقت موجود نہ تھی۔

⑤ قبروں پر مسجد بنانا اور ان میں عبادت کرنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ تھا۔

⑥ اسی پر رسول کریم ﷺ کا یہود و نصاریٰ کو ملعون قرار دینا۔

⑦ رسول اللہ ﷺ کا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرنے کا اصل مطلب یہ تھا کہ مسلمان آپ کی قبر پر اسی قسم کے افعال کا ارتکاب نہ کریں۔

⑧ رسول اللہ ﷺ کی قبر کو ظاہر اور کھلا نہ رکھنے کا سبب اور مصلحت۔

⑨ قبر کو عبادت گاہ بنانے کے نقصانات کا تفصیل سے جائزہ لینا۔

⑩ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور ان بدترین لوگوں کو جہنم کی زندگی میں قیامت برپا ہوگی، ایک ہی مقام دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے شرک کے وقوع سے پہلے ہی اُسکے اسبابِ روشنی ڈال دی۔

⑪ رحمتِ عالم ﷺ نے وفات سے صرف پانچ روز قبل اس فتنے

کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آگاہ فرمایا۔ اہل بدعت کے سب سے زیادہ

شریر دو فرقوں کی تردید اور بعض اہل علم نے تو ان کو بہتر فرقوں سے بھی خارج

قرار دیا ہے۔ ان دو فرقوں میں ایک رضی اور دوسرا جہمیہ ہے۔ خصوصاً

و السَّابِعِينَ فِرْقَةً وَ هُمُ الرَّاافِضَةُ
و الْجَهْمِيَّةُ وَ بِسَبَبِ الرَّاافِضَةِ
حَدَّثَ الشِّرْكَ وَ عِبَادَةَ الْقُبُورِ
وَ هُمُ أَوَّلُ مَنْ بَنَى عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ.

الثاني عشر ما بُلِيَ بِهِ ﷺ مِنْ شِدَّةِ النَّزْعِ

الثالث عشر ما أَكْرَمَ بِهِ مِنَ الْخُلَّةِ.

الرابع عشر التَّصْرِيحُ بِأَنَّهَا أَعْلَى مِنَ الْمَحَبَّةِ

الخامس عشر التَّصْرِيحُ بِأَنَّ الصِّدِّيقَ أَفْضَلُ

الصَّحَابَةِ.

السادس عشر الْإِشَارَةُ إِلَى خِلَافَتِهِ.

رافضیوں کی وجہ سے مسلمانوں میں شرک اور قبروں کی عبادت کے قئے نے
جنم لیا اور یہی وہ فرقہ ہے جس نے سب سے پہلے قبروں پر مساجد تعمیر کرنے
کا سلسلہ شروع کیا تھا۔

⑫ اس باب میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کو وفات
کے وقت بہت تکلیف برداشت کرنی پڑی۔

⑬ رسولِ اکرم ﷺ کو خُلت کی عظمت و بزرگی سے نوازا گیا ہے۔

⑭ اس بات کی وضاحت کہ خُلت کا مقام محبت سے اونچا ہے۔

⑮ اس بات کی بھی تصریح ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ
رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔

⑯ رسولِ اکرم ﷺ کا اپنی زندگی میں ہی صدیقِ کبیر رضی اللہ عنہ کی
خلافت کی طرف اشارہ فرمانا۔

باب ماجاء

انے الفلوفے قبر الصالحین

بصیرھا اور ثانا تعبہ

منے ذونے اللہ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ بزرگوں کی قبروں
کے بارے میں عن لو کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ
ان کو بتوں کی حیثیت دے دی جاتی ہے اور پھر ان
کی بھی پرستش ہونے لگتی ہے

روى مالك في الموطأ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ -
 إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ
 اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ -
 و لا بن جرير بسنده عن سفيان عن منصور عن مجاهد :

"أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى" قَالَ :
 "كَانَ يَلُتُّ لَهُمُ السَّوِيقُ"
 فَمَاتَ فَعَكَفُوا عَلَى قَبْرِهِ -

وكذا قال أبو الجوزاء عن ابن عباس رضي الله عنه
 "كَانَ يَلُتُّ السَّوِيقَ لِلْحَاجِّ" -
 وعن ابن عباس رضي الله عنه قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَ الْمُتَّخِذِينَ
 عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ السُّرُجَ -
 رَوَاهُ أَهْلُ السُّنَنِ -

في مسائل

[الاولى] تَفْسِيرُ الْأَوْتَارِ -

[الثانية] تَفْسِيرُ الْعِبَادَةِ -

[الثالثة] أَنَّهُ ﷺ لَمْ يَسْتَعِذْ إِلَّا مِمَّا
 يُخَافُ وَقُوعَهُ -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب موطا میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! میری قبر کو دشمن نہ بنانا جسے لوگ پوجنا شروع کر دیں۔
 اُن اقوام پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا تھا۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ آیت کریمہ ”افراؤ بیتم اللات والعزى“ میں مذکور اللات کے بارے میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول اپنی سند سے عن سیفان عن منصور نقل کرتے ہیں کہ

”لات حجاج کرام کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا۔ جب یہ فوت ہو گیا تو لوگ اسکی قبر پر مجاور بن کر بیٹھ گئے۔“

ابن الجوزاء رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی نقل کیا ہے کہ لات حجاج کرام کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتوں کو ملعون قرار دیا ہے جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ اور اُن لوگوں کو بھی ملعون قرار دیا جو قبروں میں مسجدیں بناتے اور قبروں پر چراغاں کرتے ہیں۔

اس حدیث کو اہل سنن نے روایت کیا ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① اوثان کی تشریح و توضیح۔
- ② عبادت کا تفصیلی بیان۔
- ③ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی شے سے پناہ مانگی ہے جس سے کہ خطرے کا اندیشہ ہو۔

الرابعة قَرَنَهُ بِهَذَا إِتِّخَاذَ قُبُورِ

الْأَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ -

الخامسة ذِكْرُ شِدَّةِ الْغَضَبِ مِنْ اللَّهِ -

السادسة وَهِيَ مِنْ أَهَمِّهَا صِفَةٌ

مَعْرِفَةُ عِبَادَةِ اللَّاتِ هِيَ

أَكْبَرُ الْأَوْثَانِ -

السابعة مَعْرِفَةُ أَنَّ قَبْرَ رَجُلٍ صَالِحٍ -

الثامنة أَنَّ إِسْمَ صَاحِبِ الْقَبْرِ وَ

ذِكْرُ مَعْنَى التَّسْمِيَةِ -

التاسعة لَعْنَةُ زَوْرَاتِ الْقُبُورِ

العاشرة لَعْنَةُ مَنْ أَسْرَجَهَا -



③ آنحضرت ﷺ نے قبروں پر چراغاں کرنے اور اُن میں مساجد تعمیر کرنے کو ایک جیسا گناہ قرار دیا ہے۔

⑤ ایسے افراد پر اللہ تعالیٰ کے شدید غضب اور غصے کا ذکر جو قبروں پر چراغاں کرتے ہیں۔

④ چھٹا مسئلہ بہت ہی اہم ہے جو یہ ہے کہ لات کی عبادت کیسے کی گئی؟
لات عرب کا بہت بڑا بت تھا۔

⑥ اس کی پہچان کہ لات ایک صالح اور بزرگ شخص کی قبر تھی۔

⑧ لات، صاحبِ قبر کا نام تھا، اس کی وجہ تسمیہ بھی تفصیلاً بیان کی گئی ہے۔

⑨ رسول اللہ ﷺ نے اُن عورتوں کو ملعون قرار دیا ہے جو قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔

⑩ رسول اللہ ﷺ کا اُن لوگوں کو بھی ملعون قرار دینا جو قبروں پر چراغاں کرتے ہیں۔



باب ملجاء



حمایہ النبی ﷺ

حمة النوحید

وسدہ طرف الشریک



اس باب میں

اس باب کی وضاحت کی گئی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان اقوال و اعمال کی جو عقیدہ توحید میں نقص و ضحلال
کا باعث بنتے ہیں کہیں طرح بیخ کنی کی اور توحید
کی آبیاری کے لیے کیا کیا کوششیں فرمائیں

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
 مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
 حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ
 رَحِيمٌ ۝

فَإِنَّ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

عن أبي هريرة رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا
 قُبُورِي عِيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ
 صَلَوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ

(رواه أبو داود بإسناد حسن، رواه ثقات)

وعن علي بن الحسين رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجِيءُ
 إِلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ
ﷺ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَدْعُو -

فَنَهَاهُ وَتَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا
 سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عَرَبٍ حَدَّثَنِي
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا
 قُبُورِي عِيْدًا وَلَا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا -

دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے۔
 تمہارا نقصان میں پڑنا اُس پر شاق ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے،
 ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔

اب اگر یہ لوگ تم سے مُنہ پھرتے ہیں تو اے نبی (ﷺ) ان
 سے کہہ دو کہ میرے لیے اللہ بس کافی ہے۔ کوئی مبعود نہیں مگر وہ۔
 اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ مالک ہے عرشِ عظیم کا۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری قبر کو عرس
 کی جگہ نہ ٹھہراؤ اور مجھ پر دُرود و سلام بھیجو کیونکہ تم جہاں بھی رہو دُرود و سلام
 مجھ تک بہر حال پہنچتا ہے۔

حضرت علی بن حسین (رضی اللہ عنہما) سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو
 دیکھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے حجرہ مبارک میں ایک کھڑکی کے پاس آتا
 جو آپ کی قبر کے پاس تھی اور اس کھڑکی سے اندر داخل ہو کر دُعا کرتا۔

امام زین العابدین (رضی اللہ عنہ) نے اُسے روکا اور فرمایا آؤ میں آپ کو ایک

ایسی حدیث سناتا ہوں جسے میرے والد نے میرے دادا سے اور انھوں نے
 آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا: میری قبر کو میلا اور اپنے گھروں
 کو قبرستان نہ بنا لینا۔

وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ تَسْلِيمَكُمْ يَبْلُغُنِي
أَيُّنَ كُنْتُمْ

رَوَاهُ فِي الْمُخْتَارَةِ -

فِي مَعَالِي

الاولى: تَفْسِيرُ آيَةِ بَرَاءَةِ -

الثانية: إِبْعَادُهُ أُمَّتَهُ عَنْ هَذَا
الْحِكْمِ غَايَةَ الْبُعْدِ -

الثالثة: ذِكْرُ حِرْمِهِ عَلَيْنَا وَرَأْفَتِهِ
وَرَحْمَتِهِ -

الرابعة: نَهْيُهُ عَنْ زِيَارَةِ قَبْرِهِ
عَلَى وَجْهِ مَخْصُوصٍ مَعَ
أَنَّ زِيَارَتَهُ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ
الخامسة: نَهْيُهُ عَنْ الْإِكْثَارِ مِنَ
الزِّيَارَةِ -

السادسة: حَشْيُهُ عَلَى النَّافِلَةِ فِي الْبَيْتِ -

السابعة: أَنَّهُ مُتَقَدِّرٌ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ لَا

يُصَلِّي فِي الْمَقْبَرَةِ -

الثامنة: تَعْلِيلُهُ ذَلِكَ بِأَنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ

تم مجھ پر دُرود و سلام بھیجا کرو۔ تم جہاں بھی ہو گے تمہارا دُرود و سلام مجھ کو پہنچ جایا کرے گا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورۃ برات کی آیت کی تفسیر۔
- ② رسول اکرم ﷺ کا اپنی اُمت کو شرک کی چار دیواری سے بے حد دُور رہنے کی ہدایت کرنا۔
- ③ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے ساتھ جو اُلفت و محبت تھی اور ہماری نجات کے لیے آپ کو جو شغف تھا اُس کا مختصر خاکہ پیش کرنا۔
- ④ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قبر کی زیارت کی مخصوص صورت سے منع فرمایا حالانکہ آپ کی قبر کی زیارت شرعی حدود میں افضل ترین عمل ہے۔
- ⑤ آنحضرت ﷺ کا زیارت قبر کیلئے بار بار جانے سے منع فرمانا۔
- ⑥ رسول اللہ ﷺ کا نفلی نماز گھر پڑھنے کی ترغیب دینا۔
- ⑦ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں یہ بات مسلم اور معروف تھی کہ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔
- ⑧ آنحضرت ﷺ نے اس کی وجہ بیان فرماتے ہوئے کہا کہ جو

وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ يَبْلُغُهُ وَإِنْ
بَعْدَ فَلَا حَاجَةَ إِلَى مَا يَتَوَهَّمُ
مَنْ أَرَادَ الْقُرْبَ -

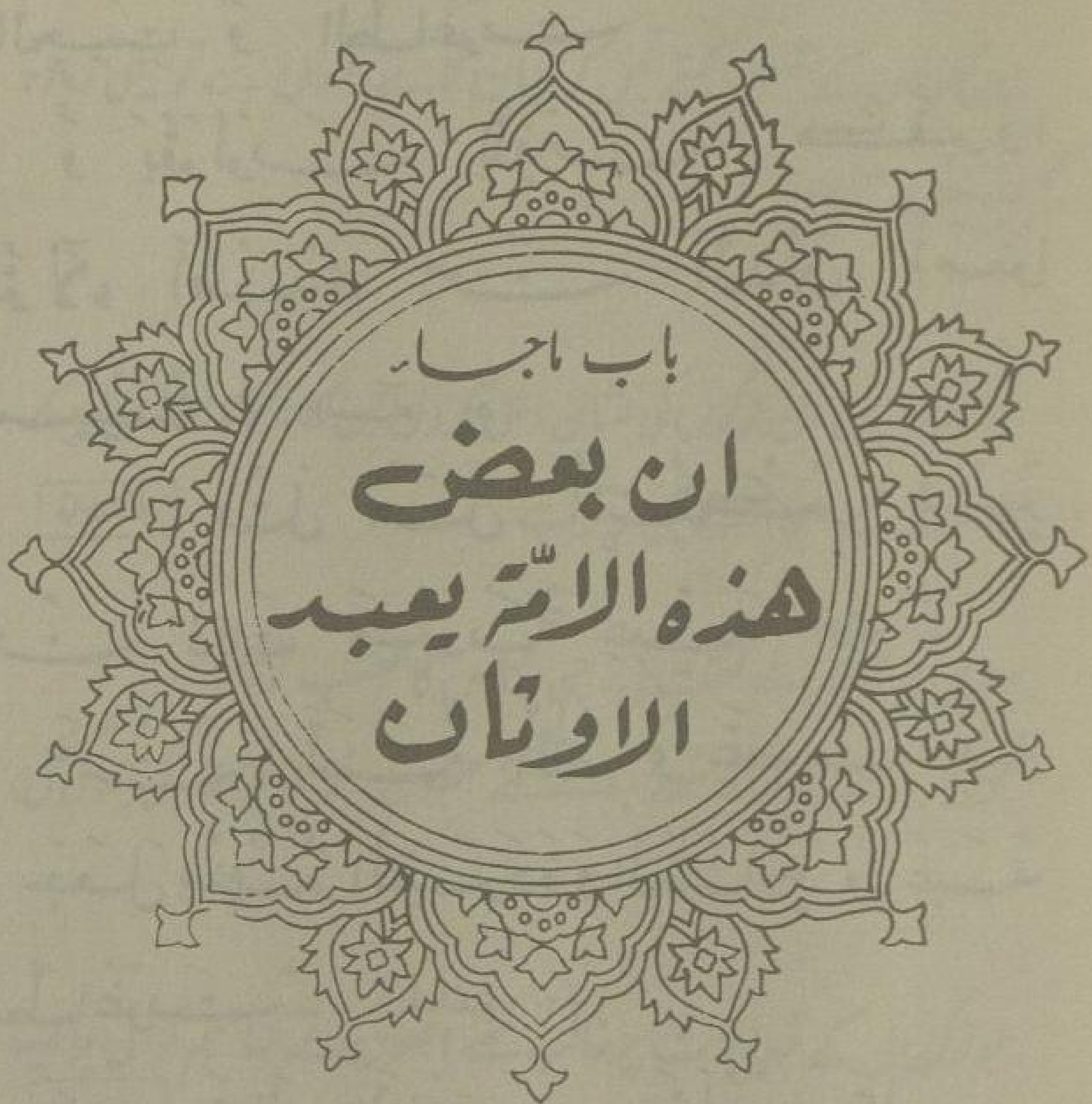
التاسعہ كُونُهُ ﷺ فِي الْبَرَزِ تَعْرَضُ
أَعْمَالُ أُمَّتِهِ فِي الصَّلَاةِ
وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ -



شخص مجھ پر درود و سلام پڑھتا ہے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک وہ صلوة و سلام میرے پاس پہنچا دیا جاتا ہے لہذا قریب آنے کی ضرورت نہیں۔

⑨ اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ عالم برزخ میں ہیں اور امت کے اعمال میں سے صرف درود و سلام ہی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔





اس باب میں
یہ بیان کیا گیا ہے کہ اُمتِ محمدی کے
بعض افراد بُت پرستی میں مُبتلا ہو جائیں گے

﴿قَالَ اللَّهُ تَتْلُوا﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا
نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ
بِالْحِجَبِ وَالطَّاعُوتِ -
وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
هَؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِّنَ الَّذِينَ آمَنُوا
سَبِيلًا ﴿النساء : ٥١﴾

﴿قَالَ اللَّهُ تَعَالَى﴾ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ
مِّنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ -
مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ -
وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ
الطَّاعُوتِ - ﴿المائدة : ٦٠﴾

﴿قَالَ اللَّهُ تَعَالَى﴾ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ
أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا
(الكهف : ٢٠)

عن أبي سعيد رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ : لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ حَذُو الْقُدَّةِ بِالْقُدَّةِ -
حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا أَجْحَرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
قَالَ : فَمَنْ ؟ (أخرجاه)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ان کا حال یہ ہے کہ جنت اور طاغوت کو مانتے ہیں۔

اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔

پھر کہو کیا میں ان لوگوں کی نشان دہی کروں جن کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاں فاسقوں کے انجام سے بھی بدتر ہے۔

وہ جن پر اللہ نے لعنت کی، جن پر اُس کا غضب ٹوٹا۔
جن میں سے بندر اور سور بنائے گئے جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی۔

جو لوگ ان کے معاملات پر غالب تھے انہوں نے کہا ”ہم تو ان پر ایک عبادت گاہ بنائیں گے۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پہلی امتوں کی پیروی میں ایسے برابر ہو جاؤ گے جیسے تیر تیر سے۔

یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسے تھے تو تم بھی گھسو گے۔
صحابہ کرام نے عرض کی کہ یہود و نصاریٰ کی پیروی ہم کریں گے؟ آپ نے فرمایا پھر اور کون ہو سکتا ہے؟

والمسلم عن ثوبان رضي الله عنه : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَوْجِي إِلَى

الْأَرْضِ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا

وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا

مَا زَوْجِي لِي مِنْهَا : وَأُعْطِيتُ

الْكَنْزَيْنِ : الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ :

وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي

أَنْ لَا يَهْلِكَهَا بِسَنَةِ بَعَامَةٍ :

وَأَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ

سِوِي أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ :

وَإِنَّ رَبِّي قَالَ : يَا مُحَمَّدُ !

إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي

أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَمْلِكَهُمْ

بِسَنَةِ عَامَةٍ ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطُ

عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ

فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ

بِأَقْطَارِهَا -

حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا

وَيُسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا -

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے سامنے اس طرح سمیٹ دیا کہ میں مشرق و مغرب تک بیک وقت دیکھ رہا تھا۔

اور میری اُمت کی حدودِ مملکت وہاں تک جا پہنچیں گی جہاں تک مجھے زمین کو سمیٹ کر دکھلایا گیا ہے۔ اور مجھے دو خزانے عطا فرمائے گئے۔ ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی اُمت کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اُسے ایک ہی قحط سالی سے صنفِ مہستی سے نہ مٹا دیا جائے اور یہ کہ میری اُمت پر مسلمانوں کے علاوہ کوئی دوسرا خارجی دشمن مسلط نہ کیا جائے جو مسلمانوں کے بلاد و اسباب کو مُباح سمجھے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ اے محمد! جب میں کسی بات کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو اُسے ٹالا نہیں جاسکتا۔ میں نے تیری اُمت کے بارے میں تمہیں وعدہ دے دیا ہے کہ اُسے ایک ہی قحط سالی سے تباہ نہیں کیا جائے گا۔ اور دُوسرے یہ کہ اُن کے اپنے افراد کے علاوہ کسی دُوسرے کو اُن پر مسلط نہیں کیا جائے گا کہ اُن کے مُلوکہ مال و اسباب کو مُباح سمجھ لے اگرچہ کفر کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو کر مسلمانوں کے مقابلے کے لیے جمع کیوں نہ ہو جائیں۔

ہاں! مسلمان آپس میں ایک دُوسرے کو ہلاک کرتے اور قیدی بناتے رہیں گے۔

و رواه البرقاني في صحيحه و زاد :

وَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ -
وَ إِذَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ
إِلَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَلْحَقَ حَيٍّ مِّنْ أُمَّتِي
بِالشُّرَكِيِّينَ -

وَ حَتَّى تَعْبُدَ فِتْنَامُ مِّنْ أُمَّتِي
الْأَوْثَانِ -

وَ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي
كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ . كُلُّهُمْ يَزْعَمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي -

وَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي
عَلَى الْحَوِيَّةِ مَنْصُورَةً لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ
خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ
تَبَارَكَ وَ تَعَالَى -

في
مسائل

الاولى تفسير آية النساء

حافظ برقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں لکھا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

میں اپنی اُمت کے بارے میں گمراہ کن لیڈروں سے ڈرتا ہوں۔
اور جب ان میں تلوار چل پڑے گی تو قیامت تک نہ رک سکے گی اور
اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ میری اُمت کی ایک
جماعت مشرکوں سے نہ جا ملے۔

اور یہ کہ میری اُمت کے بہت سے لوگ بُت پرستی نہ کر لیں۔

اور میری اُمت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو سب کچھ سب
نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

میری اُمت میں سے ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور فتح یاب ہوگا۔
ان کی مدد چھوٹنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سورۃ نسا کی آیت کی تفسیر۔

الثانية [تفسيرُ آيةِ المائدة -

الثالثة [تفسيرُ آيةِ الكهف -

الرابعة [و هي أمتها ما معنى الإيمان

بالجبت و الطاغوت ؛ هل

هو إعتقاد قلب ؛ أو هو

موافقة أصحابها - مع بغضها

و معرفة بطلانها ؛

الخامسة [قولهم : أنت الكفار الذين

يعرفون كفرهم أهدي

سبيلاً من المؤمنين -

السادسة [وهي المقصودة بالترجمة : أنت

هذا لا بد أن يوجب

في هذه الأمة كما تقرر

في حديث أبي سعيد رضي الله عنه

السابعة [التصريح بوقوعها : أعني عبادة

الأوثان في هذه الأمة

في جموع كثيرة -

الثامنة [العجب العجيب : خروج من

② سورہ مائدہ کی ایک آیت کی تشریح۔

③ سورہ کہف کی ایک آیت کی وضاحت۔

④ سب سے اہم مسئلہ یہ بیان ہوا ہے کہ جنبت اور طاعت کا مطلب اور معنی کیا ہے؟

کیا یہ قلبی کیفیت اور اعتقاد کا نام ہے یا جنبت اور طاعت کو باطل سمجھتے ہوئے طاعت کی عبادت کرنے والوں کی موافقت کا نام ہے؟

⑤ یہود کا یہ کہنا کہ وہ کافر جو اپنے کفر کو پہچانتے ہیں وہ ایمانداروں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔

⑥ چھٹا مسئلہ جو اہل میں باہمی متعلق ہے وہ یہ ہے کہ اس جماعت کا اُمت محمدیہ میں ہر وقت پایا جانا ضروری ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔

⑦ اس بات کی وضاحت کہ اُمت محمدیہ میں بہت سے لوگ غیر اللہ کی عبادت میں مبتلا ہوں گے۔

⑧ سب سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ کلمہ شہادت کا اقرار کرتے ہوئے نبوت کا اقرار کریں گے جیسے مختار ثقفی نے کیا تھا اور نبوت کے

يَدْعِي — النُّبُوَّةَ مِثْلَ الْمُخْتَارِ
مَعَ تَكْلِيمِهِ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَتَصْرِيحِهِ
بِأَنَّهُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ -
وَ أَنْتَ الرَّسُولَ حَقًّا -
وَ أَنْتَ الْقُرْآنَ حَقًّا -
وَ فِيهِ ! أَنْتَ مُحْتَمَدًا
خَاتَمَ النَّبِيِّينَ - وَ مَعَ هَذَا
يُصَدِّقُ فِي هَذَا كُلَّهُ
مَعَ التَّضَادِّ الْوَاضِحِ - وَ قَدْ
خَرَجَ الْمُخْتَارُ فِي آخِرِ عَصْرِ
الصَّحَابَةِ - وَ تَبِعَهُ فِئَامٌ كَثِيرَةٌ
[التاسعة] أَلْبَشَارَةُ بِأَنَّ الْحَوِيَّ لَا يَزُولُ
بِالْكُلِّيَّةِ كَمَا زَالَ فِيمَا
مَضَى - بَلْ لَا تَزَالُ عَلَيْهِ طَائِفَةٌ
[العاشر] أَلَايَةُ الْعُظْمَى : أَنَّهُمْ مَعَ قُلْتِهِمْ
لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ
وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ -

اس دعویٰ دار کا عقیدہ یہ ہوگا کہ وہ بھی اس اُمت کے افراد میں سے ایک فرد ہے اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم حق اور سچے ہیں۔ خصوصاً آنحضرت ﷺ خاتم الرسل ہیں۔ اس تضاد اور اختلاف عقائد کے باوجود بعض اس کی تصدیق کریں گے اور اُسے نبی مانیں گے۔ مختار کذاب کا دعویٰ نبوت صحابہؓ کے آخری دور میں تھا۔ اس قُرب کے باوجود بے شمار لوگوں نے اس کی نبوت کا اقرار کیا۔

⑨ اس بات کی بشارت کہ حق و انصاف دنیا سے بالکلیہ ختم نہیں ہوگا جیسا کہ باقی اُمم کے دور میں ہوا، بلکہ قیامت تک ایک جماعت حق و صداقت کا علم بلند رکھے گی۔

⑩ حزب اللہ کی سب سے بڑی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی تعداد کی قلت کے باوجود جو لوگ ان کی مخالفت کریں گے یا انھیں ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کریں گے، وہ اس جماعت کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گے۔

الحادية عشر أَتَى ذَلِكَ الشَّرْطُ إِلَى
قِيَامِ السَّاعَةِ -

الثانية عشر مَا فِيهِ رُبٌّ مِنَ الْأَيَّاتِ
الْعَظِيمَةِ -

مِنْهَا - إِخْبَارُهُ بِأَنَّ اللَّهَ زَوَى
لَهُ الْمَشَارِقَ وَالْمَغَارِبَ
وَ أَخْبَرَ بِمَعْنَى ذَلِكَ
فَوَقَعَ كَمَا أَخْبَرَ بِخِلَافِ
الْجَنُوبِ وَالشِّمَالِ -
وَ إِخْبَارُهُ بِأَنَّهُ أُعْطِيَ
الْكَنْزَيْنِ -

وَ إِخْبَارُهُ بِإِجَابَةِ دَعْوَتِهِ لِأُمَّتِهِ
فِي الْإِشْتِنَائِ -

وَ إِخْبَارُهُ بِأَنَّهُ مُنِعَ الثَّالِثَةَ
وَ إِخْبَارُهُ بِوُقُوعِ السَّيْفِ
وَ أَنَّهُ لَا يُرْفَعُ إِذَا وَقَعَ -
وَ إِخْبَارُهُ بِظُهُورِ الْمُتَنَبِّئِينَ
فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ -

⑪ حزب اللہ کے وجود کی شرط قیامت تک کے لیے ہے۔

⑫ زیر بحث احادیث میں سے مندرجہ ذیل علامات کی وضاحت ہوتی ہے:

○ رسول اللہ ﷺ کا یہ بتانا کہ آپ پر مشرق و مغرب کی طرف سے زمین سمیٹ کر دکھلائی گئی اور جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا وہ حرف بحرف ثابت ہوا بخلاف جنوب و شمال کے۔

○ رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی فرمانا کہ مجھے دو حُزنانے عطا کیے گئے ہیں۔

○ آپ کا یہ بتانا کہ اُمت کے بارے میں میری پہلی دُعا ایسے قبول ہوئی ہیں۔

○ آپ کا یہ بھی واضح کرنا کہ میری تیسری دُعا قبول نہیں ہوئی۔

○ آنحضرت ﷺ کا یہ بتانا کہ میری اُمت میں آپس میں تلوا چل جائے گی تو پھر رکنے کا نام نہیں لے گی۔

○ رسول اللہ ﷺ کا یہ پیش گوئی کرنا کہ میری اُمت میں جھوٹے نبی پیدا ہوں گے۔

وَإِخْبَارُهُ بِبَقَاءِ الطَّائِفَةِ
الْمَنْصُورَةِ -

وَكُلُّ هَذَا وَفَعَّ كَمَا أَخْبَرَ
مَعَ أَنَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهَا
مِنْ أَبْعَدِ مَا يَكُونُ
فِي الْعُقُولِ -

الثالث عشر الثالث عشر حَصَرَ الْخَوْفَ عَلَى أُمَّتِهِ مِنْ
الْأَيِّمَةِ الْمُضِلِّينَ -

الرابع عشر الرابع عشر التَّنْبِيْهُ عَلَى مَعْنَى عِبَادَةِ
الْأَوْثَانِ -



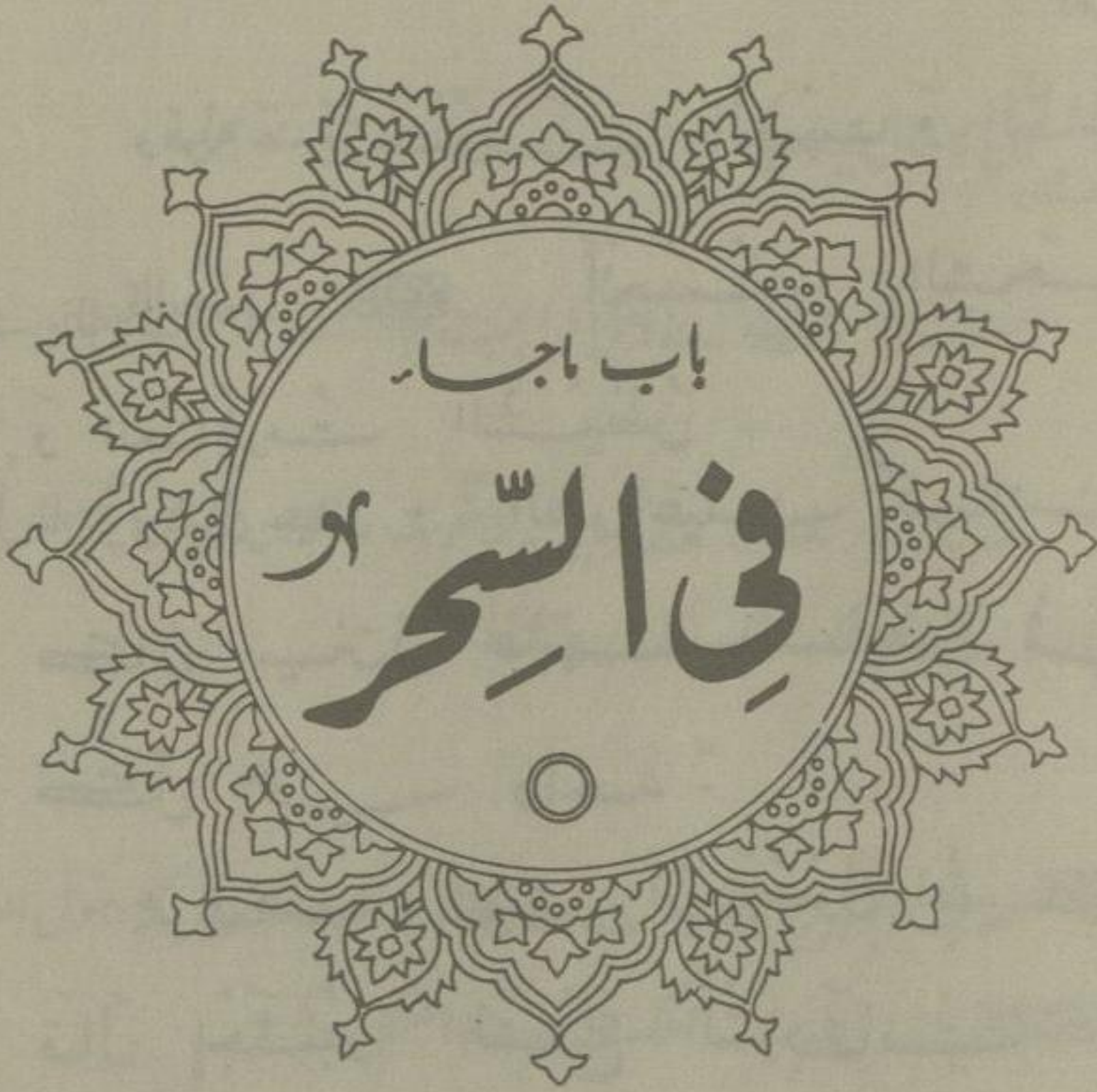
○ آپ کا یہ بھی فرمانا کہ ایک گروہ حق و انصاف کی حمایت کرتا رہے گا۔

مندرجہ بالا امور اگرچہ بعید از قیاس ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ جو
فرما گئے وہ حرف بحرف ثابت ہو کر رہا۔

(۱۳) رسول اکرم ﷺ کا اُمت کے گمراہ پیشواؤں سے خطرہ
محسوس فرمانا۔ بلکہ اس بات کو حصر اور مقید کر دینا کہ صرف ان سے
ہی خطرہ ہے۔

(۱۴) اوثان کی عبادت کی خود شریعہ فرمادینا





اس باب میں
جادو
کا بیٹان ہے!

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى [] وَ لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ

مَالَهُ فِي الْأُخْرَةِ مِنْ خَلْقٍ قَدْ

(البقرة: ١٠٢)

وقوله : يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ -

(النساء: ٥١)

قال عمر رضي الله عنه الْجِبْتُ السِّحْرُ

وَالطَّاغُوتُ الشَّيْطَانُ -

وقال جابر : " الطواغيت كهات

كان ينزل عليهم الشيطان في

كل حي واحد -

عن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ -

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا هُنَّ ؟

قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ -

وَالسِّحْرُ -

وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ

إِلَّا بِالْحَوِثِ -

وَأَكْلُ الرِّبَا -

وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ -

اور انھیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اُس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

ان کا حال یہ ہے کہ وہ جنت اور طاغوت کو مانتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الجنت جادو اور الطاغوت شیطان ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طاغوت وہ کاہن ہیں جن پر شیطان اُرتا تھا اور ہر قبیلے کا الگ الگ کاہن ہوتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات مُہلک امور سے اجتناب کرو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ مُہلک امور کون کون سے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکر کرنا۔

۲۔ جادو کرنا۔

۳۔ بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔

۴۔ سُود کھانا۔

۵۔ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔

۶۔ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔

وَقَذَفَ الْمُحْصَنَاتِ الْمَنَافِلَاتِ
الْمُؤْمِنَاتِ -

وعن جندب مرفوعاً: "حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهُ بِالسَّيْفِ"
(رواه الترمذی وقال: الصحيح أنه موقوف)

وفي صحيح البخاري عن بحالة بن عبدة رضي الله عنه قَالَ كَتَبَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه
أَنْ أَقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَ سَاحِرَةٍ
قَالَ فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ -

وَصَحَّ عَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا أَمَرَتْ
بِقَتْلِ حَارِيَةٍ لَهَا سَجَرَتُهَا فَقَتَلَتْ -
وَكَذَلِكَ صَحَّ عَنْ جُنْدُبٍ - قَالَ
أَحْمَدُ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

فِي مَسَائِلِ

- الاولى: تَفْسِيرُ آيَةِ الْبَقَرَةِ -
الثانية: تَفْسِيرُ آيَةِ النَّسَاءِ -
الثالثة: تَفْسِيرُ الْجِبْتِ وَ الطَّاغُوتِ
وَ الْمَنْرُوتِ بَيْنَهُمَا -

۷۔ پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

حضرت جنید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اُسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔

صحیح بخاری میں بجالہ بن عبدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ہر جادوگر کو خواہ مرد ہو یا عورت قتل کر دو۔ حضرت بجالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پیغام سن کر ہم نے تین جادوگروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ انھوں نے اپنی ایک لونڈی کو جس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کا وار کیا تھا قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اُس لونڈی کو قتل کر دیا گیا۔

حضرت جنید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا ایک واقعہ منقول ہے حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جادوگروں کو قتل کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صحابہؓ سے ثابت ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورہ بقرہ کی آیت کی تفسیر۔
- ② سورہ نسا کی آیت کی تفسیر۔
- ③ جنت اور طاغوت کے معنی اور ان میں فرق واضح کرنا۔

الرابعہ: اَنْتَ الطَّاغُوتَ فَتَذٰ يَكُوْنُ

مِنْ الْجَبْرِ وَ تَذٰ يَكُوْنُ

مِنْ الْاِنْسِ -

الخامسہ: مَعْرِفَةُ السَّبْعِ السُّبُحَاتِ

الْمَخْصُوصَاتِ بِالتَّهْفِ -

السادسہ: اَنَّ السَّاحِرَ يَكْفُرُ -

السابعہ: اَنَّهُ يُقْتَلُ وَ لَا يُسْتَتَابُ -

الثامنہ: وَجُوْدُ هَذَا فِي الْمُسْلِمِيْنَ

عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ ؓ

فَكَيْفَ بَعْدَهُ ؟



④ طاغوت کبھی جنوں اور کبھی انسانوں میں سے بھی ہوتا ہے۔

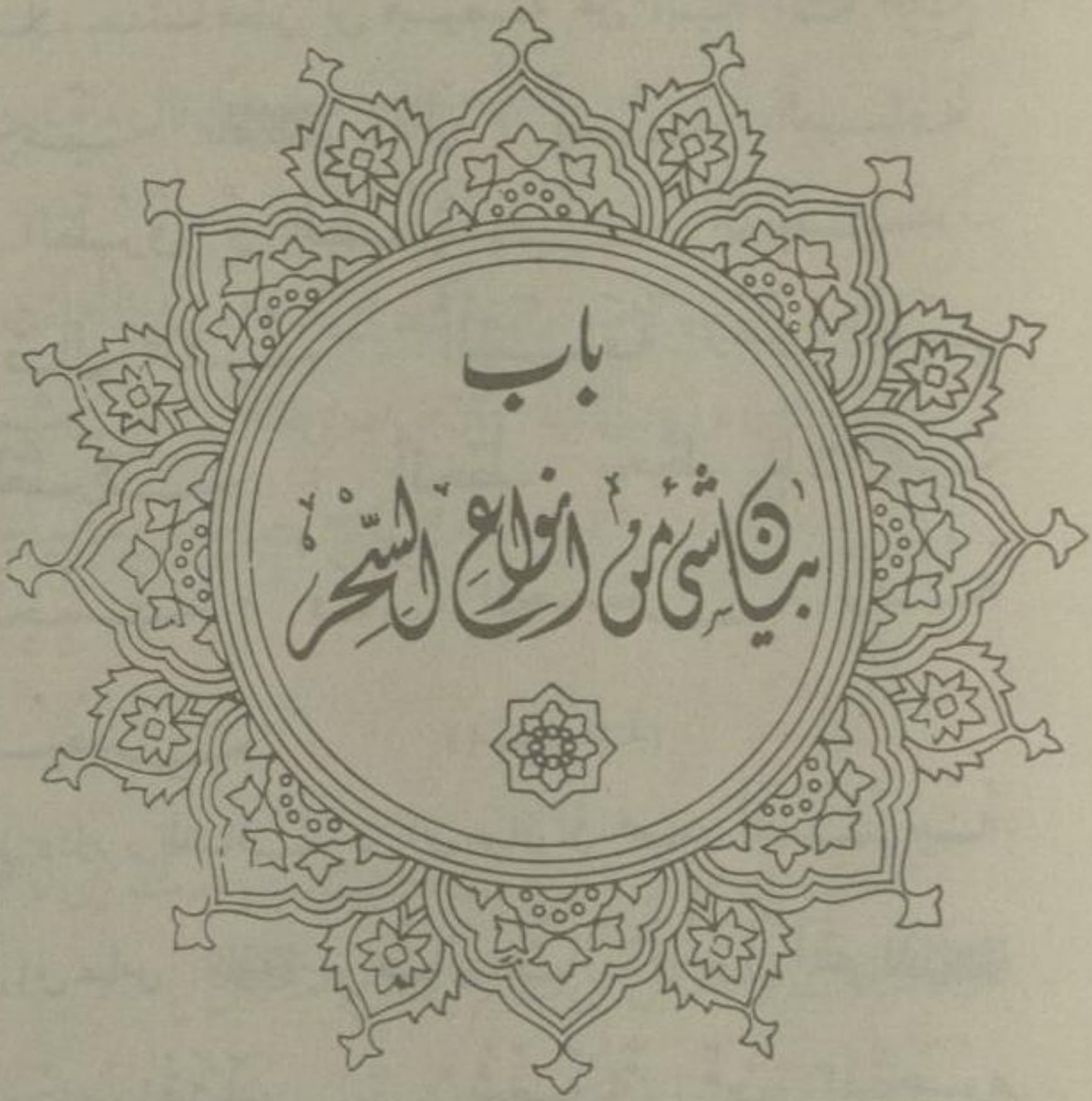
⑤ خصوصاً ان سات امور، جو انتہائی مہلک اور جن سے خصوصی طور پر بچنے کا حکم دیا گیا ہے کی معرفت۔

⑥ جادوگر کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

⑦ جادوگر کو بلا توبہ کرائے قتل کر دیا جائے۔

⑧ جادوگر حضرت عمر ؓ کے دور میں بھی تھے، ان کے بعد ان کا وجود کیونکر ناممکن ہو سکتا ہے؟





اس باب میں
جادو
کی چند اقسام بیان کی گئی ہیں

قال احمد حدثنا محمد بن جعفر حدثنا عوف بن حبان

ابن العلاء حدثنا قطن بن قبيصة عن ابيه أَنَّهُ سَمِعَ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِنَّ الْغِيَافَةَ

وَ الطَّرْقَ وَ الطَّيْرَةَ مِنْ الْجِبْتِ

قَالَ عَوْفٌ : الْغِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ

وَ الطَّرْقُ : الْخَطُّ يُخَطُّ بِالأَرْضِ

وَ الْجِبْتِ : قَالَ الْحَسَنُ : رَبَّةُ

الشَّيْطَانِ - (اسناد جيد)

و لابي داود و النسائي و ابن حبان في صحيحه الْمُسْنَدُ مِنْهُ

وعن ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ اقْتَبَرَ شُعْبَةً مِنْ النَّجُومِ

فَقَدْ اقْتَبَرَ شُعْبَةً مِنْ السِّحْرِ

زَادَ مَا زَادَ - (رواه ابوداود و اسناد صحيح)

و للنسائي من حديث ابي هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَقْدَ

عُقْدَةٍ ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ

وَ مَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ

وَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكِلَإٍ إِلَيْهِ

وعن ابن مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ الْأَمَلُ أَنْتُمْ مَا الْعَضَةُ ؟

هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ

(رواه مسلم)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت فحارق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

پرندوں کو اڑانا، زمین پر خطوط کھینچنا اور کسی کو دیکھ کر فال بد لینا، سب جادو کی اقسام ہیں۔

حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پرندوں کو اڑانا، عیافہ اور زمین پر خطوط وغیرہ کھینچنا طرق کہلاتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شیطان کی چینچ و پکار اور آہ و بکا کو الجبت کہتے ہیں۔ اس حدیث کی سند جید ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا۔ تو گویا اُس نے اتنا جادو سیکھ لیا اور جس قدر زیادہ سیکھتا جائے گا اتنا ہی اس کی وجہ سے گناہ میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص گرہ دیتے وقت اُس میں پھونک مائے اُس نے جادو کیا ہے۔ اور جو شخص جادو کرے اُس نے شرک کیا اور جو اپنے جسم پر تعویذ دھاگہ لٹکائے اُسے اُسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں العضہ کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے۔ پھر خود ہی فرمایا کہ وہ خُفلی کھانا ہے۔ یعنی دو شخصوں میں ایسی بات بنانا جس سے وہ آپس میں لڑائی جھگڑے پر اتر آئیں۔

ولہا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ إِنَّ مِنْ أَلْبَيَانِ لِسِحْرًا

باب

[الاولی] اَنَّ الْعِيَافَةَ وَ الطَّرْقَ وَ

الطَّيْرَةَ مِنْ الْجِبْتِ -

[الثانیہ] تَفْسِيرُ الْعِيَافَةِ وَ الطَّرْقِ

[الثالثہ] اَنَّ عِلْمَ النُّجُومِ نَوْعٌ مِّنَ السِّحْرِ

[الرابعہ] اَلْعَقْدُ مَعَ النَّفْسِ مِنْ ذَلِكَ -

[الخامسہ] اَنَّ النِّيمَةَ مِنْ ذَلِكَ -

[السادسہ] اَنَّ مِنْ ذَلِكَ بَعْضَ

الفَصَاحَةُ

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ فصاحت و بلاغت میں بھی جادو کا اثر ہوتا ہے

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① عیافہ، طرُق اور الطیرہ جادو ہی کی اقسام ہیں۔

② عیافہ اور طرُق کی مکمل وضاحت اور تفصیل بیان کی گئی ہے۔

③ علم نجوم بھی جادو کی ایک قسم ہے۔

④ پھونک مار کر گرہ دینا جادو ہے۔

⑤ چُغلی کھانا جادو کی ایک شکل ہے۔

⑥ بعض اوقات فصاحت و بلاغت سے بات کرنا بھی جادو کہلاتا ہے۔

باب ماجار



الکھاز و نحوہم



اس باب میں

کہانت اور عنیٹ دانی

کے بارے میں احکام شریعت کی وضاحت کی گئی ہے

روى مسلم في صحيحه عن بعض ازواج النبي ﷺ عن النبي ﷺ قال :

مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا -

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : مَنْ

أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ - فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

ﷺ (رواه أبو داود)

و للاربعة و الحاكم. وقال صحيح على شرطهما عن مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ ولابي يعلى بسند جيد

عن ابن مسعود مثله موقوفًا -

وعن عمران بن حصين رضي الله عنه مرفوعًا : لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تَطَيَّرَلَهُ ، أَوْ تَكْهَنَ أَوْ تَكْهَنَ لَهُ ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سَحِرَلَهُ - وَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ رواه البزار بسند جيد

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے مروی ہے
 کہ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ
 جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا اور اُس کی تصدیق بھی کی تو
 اُس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا کہ جو شخص کسی کاہن اور نجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لیے گیا
 اور پھر اُس کے جواب کی تصدیق بھی کی تو اُس نے شریعت اسلامیہ کا انکار کیا

چاروں کتب سنن اور مسند حاکم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص
 کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور اُس کی بات کی تصدیق کرے تو اُس
 نے شریعت محمدیہ کا انکار کر دیا۔

یہ روایت مسند ابی یعلیٰ میں سند جتید سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے اسی طرح موقوفاً مروی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا جو شخص خود فال نکالے یا اُس کے لیے فال نکالی جائے یا خود کاہن بنے
 یا اُس کے لیے کوئی دوسرا شخص کاہن تجویز کرے یا جو شخص خود جادوگر ہو یا اُس
 کے لیے کوئی دوسرا شخص جادوگر تجویز کرے وہ ہم میں سے نہیں۔
 اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اُس کی باتوں کی تصدیق کرے تو
 گویا اُس نے شریعت محمدیہ سے کفر کا ارتکاب کیا۔

ورواه الطبراني في الاوسط باسناد حسن من حديث ابن عباس

دون قوله: "وَمَنْ أَتَى إِلَى الْخُرْمِ" قَالَ الْبَغَوِيُّ: الْغَرَّافُ
الَّذِي يَدَّعِي مَعْرِفَةَ الْأُمُورِ بِمُقَدِّمَاتٍ
يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى الْمَسْرُوقِ وَ مَكَانِ
الضَّالَّةِ وَ نَحْوِ ذَلِكَ -

وقيل: هُوَ الْكَاهِنُ ، وَ الْكَاهِنُ
هُوَ الَّذِي يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيبَاتِ
فِي الْمُسْتَقْبَلِ - وَقِيلَ : الَّذِي
يُخْبِرُ عَمَّا فِي الضَّمِيرِ -

وقال ابو العباس بن تيمية رحمته الله : الْغَرَّافُ إِسْمٌ
لِلْكَاهِنِ ، وَ الْمُنْجِمِ وَ الرَّمَّالِ
وَ نَحْوِهِمْ مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ فِي مَعْرِفَةِ
الْأُمُورِ بِهَذِهِ الطَّرِيقِ

وقال ابن عباس رحمته الله : فِي قَوْمٍ
يَكْتُبُونَ أَبَا حَبَابٍ ، وَ يَنْظُرُونَ فِي
النُّجُومِ " مَا أَرَى مِنْ فَعَلَ ذَلِكَ
لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ خَلَاوَةٍ " -

طبرانی نے اوسط میں سند حسن سے یہی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ اس میں وَمَنْ اتَى كَاهِنًا سے آگے تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

امام بغوی رحمہ اللہ نے عراف کی تشریح میں بیان کیا ہے کہ جو شخص چند باتیں ملا کر مسرور متہ چیز اور جائے سرقہ کی نشان دہی کرے اُس کو عراف یعنی نجومی کہتے ہیں۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ جو شخص آئندہ آنے والی خبریں بتائے اُس کو کاہن کہا جاتا ہے۔

بعض کی رائے یہ ہے کہ جو شخص کسی کے دل کی بات بتائے وہ کاہن ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کہانت، تنجیم اور علم رمل وغیرہ کی مدد سے بعض امور کی اطلاع دے اُس کو عراف کہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے بارے میں جو حرفِ الجبہ وغیرہ لکھ کر حساب کرتے اور نجوم سیکھتے تھے، فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسا عمل کرے اُس کا آخرت میں کوئی حصہ اور اجر نہیں ہے۔

مسائل

- الاولیٰ: لَا يَجْتَمِعُ تَصَدِيقُ الْكَاهِنِ
مَعَ الْإِيمَانِ بِالْقُرْآنِ
- الثانیہ: اَلتَّصَرُّعُ بِأَنَّهُ كُفْرٌ -
- الثالثہ: ذِكْرُ مَنْ تَكْهَنَ لَهُ -
- الرابعہ: ذِكْرُ مَنْ تُطِيرَ لَهُ -
- الخامسہ: ذِكْرُ مَنْ سُحِرَ لَهُ -
- السادسہ: ذِكْرُ مَنْ تَعَلَّمَ أَبَا جَادٍ -
- السابعہ: ذِكْرُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَاهِنِ
وَالْعَرَّافِ -

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① قرآن کریم پر ایمان اور کاهن کی تصدیق ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔
- ② اس بات کی وضاحت کہ کاهن کی تصدیق کرنا کفر ہے۔
- ③ جس شخص کے لیے کمانت کی گئی ہو، اس کا حکم۔
- ④ جس شخص کے لیے فال لی گئی ہو اس کی وضاحت۔
- ⑤ جس شخص کے لیے جادو کیا گیا ہو اس کا حکم۔
- ⑥ جو شخص حروف ابجد وغیرہ لکھ کر حساب کرتا ہے اس کے بارے میں حکم۔
- ⑦ کاهن اور عرف میں جو فرق ہے اس کی وضاحت۔



اس باب میں جادو و غیثہ اور جنوں کو
نکالنے کے علاج کے
متعلق امور کا ذکر کیٹا گیا ہے۔

عن جابر رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ
عَنِ النَّشْرِ ؟ فَقَالَ هِيَ مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ -
رواه احمد بسند جيد ، و ابو داود

وَقَالَ سُئِلَ أَحْمَدُ عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
يَكْرَهُ هَذَا كُلَّهُ -

وفي البخاري عن قتادة رضي الله عنه : قلت لابن المسيب
رَجُلٌ بِهِ طَبْحٌ أَوْ يُؤَخِّذُ عَنْ إِمْرَأَتِهِ
أَيُّحِلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ ؟ قَالَ لَا بَأْسَ
بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا
مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يَنْفَعْ عَنْهُ -
و روى عن الحسن رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ
لَا يَحِلُّ السَّحَرُ إِلَّا سَاحِرٌ -

قال ابن القيم رحمته الله : النَّشْرَةُ حَلُّ السَّحَرِ
عَنِ الْمَسْحُورِ - وَ هِيَ نَوْعَانِ -
أحدهما : حَلُّ بِسِحْرِ مِثْلِهِ - وَ هُوَ
الَّذِي مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَ عَلَيْهِ
يُحْمَلُ قَوْلُ الْحَسَنِ رحمته الله فَيَتَقَرَّبُ النَّاسِرُ
وَ الْمُنْتَشِرُ إِلَى الشَّيْطَانِ بِمَا يُحِبُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطانی عمل ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے نشہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس سارے عمل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

صحیح بخاری میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص پر جادو یا کوئی ایسا ٹوٹکا ہو جس سے وہ اپنی عورت کے پاس نہیں آسکتا۔ آیا اس کا حل کیا جائے یا نشہ کریں؟ آپ نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے اصلاح مقصود ہے اور جو چیز فائدہ مند ہو اس کے استعمال کی ممانعت نہیں۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جادو کو جادو گر ہی دُور کر سکتا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جادو کیے گئے شخص سے جادو کو دُور کرنا نشہ کھلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ جادو کو جادو ہی سے دُور کیا جائے۔ یہ شیطانی عمل ہے جو ناجائز ہے۔

اس کی صورت یہ ہے کہ جادو دُور کرنے والا اور جس پر جادو کا وار کیا گیا ہے۔ دونوں ایسا فعل کرتے ہیں جس سے شیطان کا قُرب حاصل ہو چنانچہ شیطان اپنا اثر دُور کر دیتا ہے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ کے مذکورہ بالا قول کو اسی پر مَحْمُول کیا جائے گا۔

فَيُبْطَلُ عَنْهُ عَنِ الْمَسْحُورِ -

والثاني: النُّشْرَةُ بِالرُّقْيَةِ وَ التَّعَوُّذَاتِ
وَ الْأَدْوِيَةِ وَ الدَّعَوَاتِ الْمُبَاحَةِ فَهَذَا
جَائِزٌ

فصل مسائل

الاولی: اَلنَّهْيُ عَنِ النُّشْرَةِ -

الثانیہ: اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْمُنْهِي عَنْهُ

وَ الْمُرْخَصِ فِيهِ عَمَّا
يُزِيلُ الْإِشْكَالَ -



نشرہ کی دوسری قسم وہ ہے جو جہاڑ پھونک، تعوذ، ادویات اور جائز ادویہ
سے علاج کیا جاتا ہے۔ یہ جائز ہے۔

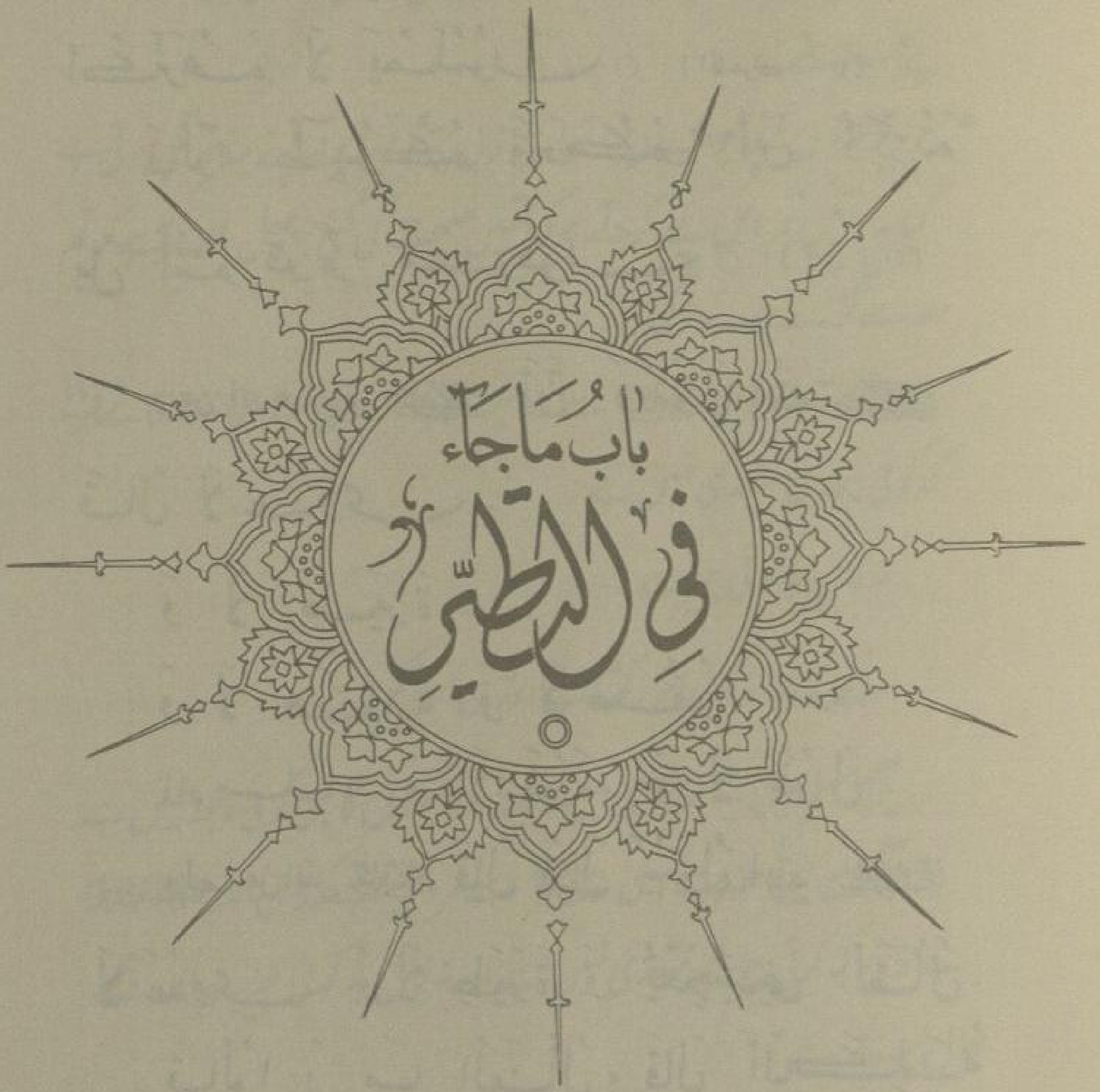
اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① جادو کا علاج جادو سے کرنے کی ممانعت۔

② ممنوع علاج اور حیس علاج کی رخصت دی گئی ہے اس میں فرق

کی وضاحت جس سے شبہات دور ہو جاتے ہیں۔





اس باب میں شگون اور فال کے بارے میں شریعت کے
احکام بیان کیے گئے ہیں اور اس کو کسی قطعی فیصلے پر
پہنچنے کا ذریعہ قرار دینے سے روکا گیا ہے۔

قَوْلُ اللَّهِ ^{تَعَالَى} إِلَّا إِنَّمَا طَٰيَرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ لَكِن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ (الاعراف : ١٣١)

قَالُوا طَٰيِرُكُمْ مَّعَكُمْ طَٰيِرُكُمْ أَفَبِئْسَ دُكْرَتُمْ

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ○ (يس : ٢١)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ لَا عَدْوَى -

وَلَا طَيْرَةٌ -

وَلَا هَامَّةٌ وَلَا صَفَرٌ - اخرجاه

زاد مسلم : وَلَا نَوَاءٌ وَلَا غَوْلٌ -

ولهما عن انس رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةٌ وَ يُعْجِبُنِي الْفَأَلُ -

قَالُوا وَ مَا الْفَأَلُ ؟ قَالَ أَلْكَلِمَةُ

الطَّيِّبَةُ -

ولابي داود بسند صحيح عن عقبة بن عامر قال : ذُكِرَتْ

الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحْسَنُهَا

الْفَأَلُ -

وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى

أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اَللَّهُمَّ

لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا

درحقیقت ان کی فال بد تو اللہ تعالیٰ کے پاس تھی، مگر ان میں سے اکثر بے علم تھے۔

رسولوں نے جواب دیا "تمہاری فال بد تو تمہارے اپنے ساتھ لگی ہوئی ہے کیا یہ باتیں تم اس لیے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟ اصل بات یہ ہے کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیماری مُتَعَدی نہیں ہے۔

نہ فال بد کوئی چیز ہے۔

نہ اُلو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے اور نہ ہی صفر کچھ ہے۔

صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نچھتر اور بُھتنوں کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیماری مُتَعَدی نہیں ہے اور نہ فال بد کوئی چیز ہے اور مجھے فال پسند ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ فال کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اچھی بات کو فال کہتے ہیں۔

سنن ابوداؤد میں صحیح سند سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فال بد کا تذکرہ ہوا تو آپ نے منہ مایا کہ اس سے فال بہتر ہے۔

اور یہ کسی مسلمان کو کسی مقصد سے باز نہیں رکھتی۔ تم میں سے کوئی شخص ناپسند چیز دیکھے تو یہ دعا کرے۔ اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا

يَذْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِكَ -

وعن ابن مسعود رضي الله عنه مرفوعاً : الطَّيْرَةُ شِرْكُ
الطَّيْرَةِ شِرْكُ -

وَمَا مِنَّا إِلَّا وَ لَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ
بِالتَّوَكُّلِ -

رواه ابوداؤد، والترمذي وصححه وَ جَعَلَ آخِرَهُ
مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه

وَلِأَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرِو رضي الله عنه
مَنْ رَدَّتْهُ الطَّيْرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ
أَشْرَكَ قَالُوا فَمَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ ؟

قَالَ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ
إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ
غَيْرُكَ -

وله من حديث الفضل ابن عباس رضي الله عنهما إِنَّمَا الطَّيْرَةُ
مَا أَمْضَاكَ أَوْ رَدَّكَ -

کوئی برائی دور نہیں کر سکتا اور تیری مدد کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت نہ برائی سے بچنے کی ہمت ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے الطیّرة کو دوبار شرک سے تعبیر فرمایا۔

اور ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں جسے بتقاضائے بشریت ایسا وہم نہ گزرتا ہو مگر اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اس کو دفع کرتا ہے۔

اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا اور آخری جملہ یعنی ”وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ“ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول قرار دیا ہے۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو فال بذ اپنے کام سے روک دے اس نے شرک کیا صحابہؓ نے عرض کی کہ اس کا کفارہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا اس کا کفارہ یہ دعائے ہے: ”اے اللہ! تیری بھلائی کے سوا

کوئی بھلائی نہیں اور تیرے پرند کے سوا کوئی پرند نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مسند احمد میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فال بذ

یہ ہے کہ وہ تجھے کبھی کام میں لگا دے یا روک دے۔

مهم

الاولى: التنبية على قوله "الا انما

طائرهم عند الله" مع قوله
"طائرکم معکم"

الثانية: نفى العدو -

الثالثة: نفى الطيرة -

الرابعة: نفى الهامة -

الخامسة: نفى الصفر -

السادسة: ان الفأل ليس من ذلك بل
مستحب

السابعة: تفسير الفأل -

الثامنة: ان الواقع في القلوب من

ذلك مع كراهيته لا يضر
بل يذهب الله بالتوكل -

التاسعة: ذكر ما يقول من وجده -

العاشر: التصريح بان الطيرة شرك -

الحادي عشر: تفسير الطيرة المذمومة -

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① اللہ تعالیٰ کے قول ” اَلَا اِنَّمَا طَاٰثُرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ “ اور
” طَاٰثُرُكُمْ مَعَكُمْ “ کا معنی ذہن نشین کرنا۔

② مرض کے متعدی ہونے کی نفی۔

③ مثال بد کی نفی۔

④ اَلْوَسَّے فالِ بَدِّ کی ممانعت۔

⑤ صفر کے عقیدہ کی تردید۔

⑥ فال کی ممانعت نہیں بلکہ یہ مستحب ہے۔

⑦ فال پر فصل بحث اور اس کے تمام پہلوؤں کی وضاحت۔

⑧ اگر فالِ بد کے وساوس دل میں پیدا ہو جائیں اور انسان ان کو ناپسند کرے تو یہ تکلیف دہ نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور استمداد کی وجہ سے یہ وساوس ختم ہو جاتے ہیں۔

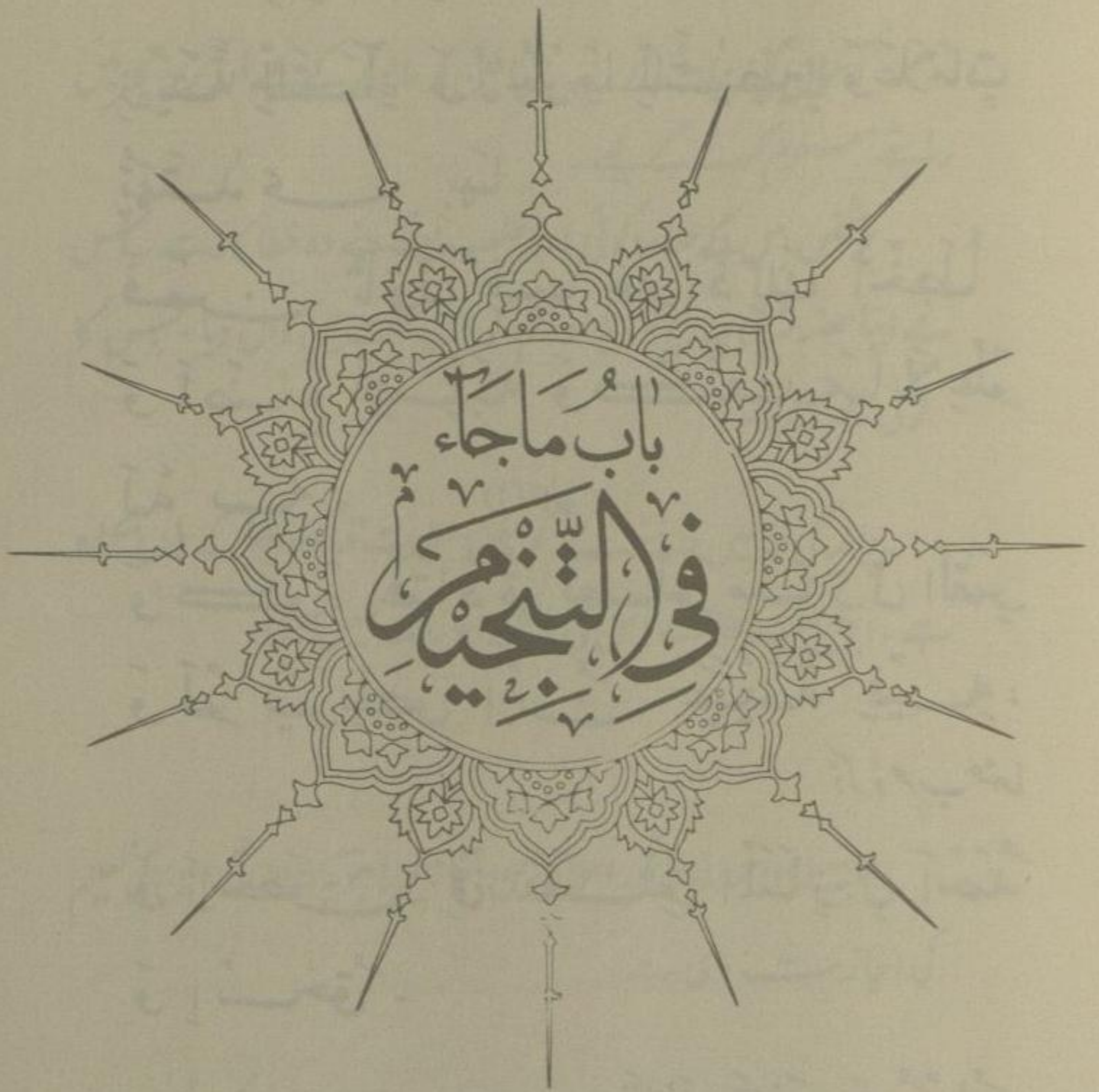
⑨ جس شخص کے دل میں اس قسم کے وساوس پیدا ہو جائیں ان کو رفع کرنے کی دُعا۔

⑩ فالِ بَدِّ کے شرک ہونے کی تصریح۔

⑪ قابلِ مذمت تطیر سے پردہ اٹھایا گیا ہے اور پوری تفصیل سے اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔

انوار اللمعة في بيان

- ① ...
- ② ...
- ③ ...
- ④ ...
- ⑤ ...
- ⑥ ...
- ⑦ ...
- ⑧ ...
- ⑨ ...
- ⑩ ...
- ⑪ ...
- ⑫ ...
- ⑬ ...
- ⑭ ...
- ⑮ ...
- ⑯ ...
- ⑰ ...
- ⑱ ...
- ⑲ ...
- ⑳ ...
- ㉑ ...
- ㉒ ...
- ㉓ ...
- ㉔ ...
- ㉕ ...
- ㉖ ...
- ㉗ ...
- ㉘ ...
- ㉙ ...
- ㉚ ...
- ㉛ ...
- ㉜ ...
- ㉝ ...
- ㉞ ...
- ㉟ ...
- ㊱ ...
- ㊲ ...
- ㊳ ...
- ㊴ ...
- ㊵ ...
- ㊶ ...
- ㊷ ...
- ㊸ ...
- ㊹ ...
- ㊺ ...
- ㊻ ...
- ㊼ ...
- ㊽ ...
- ㊾ ...
- ㊿ ...



اس باب میں
علم نجوم کے بابے میں شرعی احکام
کی وضاحت کی گئی ہے۔

قال البخاري رحمه الله في صحيحه : قال قتادة : خَلَقَ

الله هَذِهِ الْجُومَ ثَلَاثَ

زَيْنَةٍ لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَعَلَامَاتٍ
يُهْتَدَى بِهَا

فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا غَيْرَ ذَلِكَ أَخْطَأَ
وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ
لَهُ بِهِ - (انتهى)

وَكَرِهَ قِتَادَةُ تَعْلُمُ مَنَازِلَ الْقَمَرِ
وَلَمْ يُرَخِّصْ ابْنُ عَيْنَةَ فِيهِ :
ذِكْرُهُ حَرْبَ عَنَمَا

وَرَخَّصَ فِي تَعْلُمِ الْمَنَازِلِ أَحْمَدُ
وَإِسْحَاقُ -

وعن أبي موسى عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ
الله ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ مَدَّ مِنَ الْخَمْرِ وَمُصَدِّقُ
بِالسَّحْرِ وَقَاطِعُ الرَّجِيمِ -

(رواه أحمد، وابن حبان في صحيحه)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح بخاری میں فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیزوں کیلئے پیدا فرمایا ہے۔

آسمان کی زینت کے لیے، شیاطین کو مارنے کے لیے اور بڑو بجر میں راستے معلوم کرنے کے لیے۔

جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور مطلب لیتا ہے وہ خطا کار ہے۔ اُس نے اپنا حصہ شرعی ضائع کر دیا اور خود کو اس تکلف میں ڈال دیا، جس کا کوئی علم نہیں۔

چاند کی منزلیں جاننے کے علم کو سیکھنا حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مکروہ ہے۔ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بالکل اجازت نہیں دی۔

البتہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن ابراہیم راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعلیم کی اجازت دی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔

۱۔ دائمی شراب خور، ۲۔ جادو کو سچا ماننے والا،

۳۔ رشتہ کو ختم اور منقطع کرنے والا۔

مہاجر

الاولیٰ: الْحِكْمَةُ فِي خَلْقِ النُّجُومِ

الثانیہ: الرَّدُّ عَلَى مَنْ زَعَمَ

غَيْرَ ذَلِكَ

الثالثہ: ذِكْرُ الْخِلَافِ فِي

تَعْلُمِ الْمَنَازِلِ -

الرابعہ: الْوَعِيدُ فِيمَنْ صَدَّقَ

بِشَيْءٍ مِّنَ السِّحْرِ وَ لَوْ

عَرَفَ أَنَّهُ بَاطِلٌ -

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① ستاروں کے پیدا کرنے میں کون کون سی حکمتیں پنہاں ہیں؟

اُن کا بیان -

② جو حکمتیں بیان کی گئی ہیں، ان کے علاوہ تمام کی تردید -

③ منازلِ قمر کا علم حاصل کرنے کے سلسلے میں علماء کا اختلاف -

④ سحر کو باطل سمجھتے ہوئے بھی اس کی تصدیق کرنے پر وعید -



اس باب میں بارش کو ستاروں کی مختلف منزلوں
کی طرف منسوب کرنے پر وعید کی گئی ہے
اور بتایا گیا ہے کہ اس قسم کا عقیدہ رکھنا خلا
شرعیت ہے

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ تَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ

تُكَذِّبُونَ ○ (الواقعة - ٨٢)

وعن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه أَرَبَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ

الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا

أَلْفَخْرٌ بِالْأَحْسَابِ

وَ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ

وَ الْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ

وَ النَّيَاحَةُ

وَ قَالَ: أَلْنَّيَاحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ

قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ

عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَ

دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ (رواه مسلم)

ولهما عن زيد بن خالد رضي الله عنه قَالَ صَلَّى لَنَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيدِيَّةِ

عَلَى إِشْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ -

فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ

فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ

اور اس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے ہو۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میری اُمت جاہلیت کے چار کام ترک نہیں کرے گی

خاندانی شرافت پر فخر کرنا۔

اور نسب میں عیب اور نقص نکالنا۔

اور ستاروں سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا۔

اور نوحہ کرنا،

پھر فرمایا۔ نوحہ کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے

تو قیامت کے دن اُس کے بدن پر تار کول کا کرتہ اور خارش کی درع پہنائی جائے گی

صحیحین میں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں ہیں صبح کی نماز اسی رات کو پڑھائی جس میں بارش ہوئی تھی۔

اُس نماز سے فارغ ہو کر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی

رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ -
 قَالَ: قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ
 بِي وَكَافِرٌ -

فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ
 وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ
 بِالْكَوَاعِبِ -

وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا
 وَكَذَا - فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ
 بِالْكَوَاعِبِ -

وَلَهُمَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ:

لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا -
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَاتِ -

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ۝

وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝

فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۝

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

اُس نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج صبح میرے بہت بندگانے مؤمن ہو گئے اور بہت سے کافر۔

پس جس نے یہ کہا کہ یہ بارش اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں سے اس نے کفر کیا۔

اور جس نے یہ کہا کہ یہ بارش فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے اس نے مجھ سے کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے ہوا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی،

اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے،

کہ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔

ایک محفوظ کتاب میں ثبت۔

جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔

یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔

أَفِيهِذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مَدَّ هُنُونَ ۝
وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْفُسَكُمْ
تُكَذِّبُونَ ۝

(الواقعة - ٨٢٦-٨٢٧)

فيه مسائل

- الاولى: تَفْسِيرُ آيَةِ الْوَاقِعَةِ
- الثانية: ذِكْرُ الْأَرْبَعِ الَّتِي مِنْ أَمْرِ
الْجَاهِلِيَّةِ -
- الثالثة: ذِكْرُ الْكُفْرِ فِي بَعْضِهَا
- الرابعة: إِنَّ مِنْ الْكُفْرِ مَا لَا يُخْرِجُ
مِنَ الْمِلَّةِ -
- الخامسة: قَوْلُهُ (أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي
مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ) بِسَبَبِ نَزُولِ
النِّعْمَةِ
- السادسة: أَلْتَفَظُنْ لِلْإِيمَانِ فِي هَذَا
الْمَوْضِعِ -
- السابعة: أَلْتَفَظُنْ لِلْكُفْرِ فِي هَذَا
الْمَوْضِعِ -

پھر کیا اس کلام کے ساتھ تم بے اعتنائی برتتے ہو؟
اور اس نعمت میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے ہو۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورہ واقعہ کی آیت کی تفسیر بیان کرنا۔
- ② اُن چار امور کا ذکر جو جاہلیت کی رسوم سے تعبیر ہیں۔
- ③ ان چار اعمال میں سے بعض کا کفر ہونا۔
- ④ بعض کفر ایسا بھی ہے جو انسان کو ملت اسلامی سے خارج نہیں کرتا۔
- ⑤ انعام و اکرام کے نزول کی وجہ سے بعض اوقات انسان کا کافر ہونا۔
- ⑥ اس مقام پر ایمان کی حقیقت کو سمجھنا۔
- ⑦ اس مقام پر کفر کی حقیقت کو سمجھنا۔

الثامنة: أَلْتَفَطْنُ لِقَوْلِهِ (لَقَدْ صَدَقَ
نَوُّ كَذَا وَ كَذَا)

التاسعة: إِخْرَاجُ الْعَالِمِ لِلْمُتَعَلِّمِ
السَّأَلَةَ بِالِاسْتِفْهَامِ عَنْهَا
لِقَوْلِهِ - أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ؟

العاشر: وَعِيدُ النَّائِحَةِ -



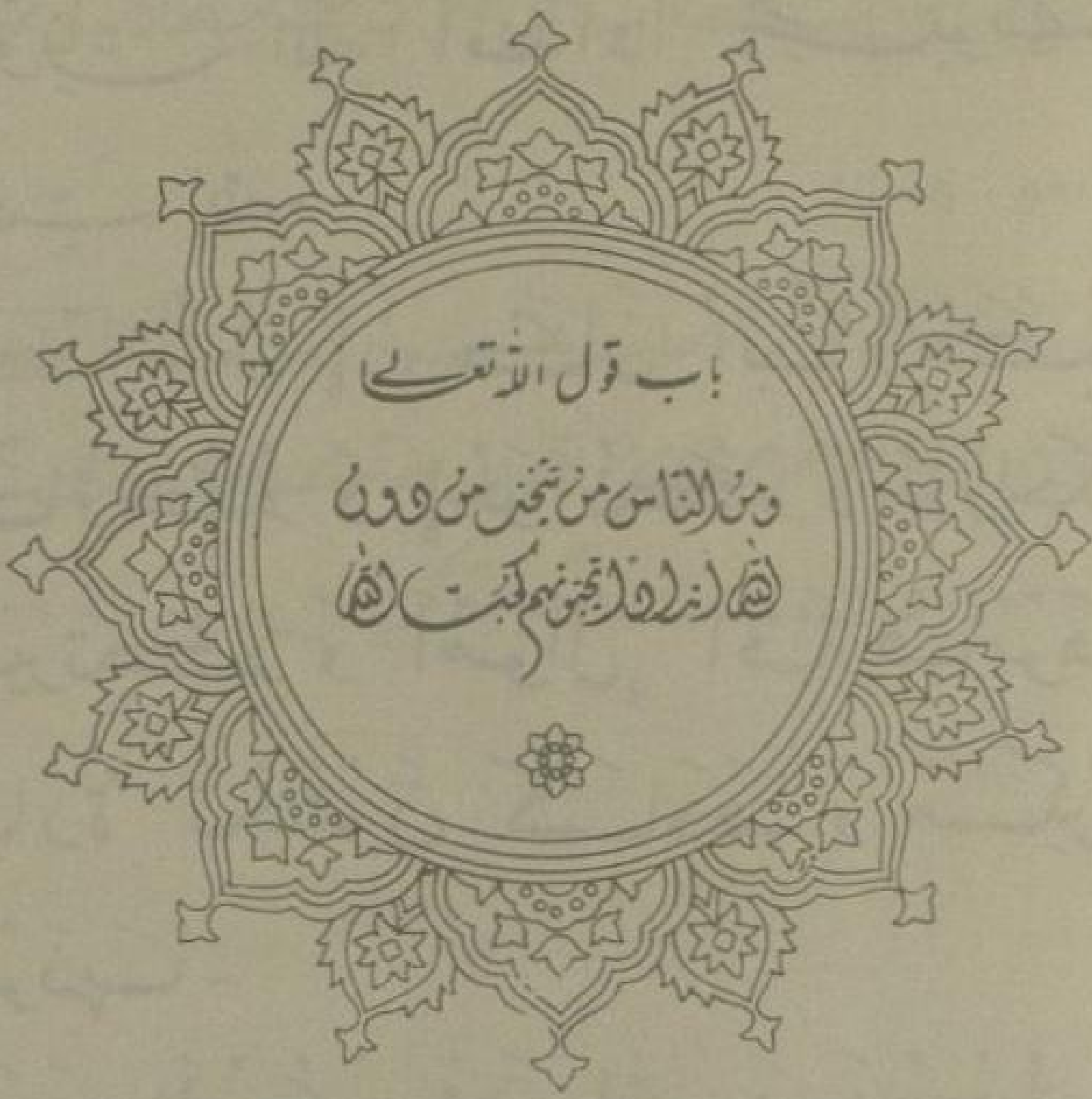
⑧ اس بات کو سمجھنا کہ فلاں ستارے کی تاثیر صحیح ثابت ہوئی۔

⑨ طالب علم کو بات ذہن نشین کرانے کے لیے استاد کا سوالیہ جملہ استعمال
کرنا، جیسے آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا تھا کہ ”هل
تدرون ماذا قال ربكم؟“ یعنی کیا تمہیں معلوم ہے تمہارے

رب نے کیا ارشاد فرمایا؟

⑩ بین کرنے والی کو سخت ڈانٹ پلانا۔





اللہ تعالیٰ کی محبت اسلام کی بنیاد ہے

اسی محور کے گرد اسلام کی چکی گھومتی ہے۔

جس شخص کا اسلام مکمل ہوگا اس کی اللہ سے محبت

بھی کامل ہوگی اور جس کا اسلام ناقص ہوگا

اُس کی محبت بھی ناقص ہوگی لہذا اسی مناسبت سے

مصنف رحمۃ اللہ نے اللہ کی محبت کے متعلق باقائِم کیا ہے

اور اس باب میں اسی موضوع پر بحث ہوگی انشاء اللہ

[قوله تعالى] وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ
مِن دُونِ اللَّهِ أُنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ
كَحُبِّ اللَّهِ ط

(البقرة : ١٦٥)

[قوله تعالى] قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ
وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ
تَرْضَوْنَهَا-

أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى
يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ط وَ اللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(التوبة : ٢٤)

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ
أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(أخرجاه)

وَنُهَا عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ
مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ
الْإِيمَانِ

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اُس کا ہمسر اور مد مقابل بناتے ہیں اور اُن کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ تعالیٰ کیساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔

اے نبی! کہہ دو کہ اگر تمھارے ماں باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی، اور تمھاری بیویاں اور تمھارے عزیز واقارب اور تمھارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمھارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں۔

تم کو اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمھارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد اپنے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین صفات ایسی ہیں وہ جس شخص میں بھی ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس اپنے اندر ضرور محسوس کرے گا۔

أَنْ يَكُونَنَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ
مِمَّا سِوَاهُمَا - وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ
لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ -

وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ
بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ
أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ -

وفي رواية : لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ
حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ -

وعن ابن عباس رضي الله عنهما قَالَ مَنْ أَحَبَّ فِي
اللَّهِ وَابْتَغَضَ فِي اللَّهِ -

وَوَالَى فِي اللَّهِ وَعَادَى فِي اللَّهِ فَإِنَّمَا
تَنَالُ وَلَايَةَ اللَّهِ بِذَلِكَ -

وَلَنْ يَجِدَ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ
وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصَوْمُهُ
حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ -

وَقَدْ صَارَتْ عَامَّةُ مُوَاخَاةِ النَّاسِ
عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا وَذَلِكَ لَا يُجْدِي
عَلَى أَهْلِهِ -

(رواه ابن جرير)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي

پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔
دوسری یہ کہ کسی شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے۔

تیسری یہ کہ کفر میں جانا اس قدر ناپسند کمرے جس طرح کہ آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے۔
بعد اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کُفر کے گھٹا ٹوٹ اندھیروں سے نکالا

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کوئی شخص ایمان کی مٹھاس اس وقت
تک محسوس نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا
کے لیے محبت نہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جو شخص اللہ
تعالیٰ کے لیے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے کسی سے بغض و عناد رکھے
اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے عداوت رکھے تو
ایسا شخص ہی اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کر سکے گا۔

اور کوئی شخص ان امور کے بغیر ایمان کی مٹھاس حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ وہ بہ کثرت
نمازیں ادا کرے اور روزے رکھے۔

آج کل عام لوگوں کی محبت صرف دنیاوی معاملات پر موقوف ہے اور یہ
اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ سود مند ثابت نہ ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کہ ”اور ان کے سارے اسباب“

قوله تعالى: "و تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ"
قال: المودة.

في تفسير

محمداً

- الاولى: تَفْسِيرُ آيَةِ الْبَقَرَةِ -
- الثانية: تَفْسِيرُ آيَةِ بَرَاءَةِ -
- الثالثة: وَجُوبُ مَحَبَّتِهِ ﷺ عَلَى
النَّفْسِ وَ الْأَهْلِ وَ الْمَالِ -
- الرابعة: نَفْيُ الْإِيمَانِ لَا يَدُلُّ
عَلَى الْخُرُوجِ مِنَ الْإِسْلَامِ
- الخامسة: أَنَّ لِلْإِيمَانِ حَلَاوَةً قَدْ يَجِدُهَا
الْإِنْسَانُ وَ قَدْ لَا يَجِدُهَا -
- السادسة: أَعْمَالُ الْقَلْبِ الْأَرْبَعُ الَّتِي
لَا تَنَالُ وَلَايَةَ اللَّهِ إِلَّا بِهَا
وَلَا يَجِدُ أَحَدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ
إِلَّا بِهَا -
- السابعة: فَهْمُ الصَّحَابِيِّ لِلْوَاقِعِ أَنَّ
عَامَّةَ الْمَوَاحِظِ عَلَى أَمْرِ
الدُّنْيَا -

وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا۔ کی تفسیر کی ہے کہ اسباب کے معنی دوستی اور تعلقات ہیں۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورہ بقرہ کی آیت کی تفسیر۔
- ② سورہ برات کی آیت کی تشریح۔
- ③ اپنے اہل و عیال، مال و دولت حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی آنحضرت ﷺ سے محبت کا وجوب
- ④ کبھی وقت ایمان کی نفی کی جائے تو اس کا یہ طلب نہیں ہوتا کہ وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔
- ⑤ ایمان کی علالت ضروری ہے لیکن کبھی انسان محسوس کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا۔
- ⑥ یہ چار اعمال قلب ایسے ہیں جن کے بغیر انسان اللہ کی محبت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کے بغیر ایمان کا ذائقہ چکھ سکتا ہے۔
- ⑦ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ محسوس کرنا کہ لوگوں کا زیادہ تر میل ملاپ صرف دنیا کی خاطر ہے۔

الثامنة: تَفْسِيرُ: "وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ"

التاسعة: أَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يُحِبُّ

اللَّهَ حُبًّا شَدِيدًا -

العاشر: الْوَعِيدُ عَلَى مَنْ كَانَ الثَّمَانِيَةُ

أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ دِينِهِ -

الحادية عشرة: أَنَّ مَنْ اتَّخَذَ نِدًّا تَسَاوَى

مَحَبَّتُهُ مَحَبَّةَ اللَّهِ فَهُوَ الشِّرْكُ الْأَكْبَرُ



⑧ آیت "وتقطعت بهم الأسباب" کی تفسیر۔

⑨ بعض مشرک بھی ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

⑩ مندرجہ آٹھ اشیا جس کو دین سے زیادہ پیاری ہوں اُس کو سخت وعید اور سزا سنانا۔

⑪ کسی شخص کا اپنے باطل معبود سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے برابر محبت رکھنا ہی شرک اکبر کہلاتا ہے۔



باب قول اللہ تعالیٰ

رَمَّا أَفَّاكُم
السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخَوْفَ أَوْ يَسْأَلَ
فَذَلَّخْنَا وَهَمَّ وَخَمَّ فَأَوْرَثَ
الْكَفْرَ تَوْبَهُنَّ

شرعیٹ اسلامیتہ میں خوفِ الہی کو افضل و اسم ترین
مقام حاصل ہے اور عبادات میں اس کو مرکزیت حاصل ہے
لہذا خوف و خشیت صرف اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے
اس باب میں اسی پر سیر حاصل بحث ہوگی۔

إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ
فَلَا تَخَافُوهُمْ وَ خَافُوا رَبَّ إِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

(آل عمران : ١٧٥)

قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ
أَمْرِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ أَقَامَ
الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ لَمْ يَخْشَ
إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى أُولَئِكَ أَنْ يَكُونُوا
مِنَ الْمُهْتَدِينَ

(التوبة : ١٨)

قَوْلُهُ تَعَالَى وَ مِنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ
أَمَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ
جَعَلَ فِتْنَةً لِلنَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ
(العنكبوت : ١٠)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا : إِنَّ مِنْ ضَعْفِ
الْيَقِينِ أَنْ تُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ
اللَّهِ ، وَ أَنْ تَحْمَدَهُمْ عَلَى رِزْقِ اللَّهِ -
وَ أَنْ تَذُمَّهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِكَ
اللَّهُ ، إِنَّ رِزْقَ اللَّهِ لَا يَجْرُهُ حِرْصُ
حَرِيصٍ وَ لَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةٌ كَارِهِ -

اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے
خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا۔ لہذا آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا
اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔

اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخر
کو مانیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ ان ہی
سے توقع ہے کہ یہ سیدھی راہ چلیں گے۔

لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ ہم ایمان لائے اللہ پر، مگر جب اللہ
کے معاملہ میں ستایا گیا تو اس نے لوگوں کی ڈالی ہوئی آزمائش کو اللہ تعالیٰ کے
عذاب کی طرح سمجھ لیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی کمزوری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں
کو خوش کرے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق پر لوگوں کی تعریف کرے

اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے نہیں دی اس کی وجہ سے لوگوں کی مذمت کرے۔

یاد رکھو، کہ اللہ تعالیٰ کے رزق کو نہ کسی حرص کی عرص لاسکتی ہے اور نہ
کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے روک سکتی ہے

وعن عائشة رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ مَنْ التَّمَسَّ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ
 النَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَارْضَى
 عَنْهُ النَّاسُ -
 وَ مَنْ التَّمَسَّ رِضَى النَّاسِ
 بِسَخَطِ اللَّهِ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَ أَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسُ (رواه ابن حبان في صحيحه)

فصل في

مهماته

- | | |
|----------|--|
| الاولى: | تَفْسِيرُ آيَةِ أَلِ عِمْرَانَ. |
| الثانية: | تَفْسِيرُ آيَةِ بَرَاءَةِ - |
| الثالثة: | تَفْسِيرُ آيَةِ الْعَنْكَبُوتِ - |
| الرابعة: | أَنَّ الْيَقِينَ يَضْعُفُ وَ يَقْوَى - |
| الخامسة: | عَلَامَةُ ضَعْفِهِ وَ مِنْ ذَلِكَ
هَذِهِ الثَّلَاثُ - |
| السادسة: | أَنَّ إِخْلَاصَ الْخَوْفِ لِلَّهِ مِنْ
الْفَرَايِضِ - |

اقم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کی ناراضی مول لے کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے اور لوگ بھی خوش ہو جاتے ہیں۔

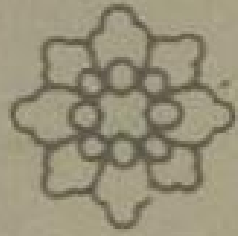
اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی خوشی کا طالب ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور لوگ بھی ناراض ہوتے ہیں

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورۃ آل عمران کی تفسیر۔
- ② سورۃ برآۃ کی آیت کی تفسیر۔
- ③ سورۃ العنکبوت کی آیت کی تفسیر۔
- ④ یقین کمزور اور قوی ہوتا رہتا ہے۔
- ⑤ یقین کے کمزور ہونے کی تین علامات کا ذکر۔
- ⑥ خوف کو خالص اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے مخصوص کر دینا اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

المثامنہ: ذِکْرُ عِقَابِ مَنْ تَرَكَهُ

السابعہ: ذِکْرُ ثَوَابِ مَنْ فَعَلَهُ

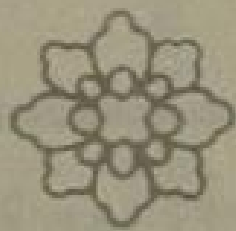


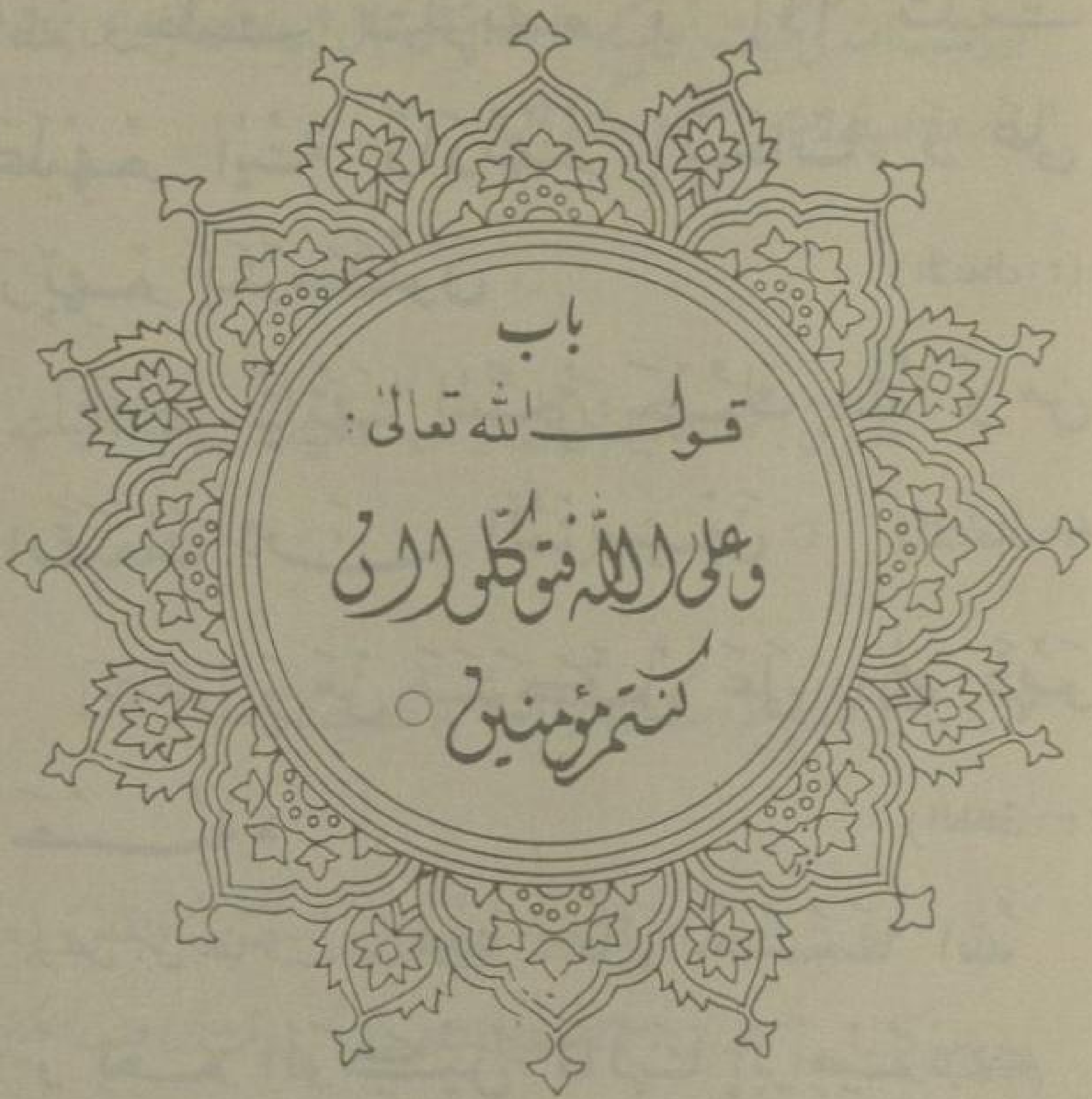
⑤ جو شخص خوفِ الہی میں خلوص پیدا کر لیتا ہے اس کے اجر و ثواب

کا ذکر۔

⑥ جس شخص کے خوفِ الہی میں ملاوٹ پیدا ہو گئی اس کی سزا کے

متعلق گفتگو۔





اس باب میں

توکل علی اللہ

کو مومنوں کی ایک خاص علامت قرار دیا گیا ہے

﴿قَوْلُهُ تَعَالَى﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ
 اللَّهُ وَجِلَتْ وُجُوهُهُمْ وَ إِذَا تُلِيَتْ
 عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَ عَلَى
 رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ٥ (الأنفال: ٢)

﴿قَوْلُهُ تَعَالَى﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَ مَنْ
 اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ٥ (الأنفال: ٦٣)

﴿قَوْلُهُ تَعَالَى﴾ وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ
 حَسْبُهُ ط (الطلاق: ٣)

و عن ابن عباس رضي الله عنه قَالَ حَسْبُنَا اللَّهُ
 وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ، قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ -
 وَ قَالَهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم حِينَ قَالُوا لَهُ : إِنَّ
 النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
 فَرَادَهُمْ إِيمَانًا وَ قَالُوا : حَسْبُنَا اللَّهُ
 وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ - رواه البخاري والنسائي

فِي
 مَسَائِلِهِ

﴿الاولى﴾ أَنَّ التَّوَكَّلَ مِنَ الْفَرَائِضِ

سنجے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں۔
اور جب اللہ کی آیات اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے
اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔

اے نبی! تمھارے لیے اور اہل ایمان کے لیے تو بس اللہ کافی ہے۔

جو اللہ پر بھروسہ کرے تو اللہ اُس کے لیے کافی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيل“ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس وقت کہا جب انھیں آگ
میں ڈالا گیا تھا۔

اور آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت کہا جب جنگِ اُحد کے اختتام
پر لوگوں نے کہا کہ دشمن تمھارے لیے فوجیں جمع کر رہا ہے اس سے ڈرو، تو
اس سے مسلمانوں کا ایمان اور مضبوط ہوا اور بڑھا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

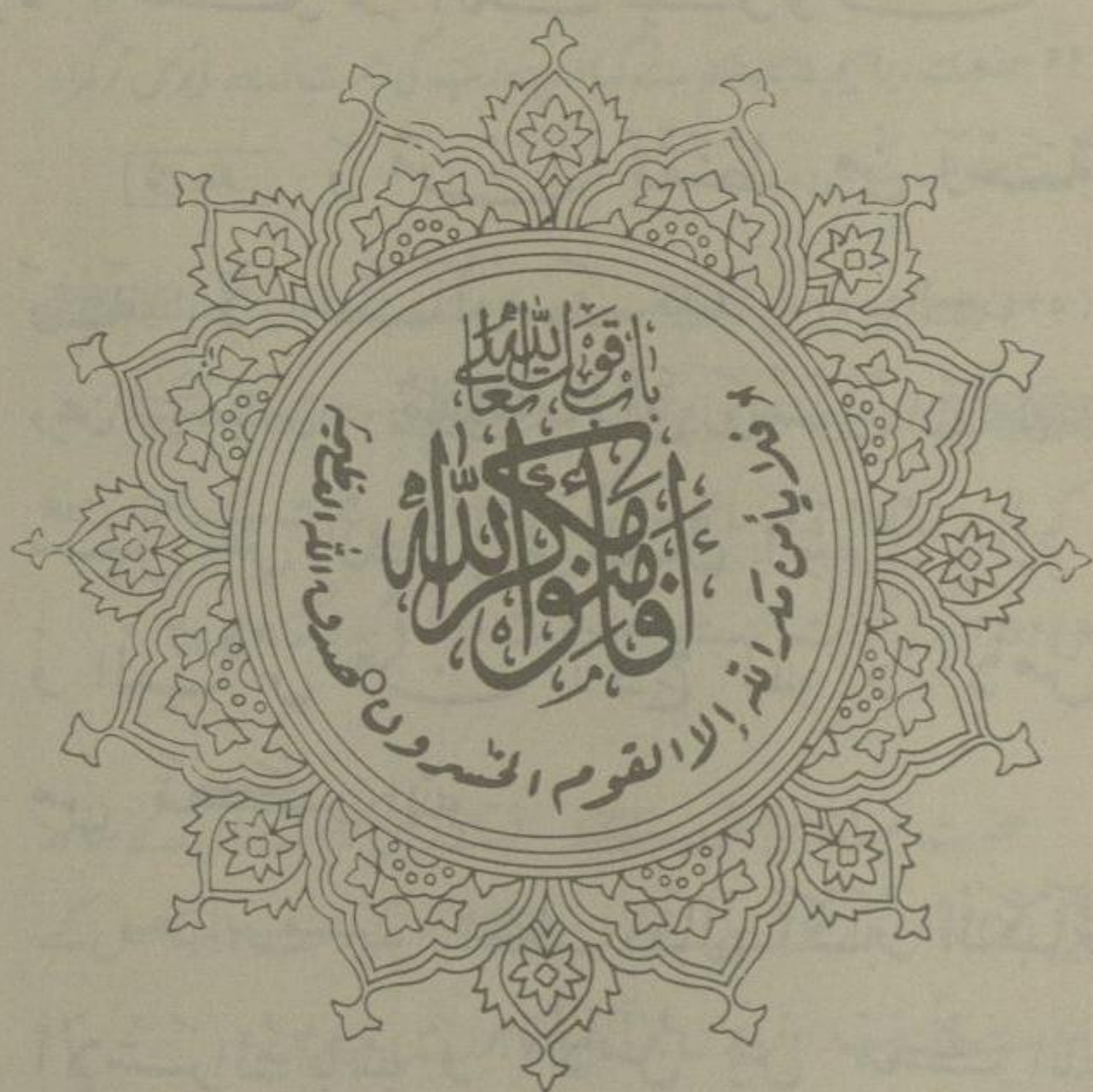
① توکل علی اللہ فرایضِ اسلام میں سے ہے۔

اَنَّهُ مِنْ شُرُوطِ الْإِيمَانِ	الثاني
تَفْسِيرُ آيَةِ الْأَنْفَالِ	الثالث
تَفْسِيرُ الْآيَةِ فِي آخِرِهَا.	الرابع
تَفْسِيرُ آيَةِ الطَّلَاقِ	الخامس
عِظْمُ شَأْنِ هَذِهِ الْكَلِمَةِ أَنَّهَا	السادس
قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدٍ <small>عليهما السلام</small>	
فِي الشَّدَائِدِ	



- ② ایمان صادق کی سب سے بڑی شرط یہی توکل ہے۔
 - ③ سورۃ انفال کی ایک آیت کی تفسیر
 - ④ سورۃ انفال کی آخری آیت کی تفسیر۔
 - ⑤ سورۃ الطلاق کی ایک آیت کی تفسیر
 - ⑥ کلمہ ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ کی عظمت اور
- اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ مشکل اور مصیبت کے وقت حضرت
- ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ دونوں نے اسے پڑھا۔





اس باب میں

کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی
چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہے

قوله أَفَأَمِينُوا مَكَرَ اللَّهِ ؟
 فَلَا يَأْمُرُ بِالْمَكَرِ اللَّهُ
 إِلَّا لِيُفْتِنَ الَّذِينَ اسْتَفْسَدُوا

(٤ - ٩٩)

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

وَمِنْ أَمْوَالِهِ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

سُئِلَ عَنِ الْكِبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ
 وَالْيَأْسُ مِنَ رَوْحِ اللَّهِ وَالْأَمْنُ
 مِنَ مَكْرِ اللَّهِ -

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَكْبَرُ الْكِبَائِرِ

الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَالْأَمْنُ مِنَ مَكْرِ اللَّهِ
 وَالْقُنُوطُ مِنَ رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْيَأْسُ

مِنْ رَوْحِ اللَّهِ (رواه عبد الرزاق)

مَسَائِلُ

الاولى تفسير آية الأعراف

الثانية تفسير آية الحجر

کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں۔ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کون کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا (۲) اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا (۳) اور اللہ کی گرفت سے بے خوف رہنا (کبیرہ گناہ ہیں)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اُس کے مکر سے بے خوف ہونا، اُس کی رحمت اور اُس کے کرم سے نا اُمید اور مایوس ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔

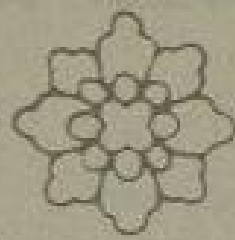
اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سورۃ الاعراف کی آیت کی تفسیر اور توضیح

② سورۃ الحجر کی آیت کی تفسیر

الثالث: شِدَّةُ الْوَعِيدِ فِيمَنْ آمَنَ
مَكْرَ اللَّهِ

الرابع: شِدَّةُ الْوَعِيدِ فِي الْقُنُوطِ

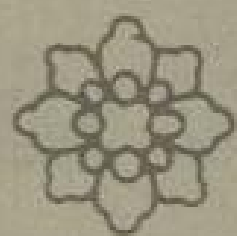


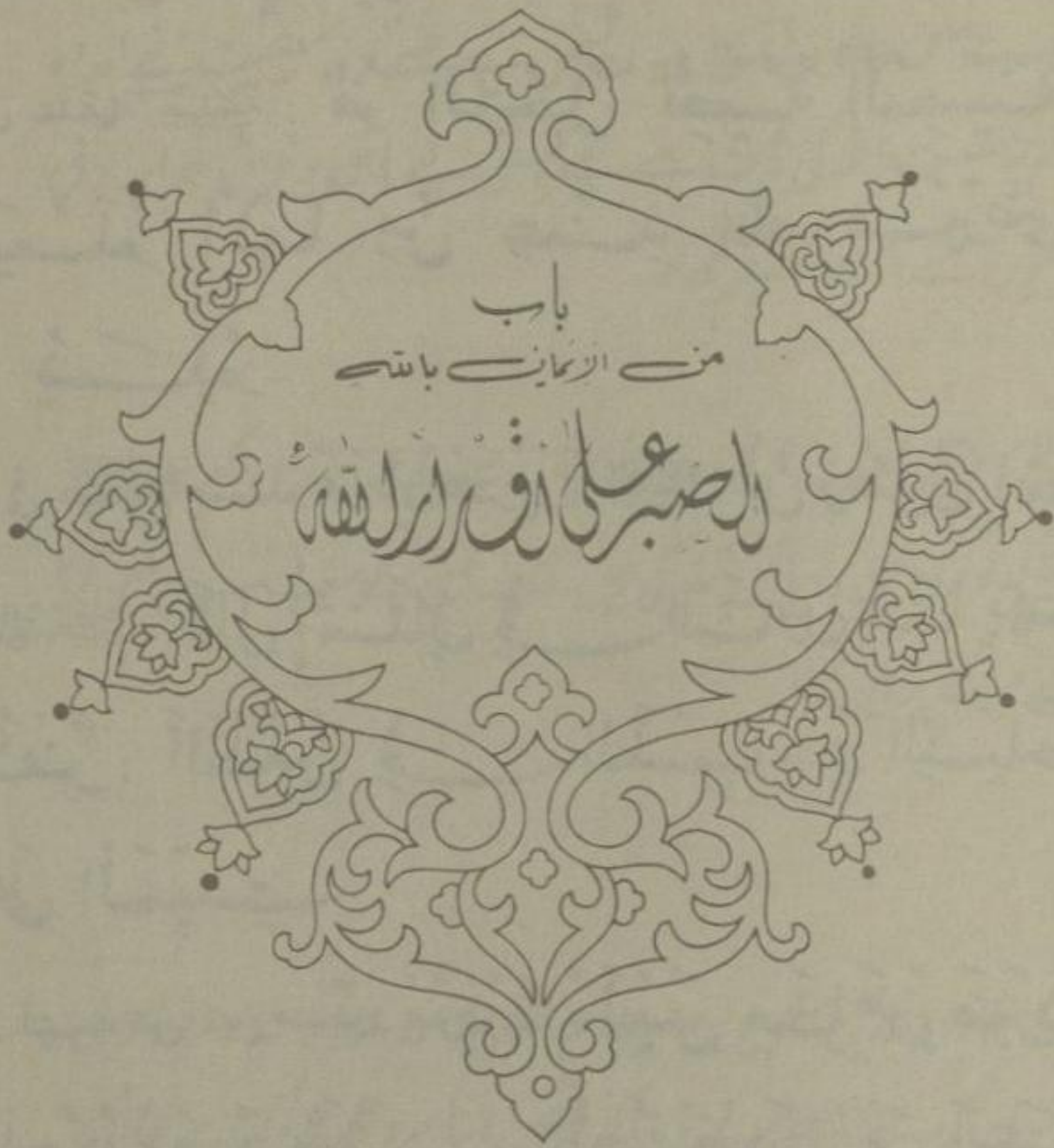
۳) اُس شخص کو سخت وعید اور ڈانٹ جو اللہ کریم کی گرفت سے

بے خوف زندگی گزار رہا ہو۔

۴) اُس شخص کو بھی تہدید جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو

جاتا ہے۔





اِس باب میں

یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا
مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر صبر کیا جائے

قَوْلُهُمْ قَوْلُهُمْ وَ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (التغابن : ١١)

قال علقمة رضي الله عنه : هُوَ الرَّحْبِلُ تُصِيبُهُ الْمُصِيبَةُ
فَيَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَيَرْضَى
وَيُسَلِّمُ.

وفي صحيح مسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ
كُفْرٌ : الطَّلْعُ فِي النَّسَبِ ، وَ النِّيَاحَةُ
عَلَى الْمَيِّتِ

ولهما عن ابن مسعود مرفوعاً ، لَيْسَ مِنْهَا مَنْ ضَرَبَ
الْحَنْدُودَ وَ شَوَّى الْجَبْيُوبَ وَ دَعَا
بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ .

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ
اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ
فِي الدُّنْيَا

وَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ
بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ .
وَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ

جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو، اللہ اُس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

حضرت علامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ وہ شخص ہے جسے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ سمجھے کہ یہ مصیبت اللہ کی طرف سے ہے اس لیے اس پر خوش ہو اور دل کی گہرائیوں سے اُسے تسلیم کرے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں۔ ایک کسی کے حسبِ نسب پر طعن کرنا۔ دوسرے میت پر بین کرنا۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا چہرہ نوچے، کپڑے پھاڑے اور جاہلیت جیسے بول بولے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے خیر خواہی کرنا چاہتا ہے تو اُس کے گناہوں کی سزا جلدی اسی دنیا میں دے دیتا ہے۔

اور جب کسی سے بُرائی چاہتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا قیامت تک کے لیے روک لیتا ہے تاکہ اُسے پوری سزا دی جاسکے۔

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا کہ جتنی بڑی مصیبت ہوگی اتنا ہی

عِظْمِ الْبَلَاءِ - وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ
قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ -

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ
فَلَهُ السَّخَطُ -

(حسنه الترمذي)

فِي مَعْنَاهِ

الاولى تفسير آية التَّعَابُثِ

الثانية إِنَّ هَذَا مِنْ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ

الثالثة الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ

الرابعة شِدَّةُ الْوَعِيدِ فِيمَنْ ضَرَبَ

الْحُدُودَ وَ شَوَّ الْجُيُوبَ

وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ -

الخامسة علامة إرادة الله بِعَبْدِهِ الْخَيْرِ

السادسة إرادة الله بِهِ الشَّرِّ

السابعة علامة حُبِّ الله لِلْعَبْدِ -

الثامنة تَحْرِيمُ السَّخَطِ

التاسعة ثَوَابُ الرِّضَا بِالْبَلَاءِ -



اجر زیادہ ہوگا اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔

پس جو شخص آزمائش میں اللہ پر راضی رہا اُس کے لیے اللہ کی رضا اور جو شخص ناخوش ہوا اُس پر اللہ تعالیٰ بھی ناخوش ہوگا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

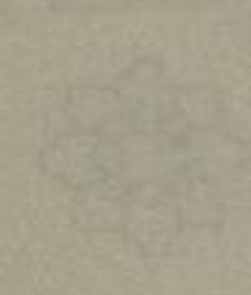
- ① سورہ تغابن کی آیت کی تفسیر۔
- ② صبر کرنا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا ایک حصہ ہے۔
- ③ نسب میں عیب جوئی کرنا۔
- ④ اُس شخص کو سخت وعید اور ڈانٹ پلائی گئی ہے جو مصیبت اور مشکل کے وقت اپنے چہرے کو نوچے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی آہ و بکا کرے۔
- ⑤ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اُس کی علامت اور نشانی۔
- ⑥ جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ شر کا ارادہ کرے اُس کی علامت۔
- ⑦ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص سے محبت کرنا چاہتا ہے تو اُس کی علامت۔
- ⑧ ناراضی کی حرمت۔
- ⑨ مصائب و مشکلات میں محصور ہو جانے پر رضا کا اجر و ثواب۔

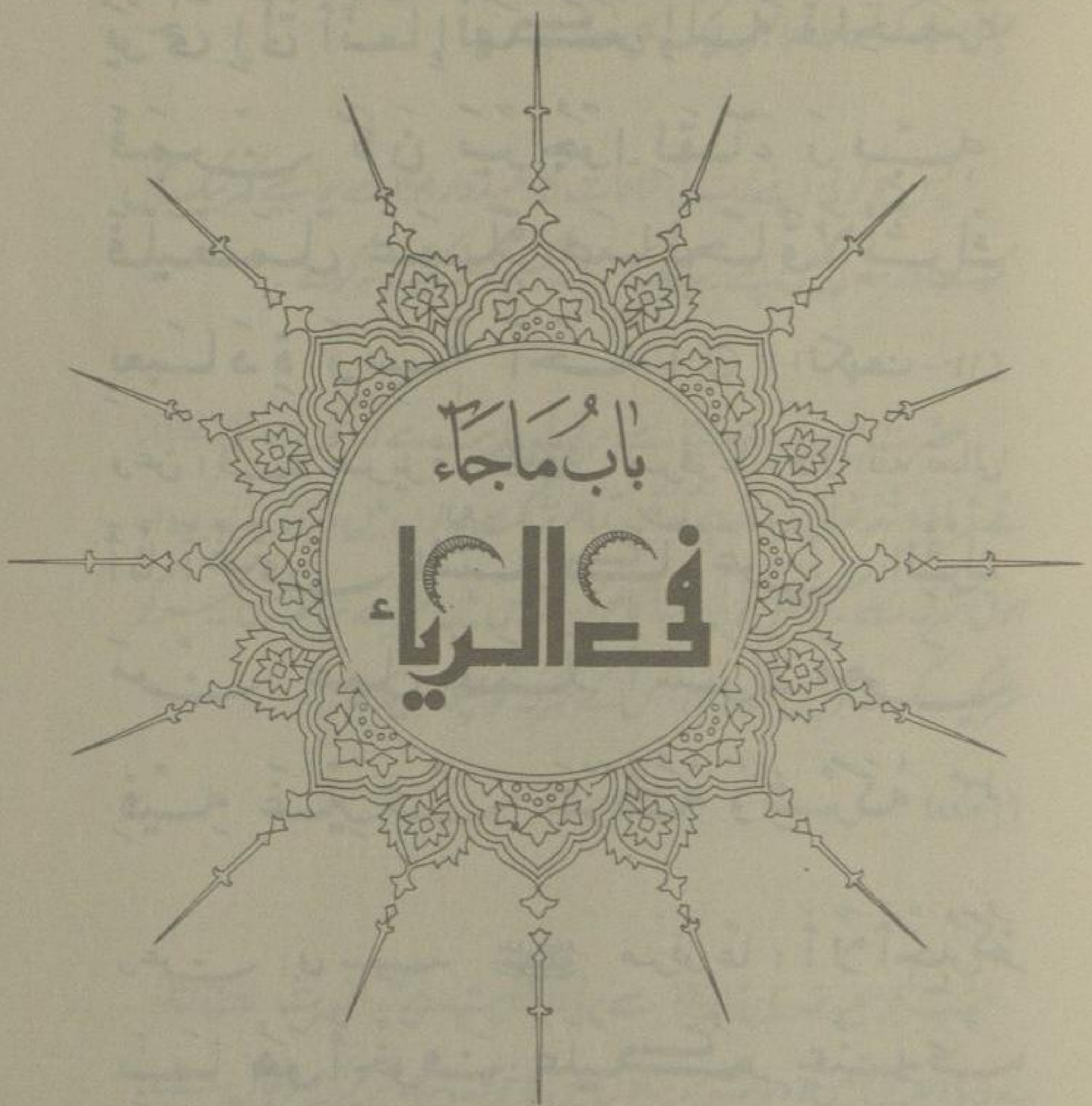


رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
 وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ
 وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 فِي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ
 الَّتِي فِيهَا
 الْفَيْدَةُ الْبَرَّةُ

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
 وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ

- ① عَلَّمَكَ الْقُرْآنَ
- ② عَلَّمَكَ الْحِسَابَ
- ③ عَلَّمَكَ الْحَرْفَ
- ④ عَلَّمَكَ الْوَسْطَانَيْنِ
- ⑤ عَلَّمَكَ الْفَرَاسِدَ
- ⑥ عَلَّمَكَ الْبَرِّيَّةَ
- ⑦ عَلَّمَكَ الْبَحْرِيَّةَ
- ⑧ عَلَّمَكَ الْفَلَاحَ
- ⑨ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑩ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑪ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑫ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑬ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑭ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑮ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑯ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑰ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑱ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑲ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ⑳ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉑ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉒ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉓ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉔ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉕ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉖ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉗ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉘ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉙ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉚ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉛ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉜ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉝ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉞ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㉟ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊱ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊲ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊳ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊴ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊵ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊶ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊷ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊸ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊹ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊺ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊻ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊼ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊽ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊾ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ
- ㊿ عَلَّمَكَ الْفَيْدَةَ





اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ
 ریاء ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہے اور
 اس سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں

وقول الله تعالى : قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ
بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ○ (الكهف - ١١٠)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً - قال الله تعالى :
أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرِكِ
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ مَعِيَ
فِيهِ غَيْرِي تَرَكَتُهُ وَشِرْكُهُ (رواه مسلم)

وعن أبي سعيد رضي الله عنه مرفوعاً : أَلَا أُخْبِرُكُمْ
بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي
مِنْ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ؟ قَالُوا
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ - (صلوات الله عليه)
قَالَ الشُّرِكُ الْخَفِيُّ يَقُومُ
الرَّجُلُ فَيُصَلِّيُ فَيُزَيِّنُ
صَلَوَتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ - (رواه أحمد)

اے محمد! کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے۔

پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمام شریکت والوں میں زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے۔ جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے تو میں اُسے اور اُس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہاں ضرور بتائیے۔

آپ نے فرمایا کہ وہ شرکِ خفی ہے۔ وہ اس طرح کہ کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو، پھر اپنی نماز کو محض دکھلاوے کے لیے عمدہ طریق سے ادا کرے۔

فیه مکملات

تَفْسِيرُ آيَةِ الْكَهْفِ - الاولى

الْأَمْرُ الْعَظِيمُ فِي رَدِّ الثانية
الْعَمَلِ الصَّالِحِ إِذَا دَخَلَهُ

شَيْءٌ لَغَيْرِ اللَّهِ -

ذِكْرُ السَّبَبِ الْمَوْجِبِ الثالثة

لِذَلِكَ وَهُوَ كَمَالُ الْغِنَى

إِنَّ مِنْ الْأَسْبَابِ أَنَّ الرابعة

تَعَالَى خَيْرُ الشُّرَكَاءِ -

خَوْفُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الخامسة

أَصْحَابِهِ مِنَ الرِّيَاءِ -

أَنَّهُ فَسَّرَ ذَلِكَ بِأَن يُصَلِّيَ السادسة

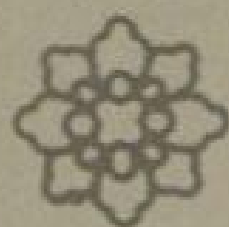
الْمَرْءُ لِلَّهِ لِكَيْ يُزَيِّنَهَا لِمَا

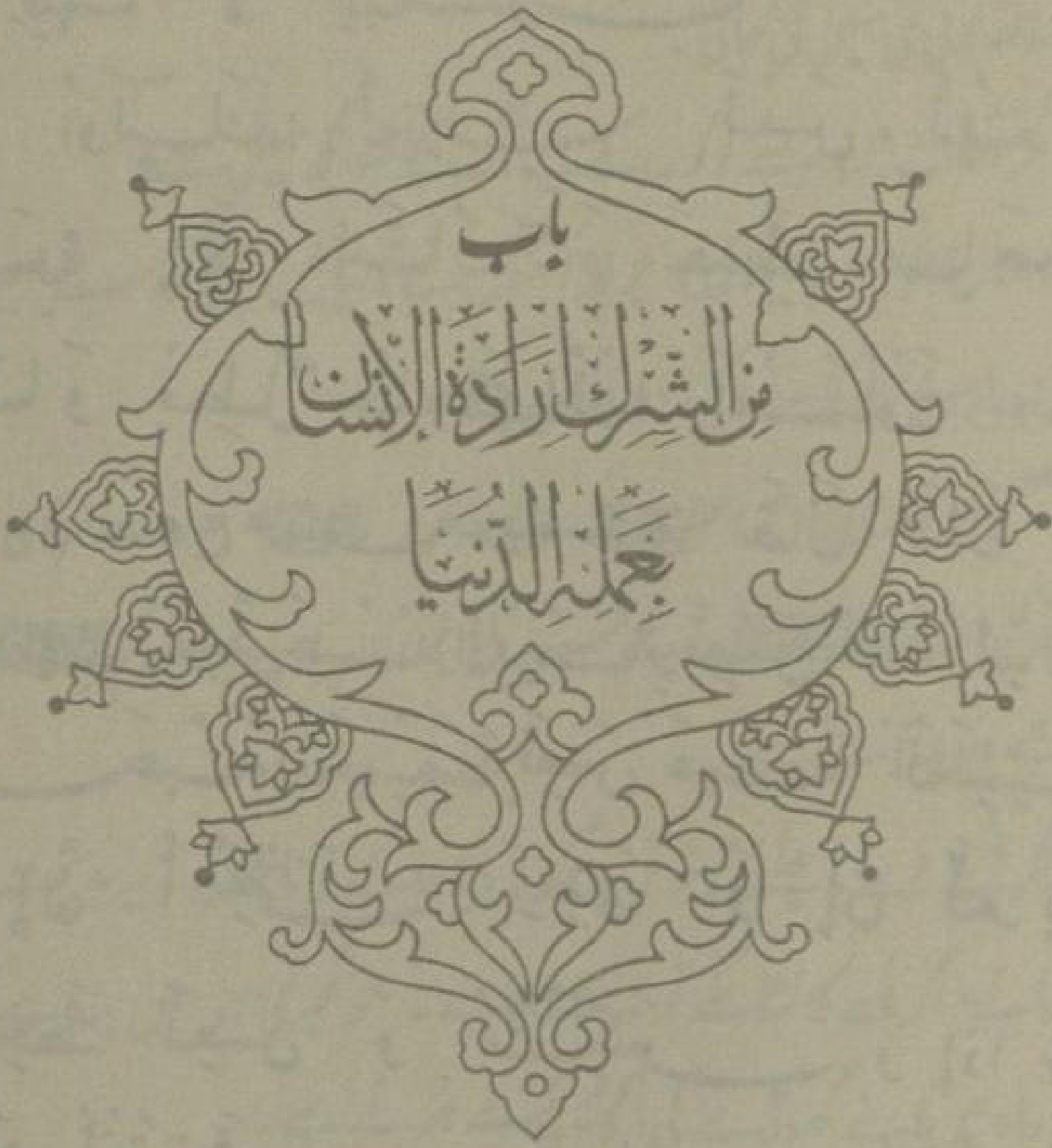
يَرَى مِنْ نَظَرِ الرَّجُلِ إِلَيْهِ -



اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① سورۃ کہف کی آیت کی تشریح۔
- ② عمل صالح میں جب غیر اللہ کی رضا کا دخل ہو جائے تو اس کے ضائع ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔
- ③ غیر اللہ کی رضا والے عمل کے ضائع ہونے کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی مستغنی اور بے پروا ہے۔
- ④ اس کے ضائع ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء سے ارفع و اعلیٰ ہے۔
- ⑤ آل حضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں خطرہ محسوس فرمایا کہ کہیں ان کے قلوب میں ریاکاری کے جراثیم نہ پیدا ہو جائیں۔
- ⑥ ریا کی تفسیر آل حضرت ﷺ نے خود یہ ارشاد فرمائی کہ انسان نماز کو خالص اللہ کیلئے صحیح طور پر اور ایمان سے اس لیے ادا کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں۔





اِس باب میں

اِس باب کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان اگر
ذیوی اغراض کے پیش نظر کوئی عمل کرے تو
یہ بھی شرک کی تعریف میں آتا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
وَزِينَتَهَا نُوفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَ
هُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوا
فِيهَا وَ بَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (مُود: ١٥٠-١٥١)

في الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ
تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِيصَةِ تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِيلَةِ -
إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ

سَخِطَ تَعِسَ وَ انْتُكِسَ وَ إِذَا شَيْكَ
فَلَا انْتُقِشَ - طَوْبُ لِعَبْدٍ أَخَذَ
بِعَنَابٍ فَرَسِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أَشْعَثَ رَأْسُهُ، مُغْبِرَةً وَتَدَمَاهُ،

إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي

الْحِرَاسَةِ وَ إِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ

كَانَ فِي السَّاقَةِ - إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ

يُؤْذَنَ لَهُ - وَ إِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعَ -

جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں
ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں اور اس میں ان
کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے
(وہاں معلوم ہو جائیگا کہ) جو کچھ انھوں نے دنیا میں بنایا وہ سب طیامیٹ ہو گیا
اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔

صحیح (بخاری) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روپے پیسے اور کپڑے لٹے کا
بندہ ہے وہ بد بخت ہے۔

اگر اُسے دے دیا جائے تو خوش، اگر نہ دیا جائے تو ناخوش۔ یہ بد بخت ہو اور
ٹھوکر کھائے، اگر اُسے کانٹا لگے تو نہ نکالا جائے۔ خوشخبری ہو اس بندے کو کہ
اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے۔

پراگندہ سر، خاک آلود قدم۔ اگر پہرے پر ہے تو پہرے پڑا اور اگر فوج کے
پچھلے حصے میں ہے تو اسی میں اپنی ذمہ داری نبھاتا ہے۔

اگر رخصت مانگے تو رخصت نہ ملے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔

في مكارم

الأولى: إرادة الإنسان الدُّنيا بعمل
الأخيرة

الثانية: تفسيرُ آيةِ هُودٍ -

الثالثة: تسميةُ الإنسانِ المسلمِ عَبْدَ

الدِّينَارِ وَ الدَّرْهَمِ وَ
الخَيْصَةِ -

الرابعة: تفسيرُ ذَلِكَ بِأَنَّهُ إِنْ
أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ
سَخِطَ -

الخامسة: قَوْلُهُ: تَعَسَّرَ وَ انْتَكَسَرَ -

السادسة: قَوْلُهُ: وَ إِذَا شَيْكَ فَلَا أُنْتَقِشَ

السابعة: الثَّنَاءُ عَلَى الْمُجَاهِدِ الْمُصَوِّفِ

بِتِلْكَ الصِّفَاتِ -



اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① وہ عمل جو آخرت کے لیے تھا اُس سے دنیا طلب کرنا۔

② سورہ ہود کی آیت کی تفسیر

③ بعض اوقات مسلمان کا نام بھی درہم و دینار کا بندہ رکھا جاتا ہے۔

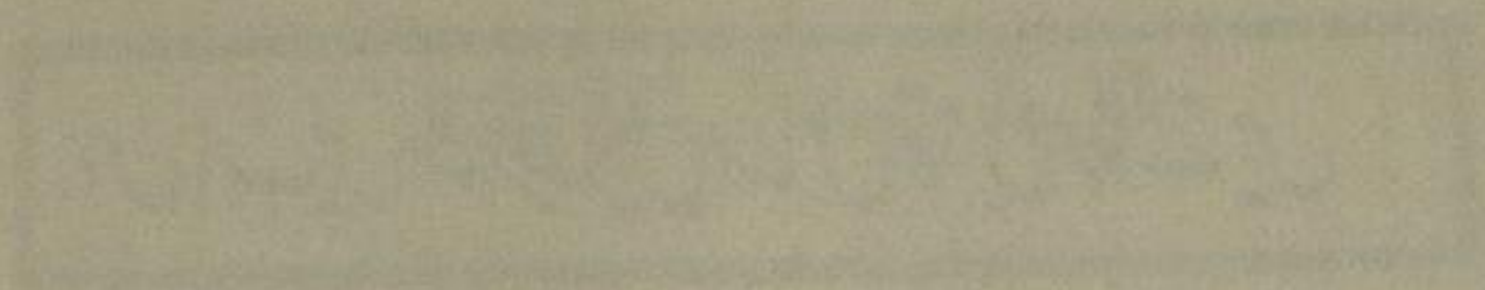
④ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر اس کی آرزو پوری ہو گئی تو راضی ورنہ ناراض۔

⑤ قفس و انتکس کی شرح

⑥ اسی طرح و اذا شیک فلا انتقش کے مفہوم کی وضاحت۔

⑦ جو مجاہد مذکورہ صفات کا حامل ہو، اس کی تعریف۔





Faint, illegible text or markings below the stamp.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

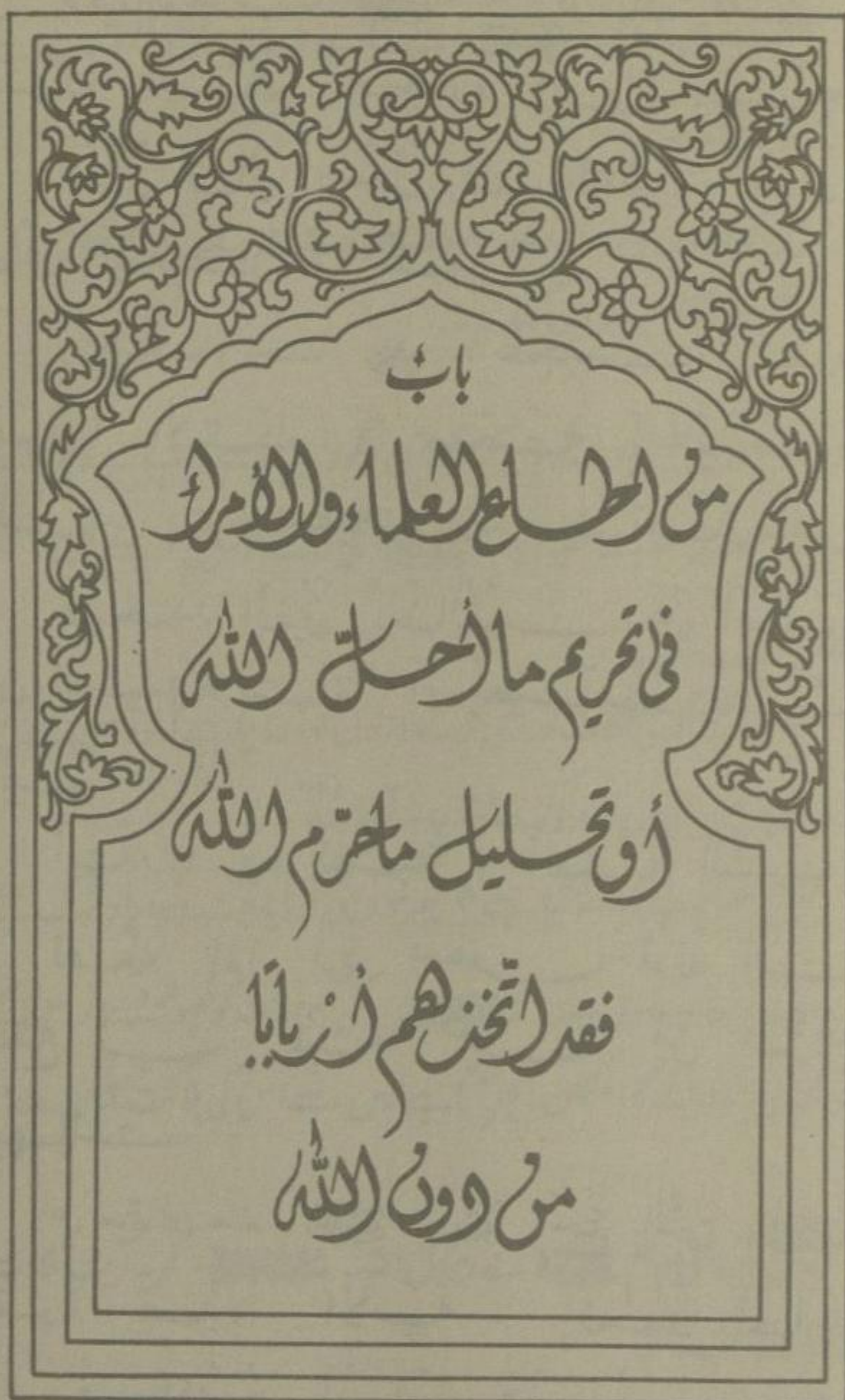
Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.

Faint, illegible text or markings in the middle section.



اس باب میں

اس باب کی وضاحت کی گئی ہے کہ جو شخص اللہ کی طرف سے حلال و حرام کی پرواہ کیے بغیر کھائے اور امر کی اطاعت کرتا ہے وہ مشرک ہے کیونکہ اُس نے اللہ کے سوا ان لوگوں کو قرار دے لیا ہے

وقال ابن عباس رضي الله عنه : "يُوشِكُ أَنْ
تُنْزَلَ عَلَيْكُمْ حِجَابَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ .
أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ تَقُولُونَ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ ."

وقال الامام احمد رحمته الله : عَجِبْتُ لِقَوْمٍ
عَرَفُوا الْإِسْنَادَ وَ صِحَّتَهُ وَ يَذْهَبُونَ
إِلَى رَأْيِ سُفْيَانَ وَ اللَّهِ تَعَالَى يَقُولُ
فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ
أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ (النور : ٦٣)

أَتَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ؟ الْفِتْنَةُ الشِّرْكُ -
لَعَلَّهُ إِذَا رَدَّ بَعْضُ قَوْلِهِ أَنْ
يَقَعَ فِي قَلْبِهِ شَيْءٌ مِّنَ الذَّيْغِ
فِيهِلِكُ -

عن عدى ابن حاتم رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ
يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ - اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ
وَ رُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ
وَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ مَا
أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا إِلَّا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (التوبة : ٣١)
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُهُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ”قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں۔“

میں کہتا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور تم کہتے ہو کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے یوں کہا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن لوگوں پر سخت تعجب ہے جو صحت حدیث کے بعد بھی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا اُن پر دردناک عذاب نہ آجائے۔

تمہیں معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ پھر خود ہی فرمایا، فتنہ سے مراد شرک ہے۔

جب انسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو چھوڑ دے تو اس کے دل میں کجی پیدا ہو جانے کا امکان اُبھر آتا ہے جس سے اس کی ہلاکت یقینی ہے

عدی بن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا کہ

اُنھوں نے اپنے علما اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ اُن کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے

کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ پاک ہے وہ اُن مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

تو عدی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ آپ

قَالَ : أَلَيْسَ يُحَرِّمُونَ مَا
 أَحَدَلَّ اللَّهُ فَتُحَرِّمُونَهُ ، وَ يُحَلِّلُونَ
 مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَتُحِلُّونَهُ ؟ فَقُلْتُ
 بَلَى . قَالَ : فَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ .

(رواه احمد والترمذي وحسن)

مَسَائِلُ

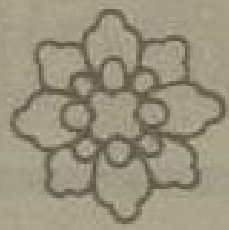
- الاولى :** تَفْسِيرُ آيَةِ النُّورِ .
- الثانية :** تَفْسِيرُ آيَةِ بَرَاءَةِ .
- الثالثة :** التَّنْبِيْهُ عَلَى مَعْنَى الْعِبَادَةِ
 الْخَيْرِ أَنْكَرَ مَا عَدِيَ بِهِ .
- الرابعة :** تَمْثِيلُ ابْنِ عَبَّاسٍ بِأَبِي بَكْرٍ
 وَعُمَرَ ، وَ تَمْثِيلُ أَحْمَدَ
 بِسُفْيَانَ .
- الخامسة :** تَغْيِيرُ الْأَحْوَالِ إِلَى هَذِهِ الْغَايَةِ
 حَقٌّ صَارَ عِنْدَ الْأَكْثَرِ
 عِبَادَةُ الرَّهْبَانِ هِيَ أَفْضَلُ
 الْأَعْمَالِ وَ تُسَمَّى الْوِلَايَةِ .
 وَ عِبَادَةُ الْأَحْبَارِ هِيَ الْعِلْمُ

نے پوچھا اے عدی (رضی اللہ عنہ) ! اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیا کو حلال اور حلال کردہ اشیا کو حرام قرار دیتے وقت تم اُن کی بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے؟ عدی (رضی اللہ عنہ) بولے یہ تو درست ہے۔ چنانچہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہی اُن کی عبادت ہے۔

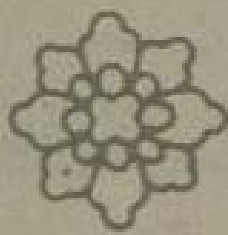
اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

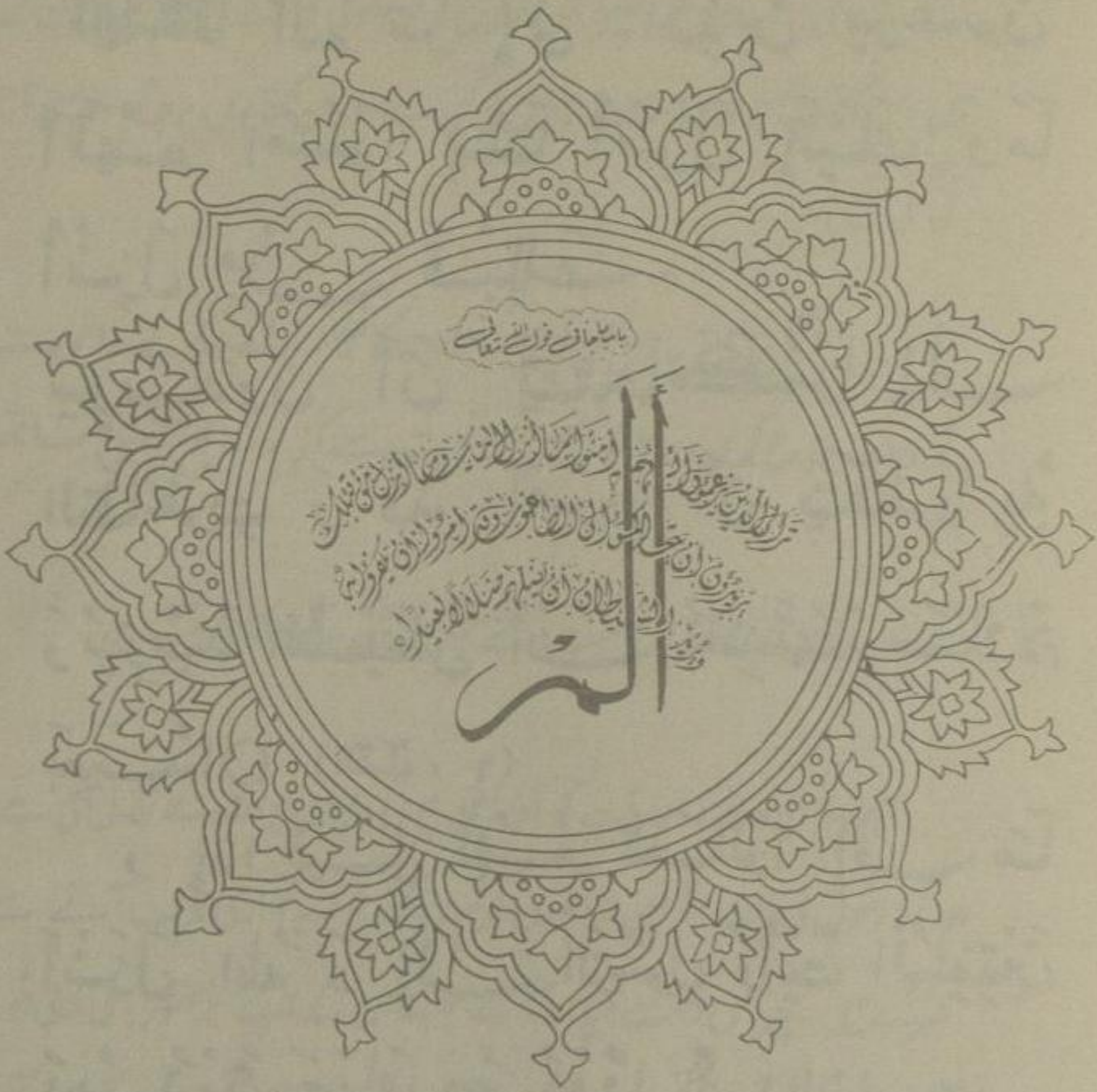
- ① سُورۃ نُّور کی آیت کی تفسیر۔
- ② سُورۃ برأت کی آیت کی توضیح۔
- ③ عبادت کے جس مفہوم کا انکار حضرت عدی (رضی اللہ عنہ) نے کیا تھا، اُس پر غور و فکر۔
- ④ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) نے مثال کے طور پر حضرات ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو بیان کیا اور ام احمد (رضی اللہ عنہا) نے سفیان ثوری (رحمۃ اللہ علیہ) کو۔
- ⑤ حالات اس حد تک تبدیل ہو چکے ہیں کہ اکثر لوگوں کے نزدیک پیروں کی عبادت بہترین عمل قرار پا گیا ہے اور اب اس کا نام ولایت ہے۔

وَالْفِقْهُ ، ثُمَّ تَغَيَّرَ الْحَالُ
إِلَى أَنْ عُيِدَ مِنْ دُوبِ
اللَّهِ مَنْ لَيْسَ مِنَ الصَّالِحِينَ
وَعُيِدَ بِالْمَعْنَى الثَّانِي مَنْ
هُوَ مِنَ الْجَاهِلِينَ .



اور مولویوں کی عبادت ہوتی ہے، اس کا نام علم و فقہ ہے۔ پھر اور حالات
تبدیل ہوئے تو اُن کو بھی پوچھا گیا جو نیک نہ تھے اور اُن کی عبادت بھی
ہوئی جو جاہل مطلق تھے۔





اے نبی! تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم
 ایمان لائے ہیں اس کتاب جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور
 ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ
 اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کریں،
 حالانکہ انھیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انھیں
 بھٹکا کر راہِ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ
أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا
أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ -

يُرِيدُونَ أَن يُتَحَاكَمُوا إِلَى
الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ
وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا

بَعِيدًا ○ (النساء : ٦٠)

وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا
أَنْزَلَ اللَّهُ وَ إِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ
يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ○ (النساء : ٦١)

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا
قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ
بِاللَّهِ إِنَّا أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَ تَوْفِيقًا ○
(النساء : ٦٢)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا
فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ
مُصْلِحُونَ ○ (البقرة : ١١)

اے نبی! تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے
ہیں اس کتاب جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سچے پہلے نازل
کی گئی تھیں۔

مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لیے طاغوت
کی طرف رجوع کریں، حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

شیطان انہیں بھٹکا کر راہِ راست سے بہت دُور لے جانا چاہتا ہے۔

جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اُس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے،
اور آؤ رسول کی طرف، تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف آنے سے
کتراتے ہیں۔ پھر اُس وقت کیا ہوتا ہے جب ان کے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی
مصیبت اُن پر آن پڑتی ہے؟ اُس وقت یہ تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم تو صرف بھلائی چاہتے تھے اور ہماری نیت تو یہ
تھی کہ فریقین میں کسی طرح موافقت ہو جائے۔

جب کبھی اُن سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو انہوں نے یہی کہش
کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَ لَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوهُ خَوْفًا
وَ طَمَعًا

إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِينَ ○ (الأعراف : ٥٦)

قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ
وَ مَن أَحْسَنُ مِّنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ
يُؤْفِكُونَ ○ (المائدة : ٥٠)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ
هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهِ -

قال النووي حديث صحيح، رويناه في كتاب الحج باسناد صحيح

وقال الشعبي : كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ
الْمُنَافِقِينَ وَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ خُصُومَةٌ
فَقَالَ الْيَهُودِي : نَتَحَاكَمُ إِلَى مُحَمَّدٍ لِأَنَّهُ
عَرَفَ أَنَّهُ لَا يَأْخُذُ الرِّشْوَةَ -
وقال المنافق : نَتَحَاكَمُ إِلَى الْيَهُودِ لِعِلْمِهِ
أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ الرِّشْوَةَ -

زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور خدا ہی کو پکارو
خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ۔

یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے

(اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے
ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ
کرنے والا کوئی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ انسان اس وقت تک مومن نہیں کہلا سکتا جب تک کہ اس کی تمام خواہشات
کتاب اللہ اور میرے طریقہ کے تابع نہ ہو جائیں۔

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک منافق اور ایک یہودی کے درمیان کسی
معلے میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔

یہودی یہ جانتا تھا کہ محمد رشوت نہیں لیتے اس لیے ہم فیصلہ ان سے کرا لیتے
ہیں اور دوسری طرف منافق یہ سمجھتا تھا کہ یہودی رشوت کے عادی ہیں لہذا
فیصلہ کسی یہودی سے کرایا جائے۔ چنانچہ فریقین اس بات پر متفق ہو گئے کہ قبیلہ

فَاتَّفَقَا أَنْ يَأْتِيَا كَاهِنًا فِي
 جُهَيْنَةٍ لِيَتَحَاكَمَا إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ «أَلَمْ
 تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ» (الْأَيَّةُ)
 وَقِيلَ نَزَلَتْ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا
 فَقَالَ أَحَدُهُمَا نَتْرَافِعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
 وَقَالَ الْآخَرُ إِلَى كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ -
 ثُمَّ تَرَافَعَا إِلَى عُمَرَ فَذَكَرَ لَهُ
 أَحَدُهُمَا الْقِصَّةَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يَرْضَ
 بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْذَابُكَ؟
 قَالَ نَعَمْ! فَضْرَبَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ -

فِي مَكِّيَّةٍ

تَفْسِيرُ آيَةِ النِّسَاءِ وَمَا فِيهَا مِنْ
 الْإِعَانَةِ عَلَى قَوْمِ الظَّالِمِينَ
 تَفْسِيرُ آيَةِ الْبَقَرَةِ (وَإِذَا
 قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي
 الْأَرْضِ) -

الْأُولَى

الثَّانِيَّةُ

تَفْسِيرُ آيَةِ الْأَعْرَافِ -
 (وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
 بَعْدَ إِصْلَاحِهَا) -

الثَّالِثَةُ

بنی جنینہ کے کاہن سے فیصلہ کرا لیا جائے۔ تو انکے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

الْم تَر إِلَى الذِّنِّ يَرْغَمُونَ ۝ الْآيَةُ

بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ آیت ان دو افراد کے بارے میں اُتری جن میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ سے فیصلہ کرانا چاہیے اور دوسرا بولا کہ نہیں کعب بن اشرف سے فیصلہ درست ہے گا۔

چنانچہ آپ سے فیصلہ لے کر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرانے کیلئے گئے تو ایک فریق نے سارا معاملہ کہہ سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا، جو آپ کے فیصلے پر راضی نہ ہوا تھا، کہ تمہارا مخالف ٹھیک کہہ رہا ہے؟ اُس نے ہاں کہہ کر جواب دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اُس کا کام تمام کر دیا

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سورۃ نسا کی اس آیت کی تفسیر جس سے طاغوت کے معنی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

② سورہ البقرہ کی آیت وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ کی تفسیر۔

③ سورۃ الاعراف کی آیت (وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ

اصلاحها کی تفسیر۔

الرابعہ	تَفْسِيرُ (اَفْحَكُمُ الْجَاهِلِيَّةَ يَبْفُونُ)
الخامسة	مَا قَالَهُ الشَّعْبِيُّ فِي سَبَبِ نَزُولِ الْآيَةِ الْاُولَى -
السادسة	تَفْسِيرُ الْاِيْمَانِ الصَّادِقِ وَالْكَاذِبِ -
السابعة	قِصَّةُ عُمَرَ مَعَ الْمُنَافِقِ -
الثامنة	كَوْنُ الْاِيْمَانِ لَا يَحْصُلُ لِأَحَدٍ حَتَّى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ ﷺ



- ④ سورۃ المائدہ کی آیت افحکم الجاہلیۃ یبفون کی تفسیر۔
- ⑤ آیت کریمہ الموترالی الذین یزعمون کے شان نزول کی وجہ بقول شعبی رحمۃ اللہ علیہ سچے اور جھوٹے ایمان کی تشریح۔
- ⑥ حضرت عمرؓ اور منافق کے درمیان جو واقعہ پیش آیا اس پر غور و فکر کرنا۔
- ⑦ کسی بھی شخص کو ایمان کی دولت حاصل نہیں ہوتی جب تک اس کی تمام خواہشات رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ارشادات کے تابع نہ ہوں۔



بَابُ
مَنْ جَحَدَ شَيْئًا مِّنَ
الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

اِس باب میں
اس شخص کا حکم بیان کیا گیا ہے جو
اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا منکر ہے



قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ هُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَنِ

قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ○ (الرعد: ٣٠)

و فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ قَالَ عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ

بِمَا يَعْرِفُونَ؛ أَتُرِيدُونَ أَنْ يُكَذِّبَ

اللَّهُ وَ رَسُولُهُ؟

و رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ طَاءٍ وَسَّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا إِنْتَفَضَ لَمَّا

سَمِعَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصِّفَاتِ

إِسْتِنكَارًا لِذَلِكَ -

فَقَالَ مَا فَرَقُ هَؤُلَاءِ يَجِدُونَ

رِوَاةً عِنْدَ مُحْكَمِهِ وَ يَهْلِكُونَ عِنْدَ

مُتَشَابِهِهِ - انتهى

و لَمَّا سَمِعْتُ قُرَيْشَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَذْكُرُ "الرَّحْمَنَ" أَنْكَرُوا ذَلِكَ -

فَانْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ: " وَ هُمْ يَكْفُرُونَ

بِالرَّحْمَنِ "

اور یہ لوگ رحمان کو نہیں ملتے۔ ان سے کہو کہ وہی میرا رب ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہی میرا ملجا و مادی ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکور ہے کہ لوگوں کو وہ باتیں سناؤ جنہیں وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلا دیا جائے؟

عبدالرزاق نے بواسطہ معمر بن طاؤس روایت کی، وہ اپنے باپ طاؤس کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دکھا جسے صفاتِ الہی کے بارے میں ایک حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سن کر پکپی آگئی گویا اُس نے اس حدیث کو ناپسند کیا اور اس کا منکر ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان لوگوں کا ڈر عجیب ہے؟ محکم آیاتِ سن کر ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور متشابہ آیاتِ سن کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جب قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حِمْیَر کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے آپ کے اس ذکرِ حِمْیَر کو بُرا سمجھا اور انکار کیا۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی بابت یہ آیت نازل فرمائی کہ ”وہ حِمْیَر کا انکار کرتے ہیں۔“

غیر مسائل

الاولیٰ: عَدَمُ الْإِيْمَانِ بِجَعْدِ شَيْءٍ

مِّنَ الْأَسْمَاءِ وَ الصِّفَاتِ .

الثانیہ: تَفْسِيرُ آيَةِ الرَّعْدِ .

الثالثہ: تَرْكُ التَّحْدِيثِ بِمَا لَا يَفْهَمُ

السَّامِعُ .

الرابعہ: ذِكْرُ الْعِلَّةِ أَنَّهُ يُفْضَى إِلَى

تَكْذِيبِ اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَلَوْ

لَمْ يَتَعَمَّدِ الْمُنْكَرُ .

الخامسہ: كَلَامُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ لِمَنْ اسْتَنَكَرَ

شَيْئًا مِّنْ ذَلِكَ وَ أَنَّهُ أَهْلَكَهُ .

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① جو شخص اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں سے کسی ایک کا بھی انکار

کر دے تو وہ شخص ایمان سے بالکل خالی ہو جاتا ہے۔

② سورہ رعد کی آیت کی تفسیر

③ جس بات کو مخاطب نہیں سمجھ سکتا اُسے چھوڑ دینا۔

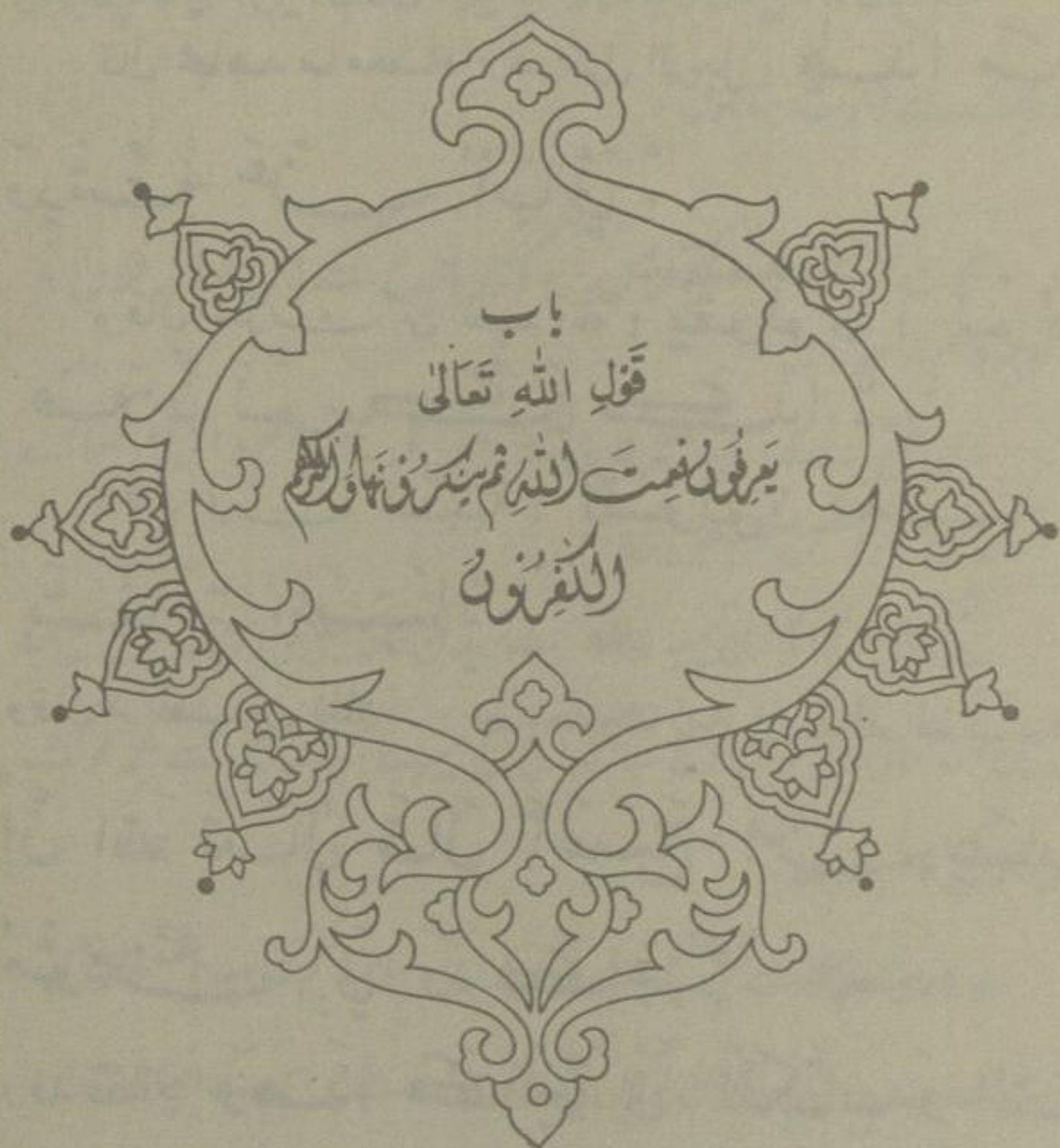
④ اُس علت کا تذکرہ جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب تک

پہنچا دیتی ہے، اگرچہ انکار کرنے والے کا یہ ارادہ نہ ہو۔

⑤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا کلام کہ جو شخص ان میں سے

کسی کا انکار کرے وہ اُسے ہلاک کر دے گی۔





یہ اللہ تعالیٰ کے احسان کو پٹھانتے ہیں۔ پھر
اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں بیشتر لوگ
ایسے ہیں جو حق کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ
ثُمَّ يَنْكُرُونَهَا وَ أَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ °

(النحل : ٨٣)

قَالَ مجاهد ما معناه : هو قول الرجل ، هَذَا مَالِي
وَرِثَتُهُ عَنْ أَبِيَّ -

وَقَالَ عوف بن عبد الله : يَقُولُونَ : لَوْلَا
فُلَانٌ لَمْ يَكُنْ كَذَا -

وَقَالَ ابن قتيبة : يَقُولُونَ : هَذَا
بِشَفَاعَةِ إِلَهَتِنَا -

وَقَالَ ابو العباس رحمته الله : بعد حديث زيد بن خالد الذي فيه :
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي
مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ - (الحديث)

وَقَدْ تَقَدَّمَ وَهَذَا كَثِيرٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
يَذُمُّ سُبْحَانَهُ مَنْ يُضَيِّفُ إِنْعَامَهُ
إِلَى غَيْرِهِ وَ يُشْرِكُ بِهِ -

قَالَ بعض السلف : هو كقولهم : كَانَتْ الرِّيحُ
طَيِّبَةً وَالْمَلَّاحُ حَازِئًا وَ نَحْوُ ذَلِكَ
مِمَّا هُوَ جَارٍ عَلَى السُّنَّةِ كَثِيرٌ

یہ اللہ تعالیٰ کے احسان کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں بیشتر لوگ ایسے ہیں جو حق ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

مجاہدؒ نے کہا۔ انسان کا یہ کہنا کہ ”یہ میرا مال ہے، میں اس کا اپنے بڑوں کی طرف سے وارث بنا ہوں۔“

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ یہ اس طرح کہتے ہیں کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو یہ کام نہ ہوتا۔

ابن قتیبہؒ نے کہا۔ یہ اس طرح کہتے ہیں کہ یہ (انعام و اکرام) ہمارے معبودوں کی سفارش کا نتیجہ ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے زید بن خالد خبزی کی اس حدیث کے بعد جس میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان درج ہے کہ آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ لوگ مومن اور کچھ کافر ہو گئے۔

یہ حدیث پہلے سے گزر چکی ہے۔ اور یوں کہا۔ ایسا حکم کتاب و سنت میں کثرت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت کرتا ہے جو اُس کے انعامات اور اُس کی رحمت کی نسبت کسی دوسرے کی طرف کرتے ہیں اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ بعض سلف کا قول ہے کہ اس کی مثال یہ ہے کہ

”ہوا بہت ہی خوب تھی اور طالع عقلمند تھا۔ اور اسی طرح اور اقوال جو بہت سے لوگوں کی زبانوں پر جاری ہیں۔“

فہرست

تَفْسِيرُ مَعْرِفَةِ النِّعْمَةِ وَإِنْكَارِهَا۔ الاولیٰ

مَعْرِفَةُ أَنَّ هَذَا حَبَارٌ عَلَى
السِّنَةِ كَثِيرٍ۔ الثانیہ

تَسْمِيَةُ هَذَا الْكَلَامِ إِنْكَارًا
لِلنِّعْمَةِ۔ الثالثہ

إِجْتِمَاعُ الضِّدِّينِ فِي الْقَلْبِ۔ الرابعہ

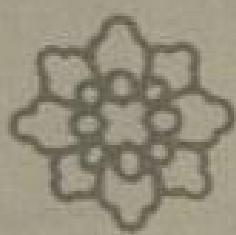
اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

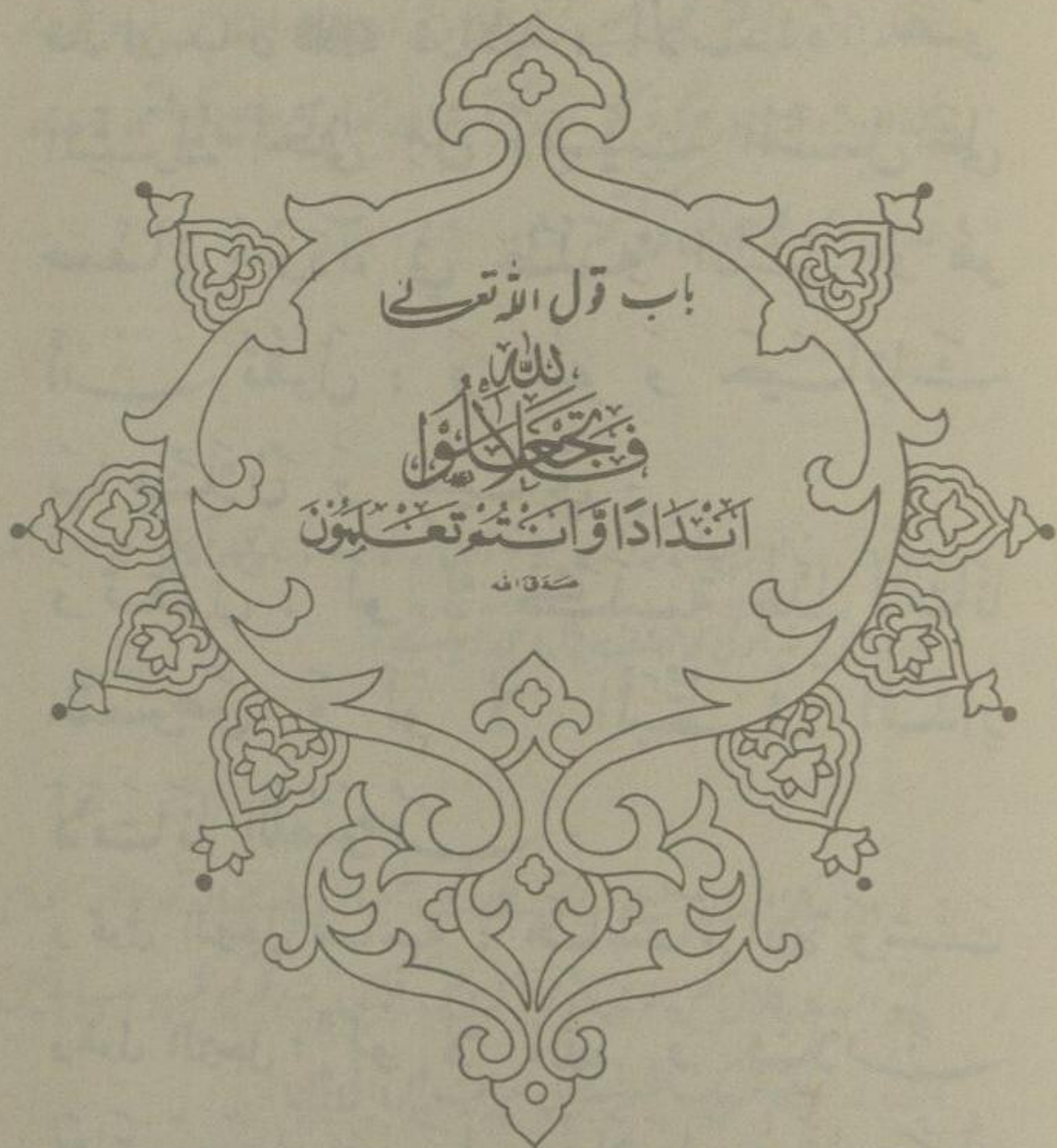
① نعمت کی پہچان، اور اسکے انکار کی جتنی صورتیں ممکن تھیں، ان کی وضاحت کرنا۔

② انکار کی جتنی صورتیں ہیں وہ اکثر لوگوں کی زبان پر جاری ہیں۔

③ ایسے کلام کا نام انکارِ نعمت ہے۔

④ دل میں اجتماعِ ضدین پایا جانا۔





پس جب تم یہ جاننے ہو تو دوسروں کو
اللہ کا مد مقابل نہ ٹھہراؤ۔

قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أُنْدَادًا وَأَنْتُمْ

تَعْلَمُونَ ○ (البقرة : ٢٢)

قال ابن عباس رضي الله عنه في الآية : الْأُنْدَادُ هُوَ الشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَيْبِ النَّمْلِ عَلَى صَفَاةٍ سَوْدَاءَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَهُوَ أَنْ تَقُولَ : وَ اللَّهِ وَ حَيَاتِكَ يَا فُلَانُ وَ حَيَاتِي -

وَتَقُولَ : لَوْ لَا كُيِّبَةُ هَذَا لَأَتَانَا اللَّصُوصُ - وَ لَوْ لَا الْبَطُّ فِي الدَّارِ لَأَتَانَا اللَّصُوصُ -

وقول الرجل لصاحبه : "مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ" وقول الرجل : "لَوْ لَا اللَّهُ وَ فُلَانٌ" لَا تَجْعَلْ فِيهَا - "فُلَانًا" هَذَا كُلهُ بِهِ شِرْكٌ - (رواه ابن أبي حاتم)

وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ - (رواه الترمذي وحسنه وصححه الحاكم)

وقال ابن مسعود رضي الله عنه : لِأَنَّ أَحْلَفَ بِاللَّهِ

پس (جب تم یہ جانتے ہو تو) دُوسروں کو اللہ کا مدد مت بل
نہ ٹھہراؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں کہا
ہے کہ انداد شرک مخفی ہے جیسے کہ سیاہ چوٹی اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر
چلے اور وہ اس طرح کہ تم کہو، اللہ کی قسم، اور تمھاری جان کی قسم اے
فلاں، میری جان کی قسم۔

اور یہ کہے کہ اگر یہ کتیا نہ ہوتی تو ہمارے ہاں چور آجاتے اور اگر
گھر میں لٹخ نہ ہوتی تو ہمارے ہاں چور آجاتے۔

اور یہ کہ انسان اپنے ساتھی سے کہے ”جو اللہ چاہے اور تم چاہو“ اور یہ
کہ ”اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتا“ تو اس میں ”فلاں“ نہ رکھ کیونکہ یہ سب باتیں
اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی تعریف میں آتی ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے غیر اللہ کی قسم

كَاذِبًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ
بِفَيْرِهِ صَادِقًا.

وعن حذيفة رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :
”لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَاءَ فُلَانٌ
وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
شَاءَ فُلَانٌ“ (رواه ابوداؤد بسند صحيح)

و جاء عن ابراهيم النخعي رضي الله عنه أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ
يَقُولَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ وَ بِكَ وَ يَجُوزُ
أَنْ يَقُولَ : بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ -
قَالَ وَ يَقُولُ : لَوْ لَا اللَّهُ ثُمَّ فُلَانٌ
وَلَا تَقُولُوا : لَوْ لَا اللَّهُ وَ فُلَانٌ -

فِي مَسَائِلِهِ

تَفْسِيرُ آيَةِ الْبَقَرَةِ فِي الْأَنْدَادِ

الاولى:

أَنَّ الصَّحَابَةَ رضي الله عنهم يَفْسِرُونَ

الثانية:

الْآيَةَ التَّارِزَةَ فِي الشِّرْكِ

الأكبر أَنَّهَا تَعُمُّ الْأَصْغَرَ

أَنَّ الْحَلْفَ بِغَيْرِ اللَّهِ شِرْكٌ

الثالثة:

کھانے سے اللہ کی جھوٹی قسم کھانا زیادہ بہتر ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ ”جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے“ بلکہ یہ کہو ”جو اللہ چاہے اور پھر جو فلاں شخص چاہے“۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، یہ نہ کہو کہ میں اللہ اور تیری پناہ چاہتا ہوں البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور پھر تیری۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو ”اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں شخص بھی نہ ہوتا“ یہ نہ کہو ”اگر اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتا“۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① انداد کے بارے میں سورہ بقرہ کی آیت کی تفسیر
- ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ وہ شرک اکبر کے متعلق جو آیت نازل ہوتی اسے شرک اصغر پر بھی محمول کرتے۔

③ غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا شرک ہے۔

الرابعہ اَنَّهُ اِذَا حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ

صَادِقًا فَهُوَ اَكْبَرُ مِنْ

الْيَمِينِ الْغَمُوسِ -

الخامسہ اَلْفَرَقُ بَيْنَ الْوَاوِ وَثُمَّ

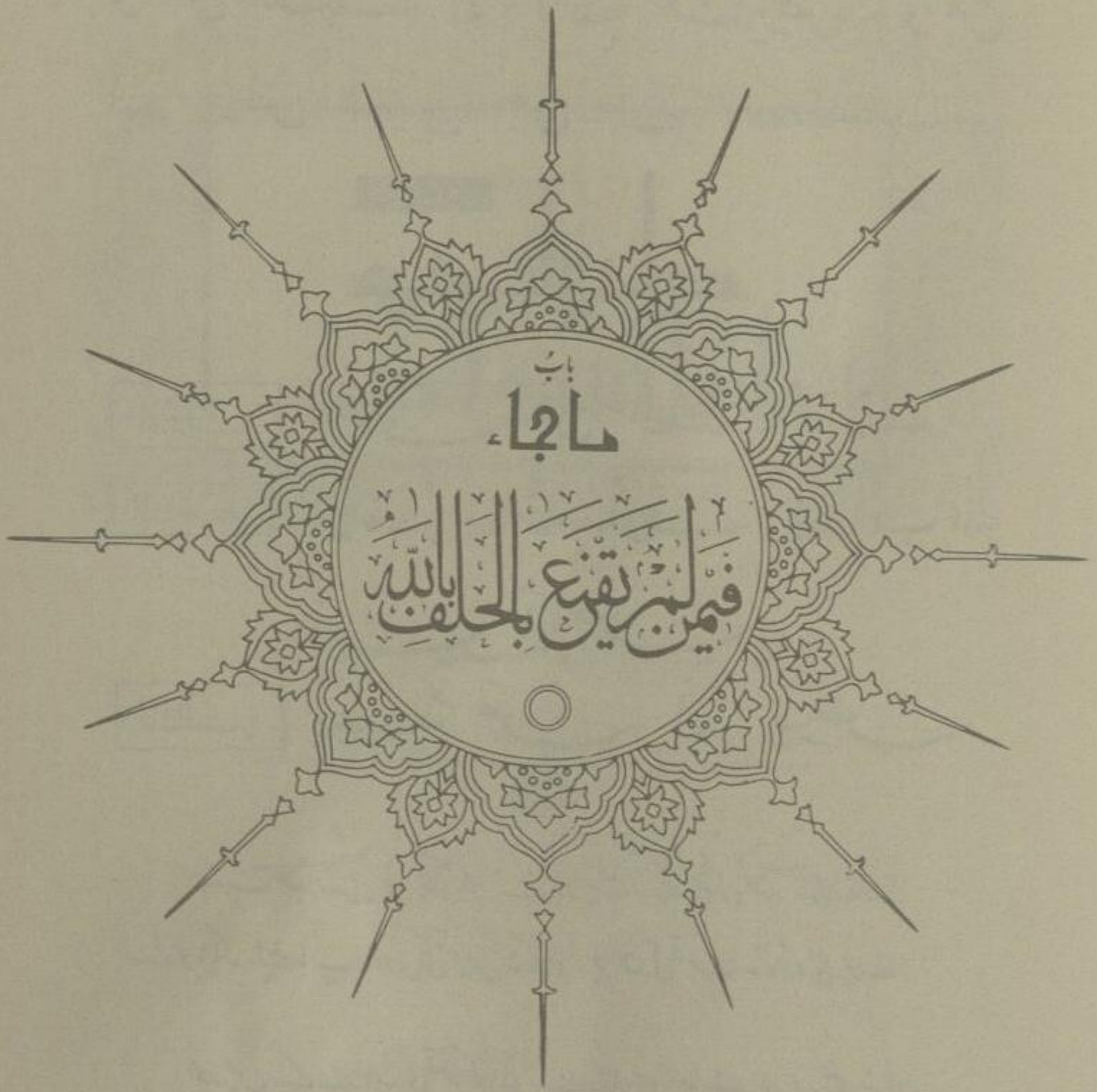
فِي اللَّفْظِ -



④ غیر اللہ کے نام کی سچی قسم کھانا، اللہ کی جھوٹی قسم کھانے سے بھی بدترین فعل ہے۔

⑤ ”واو“ اور ”ثو“ کے الفاظ سے عطف میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔





اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہیں کھانی
چاہیے اور قسم لینے والے کا فرض ہے کہ قسم کے بعد اپنے منافع سے
متعلق حسن نظر رکھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَحْلِفُوا
بِأَبَائِكُمْ مَنْ حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ فَلْيَصْدُقْ
وَمَنْ حَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ فَلْيَرْضَ ، وَمَنْ
لَمْ يَرْضَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ - (رواہ ابن ماجہ بسند حسن)

فہرست

- الاولیٰ: اَلنَّهْيُ عَنِ الْحَلْفِ بِالْأَبَاءِ
الثانیہ: الْأَمْرُ بِالْمَحْلُوفِ لَهُ بِاللَّهِ
أَنْ يَرْضَى
الثالثہ: وَعَيْدُ مَنْ لَمْ يَرْضَ



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپ دادوں کی قسمیں نہ کھاؤ۔ جو اللہ کی قسم کھائے وہ سچ بولے۔
اور جس کے لیے اللہ کی قسم کھائی، اُسے رضی ہونا چاہیے اور جو رضی نہ ہو، وہ بندگانِ خدا میں سے نہیں ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① والدین کی قسم اٹھانے کی ممانعت۔
- ② جس شخص کے لیے اللہ کے نام کی قسم لی گئی اُسے قسم کے بعد رضی ہونے کا حکم۔
- ③ جو شخص قسم لینے کے بعد بھی رضی نہ ہوا اُس کو وعید۔



جو اللہ چاہے اور اے محمد ﷺ جو آپ چاہیں
کے الفاظ زبان سے نکالنا شرک ہے۔ مانہ نبوت
کے یہودی اور عیسائی بھی ان الفاظ کو شرک
قرار دیتے تھے۔

عن قَتِيلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ

ﷺ فَقَالَ

إِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ : تَقُولُونَ :

مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شِئْتُ - وَ تَقُولُونَ

وَ الْكَفْبَةَ

فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادُوا أَنْ

يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا : وَ رَبِّ الْكَفْبَةِ

وَ أَنْ يَقُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ

شِئْتُ - (رواه النسائي ومحققه)

وله أيضا عن ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ

ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شِئْتُ - فَقَالَ أَجَعَلْتَنِي

لِلَّهِ بِنْدًا ؟ مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ -

ولابن ماجة عن الطفيل اخي عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمَّا قَالَتْ : رَأَيْتُ

فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَتَيْتُ عَلَى

نَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ قُلْتُ : إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ

الْقَوْمُ لَوْ لَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ عَزِيرُ

ابْنُ اللَّهِ - فَتَالُوا وَ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ

الْقَوْمُ لَوْ لَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ

حضرت قتیلہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے آکر کہا

کہ تم لوگ بایں طور مرکبِ شرک ہوتے ہو کہ کہتے ہو، جو اللہ چاہے اور تم چاہو،
نیز کہتے ہو کعبہ کی قسم۔

پس رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب وہ قسم کھانا
چاہیں تو (کعبہ کی قسم نہ کہیں بلکہ) ربِ کعبہ کی قسم کہیں اور یہ کہیں کہ جو اللہ چاہے
اور پھر تو چاہے۔

نسائی میں حضرت عبث اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آکر کہا کہ جو اللہ چاہے اور آپ
چاہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا، کیا تو نے مجھ کو اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے۔ صرف
یہ کہا کرو کہ جو اللہ تنہا چاہے۔

ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مادر زاد بھائی حضرت طفیل رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے وہ کہتے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں یہودیوں کی ایک جماعت
کے پاس پہنچا، میں نے کہا تم بہتر لوگ ہو اگر حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہ کہو۔
انہوں نے جواب دیا کہ تم بھی بہتر لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ جو اللہ اور محمد ﷺ چاہیں
پھر عیسائیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا، میں نے کہا تم بہت اچھے لوگ
ہو اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہ کہو۔ انہوں نے کہا کہ تم بھی اچھے لوگ ہو،

اللَّهُ وَ شَاءَ مُحَمَّدٌ -

ثُمَّ مَرَرْتُ بِنَفِيرٍ مِّنَ النَّصَارَى
فَقُلْتُ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ الْقَوْمُ لَوْ لَا
أَنْتَ تَقُولُونَ الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ -
وَقَالُوا وَ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ الْقَوْمُ لَوْ لَا
أَنْتَ تَقُولُونَ - مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَاءَ
مُحَمَّدٌ -

فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَخْبَرْتُ بِهَا مَن
أَخْبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ هَلْ أَخْبَرْتَ بِهَا
أَحَدًا؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَحَمِدَ
اللَّهُ وَ أَشْخَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ -

أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ طُفَيْلًا رَأَى رُؤْيَا
أَخْبَرَ بِهَا مَن أَخْبَرَ مِنْكُمْ وَ إِنَّكُمْ
قُلْتُمْ كَلِمَةً كَانَ يَمْنَعُنِي كَذَا
وَ كَذَا أَنْ أَنْهَاكُمْ عَنْهَا فَلَا
تَقُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ وَ شَاءَ مُحَمَّدٌ
وَ لَكِن قُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ وَ حْدَهُ -

اگر ”جو اللہ اور محمد چاہے“ کے الفاظ نہ کہو۔

پھر میرا گزر ایک عیسائی جماعت پر ہوا میں نے کہا تم اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ وہ بولے کہ تم بھی اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہا کرو کہ۔ جو اللہ چاہے اور محمد ﷺ چاہے۔

صبح ہوئی تو میں نے یہ بات کچھ لوگوں کو بتائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے بھی یہ بات عرض کی۔ فرمایا کسی اور کو بھی بتایا؟ عرض کی جی ہاں! (آپ منبر پر کھڑے ہوئے) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔

اما بعد! طفیل (ﷺ) نے ایک خواب دیکھا ہے جو تم میں سے بعض کو بتا بھی دیا ہے، تم ایک ایسا جملہ بولتے تھے کہ میں اس سے تم کو روکنے میں شرم محسوس کرتا تھا۔ تم آئندہ ”جو اللہ اور محمد چاہے“ نہ کہا کرو، بلکہ کہا کرو ”جو اکیلا اللہ چاہے“۔

مَعْرِفَةُ

الاول: مَعْرِفَةُ الْيَهُودِ بِالشِّرْكِ الْأَصْغَرِ

الثانية: فَهُمْ الْإِنْسَانِ إِذَا كَانَ لَهُ

هَوًى

الثالثة: قَوْلُهُ ﷻ أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ نِدًّا-

فَكَيْفَ بِمَنْ قَالَ هـ

مَالِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ سِوَاكَ

وَالْبَيْتَيْنِ بَعْدَهُ-

الرابعة: أَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنَ الشِّرْكِ

الْأَكْبَرِ لِقَوْلِهِ: "يَمْنَعُنِي كَذَا

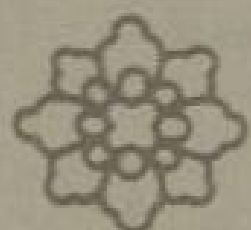
وَكَذَا"

الخامسة: أَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنْ

أَقْسَامِ الْوَحْيِ-

السادسة: أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ سَبَبًا لِشَرْعِ

بَعْضِ الْأَحْكَامِ-



اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① شرکِ اصغر سے یہودیوں کا آگاہ ہونا۔

② خواہشات کے دباؤ کے وقت انسان کا شرک سے متعلق خوب آگاہ

ہونا

③ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شرک بنا دیا ہے اور اُس شخص کے شرک میں کون سی کسر باقی رہ گئی ہے جس نے یہ اشعار لکھ دیے کہ مَا لِي مِنْ الْوَدُوبِ الْخ

④ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُعَقَّدٌ کہنا شرکِ اصغر ہے نہ کہ شرکِ اکبر۔ اس کے شرکِ اصغر ہونے کی دلیل آپ کا یہ ارشاد ہے کہ یمنعنی کذا و کذا

⑤ اچھا خواب وحی کی اقسام میں سے ہے۔

⑥ اچھا خواب بعض اوقات کسی حکم کی وضاحت اور تشریح کیلئے دکھائی دیتا ہے۔

روزنامه‌های ایران

۱. روزنامه ایران

۲. روزنامه اطلاعات

۳. روزنامه کیهان

۴. روزنامه صبح

۵. روزنامه پارس

۶. روزنامه هم‌میهن

۷. روزنامه آفتاب

۸. روزنامه مهر

۹. روزنامه بهار

۱۰. روزنامه تابان

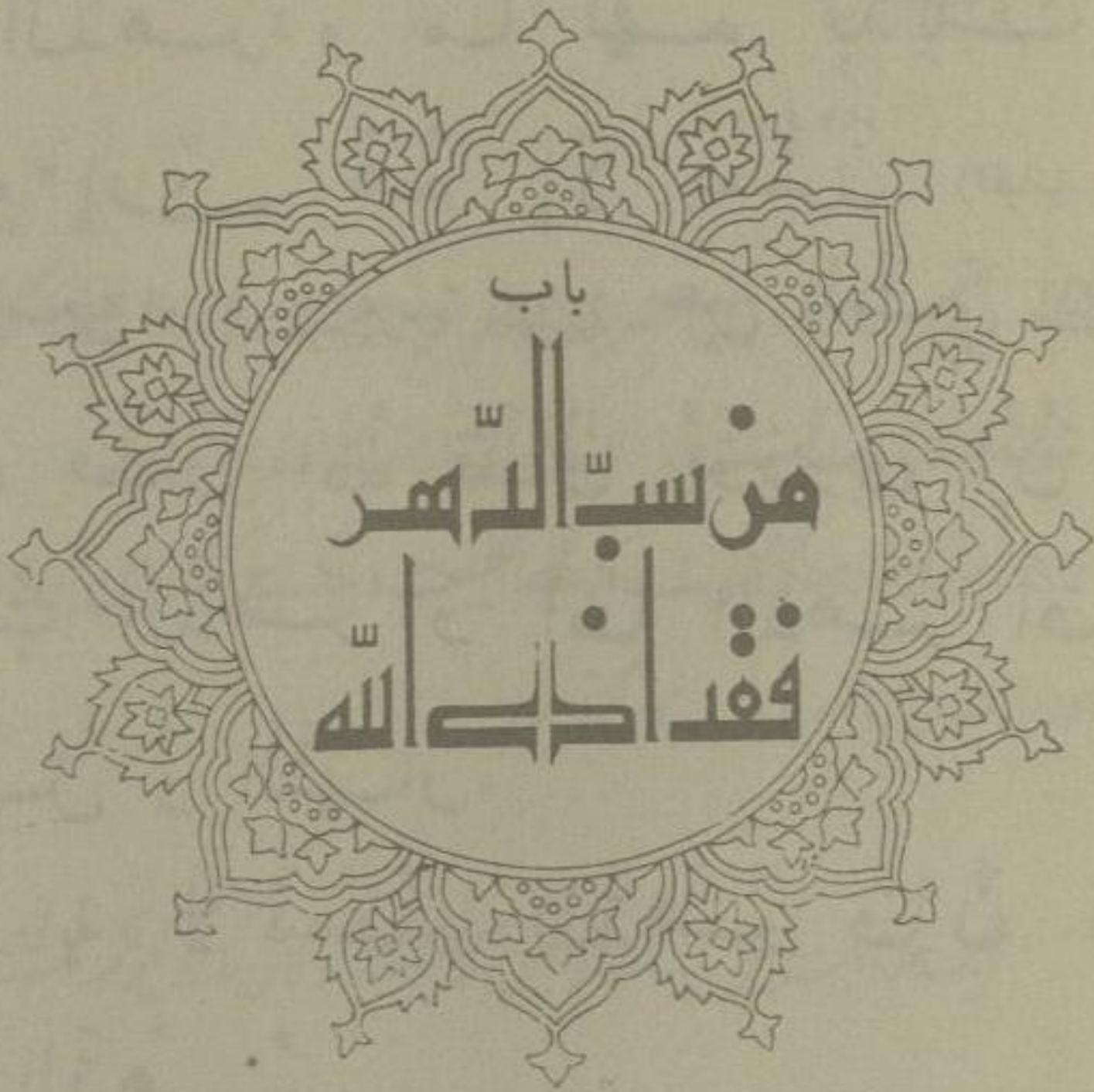
۱۱. روزنامه سوره

۱۲. روزنامه خورشید

۱۳. روزنامه امید

۱۴. روزنامه جوان

۱۵. روزنامه آینده



اس باب میں اس سبب بات کی
وضاحت کی گئی ہے کہ زمانے
کو گالی دینا اللہ تعالیٰ کو ایذا رسانی
کے مترادف ہے

وقول الله تعالى وَ قَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا
الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ نَحْيَا وَ مَا يَهْلِكُنَا
إِلَّا الدَّهْرُ وَ مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ
عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (الباقية : ٢٤)
وفي الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلوات الله عليه
قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ
يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ أَنَا الدَّهْرُ أَقْلَبُ
الَّيْلَ وَ النَّهَارَ -
وفي رواية : " لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ
هُوَ الدَّهْرُ "

فِي مَسَائِلِ

- الاولى: أَلْتَهَى عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ
- الثانية: تَسْمِيَتُهُ أَذَى اللَّهِ -
- الثالثة: أَلْتَأَمَّلُ فِي قَوْلِهِ " فَإِنَّ اللَّهَ
هُوَ الدَّهْرُ "
- الرابعة: أَنَّهُ قَدْ يَكُونُ سَابًّا وَ لَوْ
لَمْ يَقْصِدْهُ بِقَلْبِهِ -

اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ یہیں مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے۔ اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں، صرف گمان سے کام لیتے ہیں۔

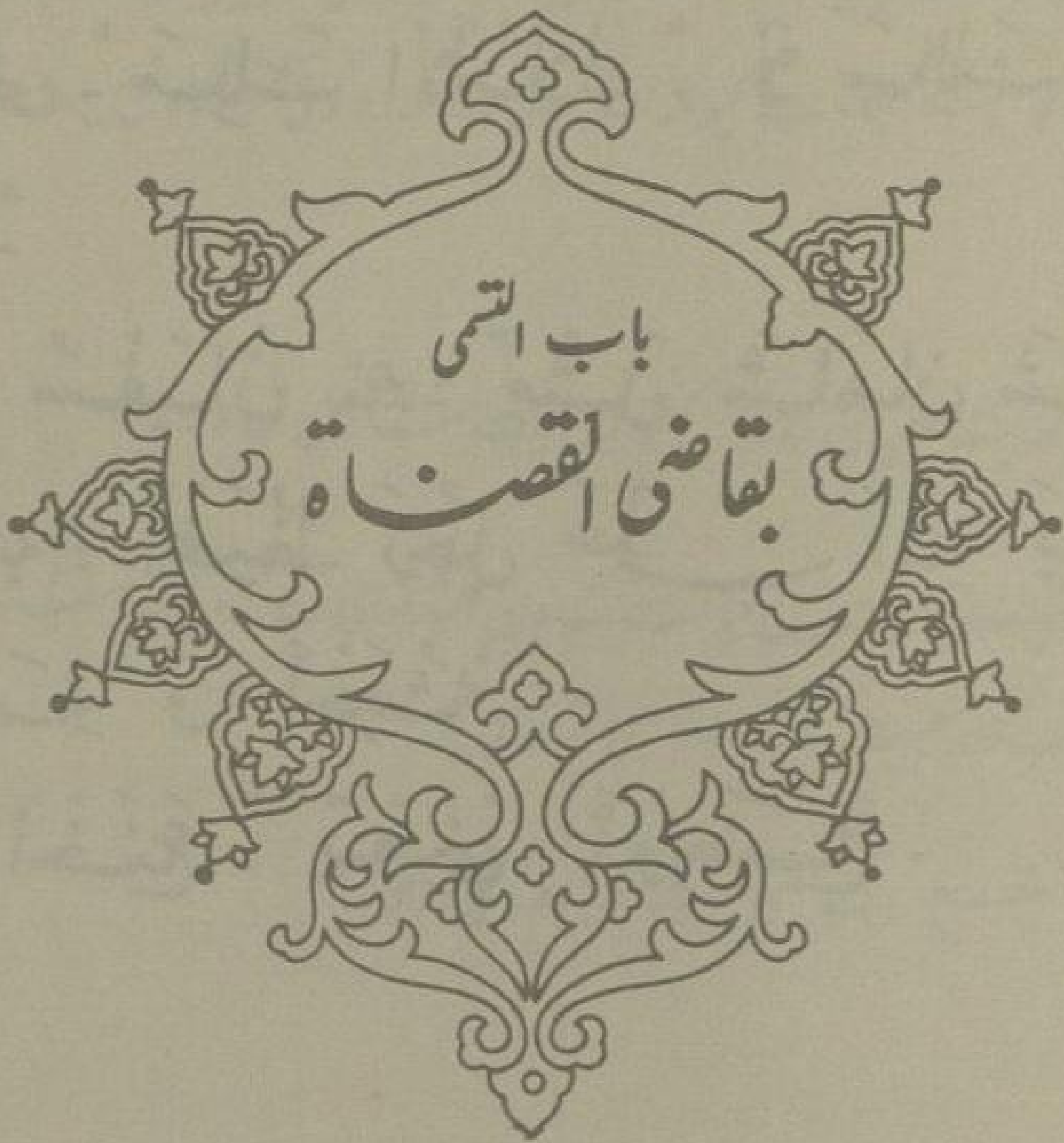
صحیح (بخاری) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابنِ آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے تکلیف دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں دین اور رات میں تبدیلی میں ہی کرتا ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ”زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔“

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① زمانے کو گالی دینے سے روکنا۔
- ② زمانہ کو گالی دینا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینا ہے۔
- ③ لفظ ان اللہ هو الذہر پر غور و فکر کرنا۔
- ④ زمانے کو بُرا کہنا بعض اوقات گالی ہی ہوتا ہے اگرچہ انسان کے دل میں گالی دینا مقصود نہ ہو۔





مُصنّف ﷺ نے کسی کو قاضی القضاۃ کہنے کی
مانعت کے سلسلے میں یہ عنوان تجویز کیا ہے آئندہ سطور
میں آنے والی حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ عنوان
قائم کیا ہے اور اس کی مانعت کی وجہ یہ ہے کہ
اس کی خالق حقیقیؑ نے مشابہت پائی جاتی ہے

وفي الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ: "إِنِّي أَخْنَعُ إِسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ
 تَسْمَى - مَلِكَ الْأَمْلاكِ - لَا مَالِكَ إِلَّا
 اللَّهُ -"

قَالَ سُفْيَانُ رضي الله عنه: "مِثْلَ شَاهَانِ شَاهٍ"
 وفي رواية: أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ وَ أَخْبَثُهُ -
 قَوْلُهُ: "أَخْنَعُ" - يَعْنِي أَوْضَعُ -

فِي مَمَالِكِ

[الاولى:] أَلْتَهَى عَنِ التَّسْمَى بِمَلِكِ
 الْأَمْلاكِ -

[الثانية:] أَنَّ مَا فِي مَعْنَاهُ مِثْلُهُ كَمَا
 قَالَ سُفْيَانُ

[الثالثة:] أَلْتَفَطَنُ لِلتَّغْلِيظِ فِي هَذَا
 وَ نَحْوِهِ مَعَ الْقَطْعِ بِأَنَّ

صحیح (بخاری) میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ حقیر شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو شہنشاہ کہلاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جیسے شاہان شاہ۔

ایک روایت میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب اور غبیث کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

اُخنع کے معنی سب سے زیادہ ذلیل و خوار۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① کسی کو ملک الاملاک کے نام سے موسوم کرنے کی ممانعت۔

② ہر وہ لفظ یا جملہ جس سے ملک الاملاک کے معنی ظاہر ہوں، اسکی ممانعت، جیسے سفیان رضی اللہ عنہ نے مثال دے کر سمجھایا۔

③ اس باب میں اور دوسرے تمام مقامات پر جہاں اس قسم کی شدت اختیار کی گئی ہے، اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ دلی

الْقَلْبَ لَمْ يَقْصِدْ مَعْنَاهُ -

الراجح الَّتَفَطَّنُ أَنْتَ هَذَا لِأَجْلِ

اللَّهِ تَعَالَى سُبْحَانَهُ -



کیفیت اس کے مفہوم و معنی کی متحمل نہ بھی ہو پھر بھی اس قسم کے القاب اسکا استعمال ممنوع ہے -

④ اس بات کو بھی خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اس نوعیت کی تمام شدتیں

صرف اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت ہی کی وجہ سے اختیار کی گئی ہیں -





اس باب میں

یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تعظیم
کی جائے اور اسی بنیاد پر شرکانہ ناموں کو بدل ڈالنا ضروری ہے

عن أبي شريح رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَكُنَّى أَبَا
 الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ
 اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ -
 فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا
 فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ
 فَرَضِي كُلَّ الْفَرِيقَيْنِ - فَقَالَ
 مَا أَحْسَنَ هَذَا -

فَمَالَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قَالَ شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ
 وَعَبْدُ اللَّهِ؛ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟
 قُلْتُ شُرَيْحٌ - قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ -

فِي مَسَائِلِهِ

- | | |
|----------|---|
| الاولى: | إِحْتِرَامُ أَسْمَاءِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ
وَلَوْ لَمْ يُقْصَدْ مَعْنَاهُ - |
| الثانية: | تَغْيِيرُ الْإِسْمِ لِأَجْلِ ذَلِكَ - |
| الثالثة: | إِخْتِيَارُ أَكْبَرِ الْأَبْنَاءِ لِلْكُنْيَةِ |



حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الحکم تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا صرف اللہ ہی حکم ہے اور حکم اُسی کا ہے۔

انہوں نے کہا میری قوم کے افراد جب کسی معاملے میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آجاتے ہیں، میں اُن کا فیصلہ کر دیتا ہوں جس پر دونوں فریق رضامند ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کیسی اچھی بات ہے۔

فرمایا تیری اولاد کیا ہے؟ عرض کیا شریح، مسلم اور عبد اللہ۔ فرمایا ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے کہا شریح! فرمایا، تو ٹھیک ہے، تم ابو شریح ہو۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کی عزت و تکریم کرنی چاہیے اگرچہ استعمال کرتے وقت اس کا معنی مقصود نہ ہو۔

② رب کریم کے اسماء و صفات کی عزت و تکریم کی وجہ سے نام تبدیل کر لینا۔

③ اپنی کنیت رکھتے وقت بڑے بیٹے کے نام کو اختیار کرنا۔

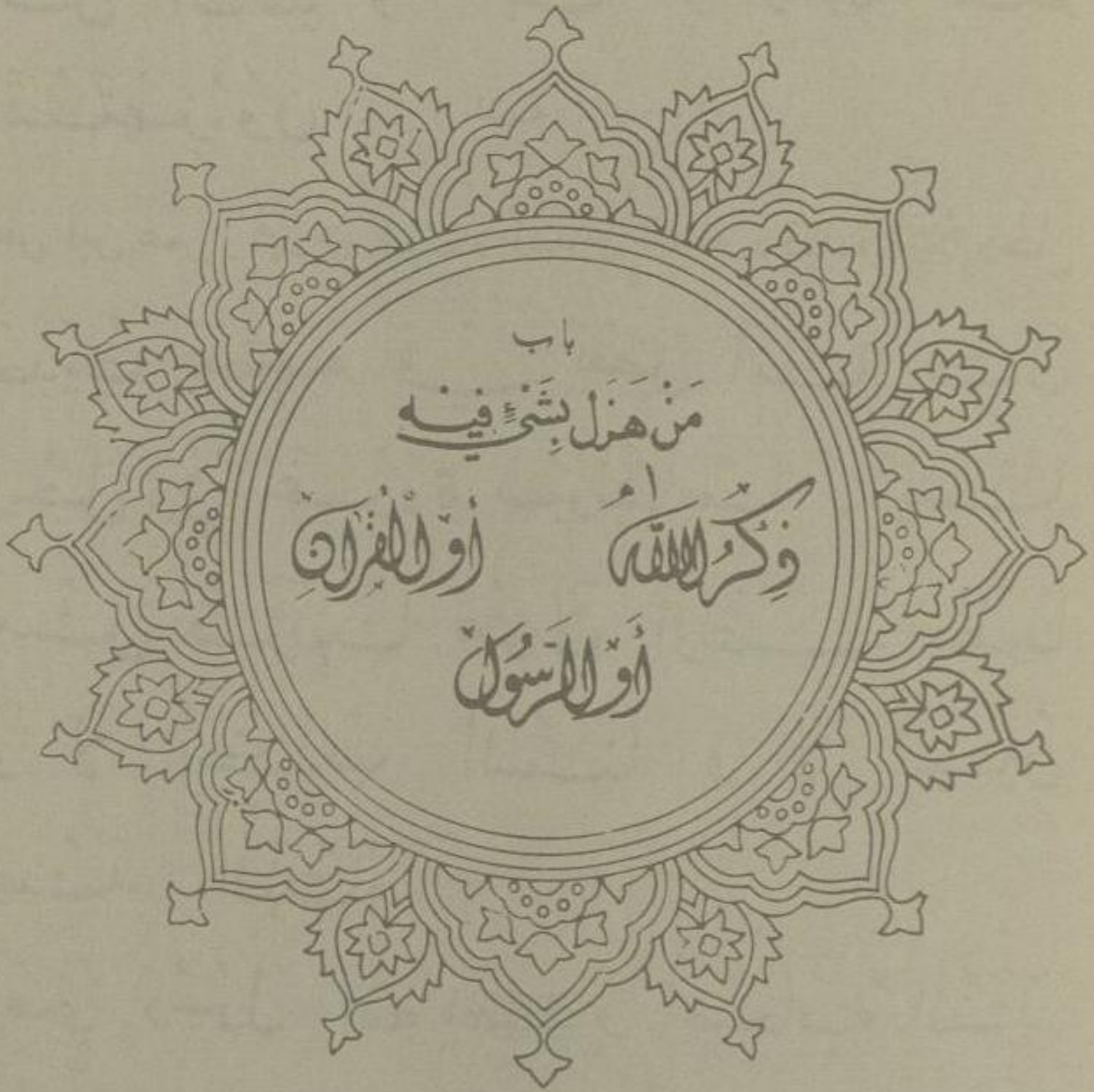


بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
والسلام
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
والسلام
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
والسلام
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
والسلام
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
والسلام





اس باب میں

یہ بیان کیا جائیگا کہ قرآن کریم رسول کریم ﷺ

یا کسی ایسی چیز کا مذاق اڑانا جس میں اللہ کریم کا

ذکر ہے ایک کافرانہ فعل ہے

﴿قَالَ اللَّهُ تَبَّ﴾ وَ لَيْنَ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ
 إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ نَلْعَبُ
 قُلْ أَبِاللَّهِ وَ آيَاتِهِ وَ رَسُولِهِ كُنْتُمْ
 تَسْتَهْزِءُونَ ○ (التوبة : ٦٥)

عن ابن عمر و محمد بن كعب و زيد بن اسلم و قتادة رضي الله عنهم دخل
 حَدِيثُ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضِ أُمَّةٍ قَالِ
 رَجُلٌ فِي غَزْوَةٍ تَبُولُ مَا رَأَيْنَا
 مِثْلَ قُرَائِنَا هَؤُلَاءِ أَرْغَبَ بَطُونًا
 وَ لَا أَكْذَبَ أَلْسِنًا وَ لَا أَجْبَنَ
 عِنْدَ اللَّفْتَاءِ -

يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أَصْحَابَهُ الْقُرَّاءَ -
 فَقَالَ لَهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ كَذَبْتَ
 وَ لَكِنَّكَ مُنَافِقٌ لِأَخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ فَذَهَبَ عَوْفٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 لِيُخْبِرَهُ فَوَجَدَ الْقُرَّانَ قَدْ سَبَقَهُ -

فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 وَ قَدْ ارْتَحَلَ وَ رَكِبَ نَاقَتَهُ - فَقَالَ

اگر ان سے پوچھو کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ ہم
تو تبیسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ ان سے کہو کیا تمہاری مہنسی، دل لگی اللہ،
اس کی آیات اور رسول ﷺ ہی کے ساتھ تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر، محمد بن کعب قرظی، زید بن اسلم اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے۔ ان سب کی روایات آپس میں مل جل جاتی ہیں۔ غزوہ تبوک کے
موقع پر ایک منافق نے کہا کہ ہم نے پیٹ کا پجاری، زبان کا جھوٹا اور میدان
جنگ میں سب سے زیادہ بزدل ان علم والوں سے کوئی نہیں دیکھا۔

اس قول سے اس کی مراد آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار
صحابہ کرام رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو فوراً جواب
دیا کہ تو جھوٹا اور پکا منافق ہے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری غلط بیانی سے
ابھی آگاہ کرتا ہوں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس منافق کی بات بتائیں۔ حضرت عوف بن
مالک رضی اللہ عنہ کے پہنچنے سے پہلے قرآن کریم کی آیات نازل ہو چکی تھیں۔

یہ منافق تبھی آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تاکہ عذر خواہی کرے۔
اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر چل پڑے تھے۔ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ
وَنَتَحَدَّثُ حَدِيثَ الرِّكْبِ نَقْطَعُ
بِهِ عَنَّا الطَّرِيقَ -

قال ابن عمر رضي الله عنهما كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَعَلِّقًا
بِنَسْعَةِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ
الْحِجَابَةَ تَنْكُبُ رِجْلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ
إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ -

فَيَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَبَا اللَّهِ
وَأُيْتِيهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
مَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَمَا يَزِيدُهُ عَلَيْهِ -

فِي مَسَائِلِهِ

[الاولى] وَ هِيَ الْعَظِيمَةُ، أَنَّ مَنْ هَذَا
بِهَذَا. أَنَّهُ كَافِرٌ -

[الثانية] أَنَّ هَذَا تَفْسِيرُ الْآيَةِ فِيمَنْ
فَعَلَ ذَلِكَ كَأَنَّا مَنْ كَانَ

لوگ آپس میں دل بہلا رہے تھے اور سواروں کی سی گپ لڑ رہے تھے جن سے راستہ کاٹنا مقصود تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: گویا میں اس وقت اسے دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی اونٹنی کے کجاوے کی رسی پکڑے ہوئے ہے اور پتھر اس کے پیروں کو ہٹا رہے ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ بلاشبہ ہم مذاق اور کھیل کرتے تھے۔

اور آپ یہ فرماتے تھے کہ کیا تمہاری دل لگی اور بنی اللہ تعالیٰ اور اسکی آیات اور اُس کے رسولؐ ہی کے ساتھ تھی؟ اب عذرات نہ تراشو! تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ آپ اس کی طرف نہ توجہ فرماتے اور نہ اس سے کچھ زیادہ بولتے تھے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سب سے اہم اور بڑا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے مذاق کرے وہ کافر ہے۔

② جو بھی اس قسم کے گھناؤنے فعل کا مرتکب ہوگا تو اسی آیت کی روشنی میں اُس پر حکم لگایا جائے گا۔

الثالث: أَلْفَرَقُ بَيْنَ النَّصِيحَةِ وَ بَيْنَ

النَّصِيحَةِ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ -

الرابع: أَلْفَرَقُ بَيْنَ الْعَفْوِ الَّذِي

يُحِبُّهُ اللَّهُ وَ بَيْنَ الْغِلْظَةِ

عَلَى أَعْدَاءِ اللَّهِ -

الخامس: أَنَّ مِنَ الْإِعْتِذَارِ مَا لَا يَنْبَغِي

أَنْ يُقْبَلَ -



③ چٹلی اور اللہ و رسول ﷺ کے لیے نصیحت کرنے میں فرق

④ وہ عفو جسے اللہ کریم پسند کرتا ہے، اس میں اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں

سے سختی سے پیش آنے میں فرق -

⑤ بعض ایسے بھی عذر ہیں جن کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔



باب
قول اللہ تعالیٰ :

وَلَيْتُمْ أَزَقْنَهُمْ عَذَابَ تَائِبِينَ بَعْدَ ضَرَاءِ مَا يَفْقَرُونَ
هَذَا الْحِصْنُ وَمَا أَظَرَّتْ السَّاعَةُ قَائِمَةً وَلَيْتُمْ
نَهَبَتْ الْحِصْنَ رَبُّهُ إِنَّهُ لَوِصٌّ عِنْدَهُ
لَلْهَاسِ فَلْيَنْتَبِذُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
بِأَعْمَالِهِمْ وَلَنْ يُقَاتِلَهُمْ عَذَابٌ غَلِيظٌ ○



جو نہی سخت وقت گزرنے کے بعد ہم اپنے اپنی جہت کا مزا
چکھاتے ہیں یہ کہتا ہے کہ میں اسی کا مستحق ہوں اور میں نہیں سمجھتا
کہ قیامت کبھی آئے گی لیکن اگر واقعی میں اپنے رب کی طرف
پلٹا گیا تو وہاں بھی مزے کروں گا حالانکہ کفر کرنے والوں کو
لازمًا ہم تبا کر رہیں گے کہ وہ کیا کر کے آئے ہیں اور انھیں
ہم بڑے گندے عذاب کا مزا چکھائیں گے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَيْسَ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا
 مِنْ بَعْدِ ضَرَاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ
 هَذَا لِيْلًا وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ
 قَائِمَةً وَلَيْسَ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي
 إِنَّ لِي عِنْدَهُ لِلْخُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ
 الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا مِن لَّدُنِّي قَتْلَهُمْ
 مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ○ (فصلت - ٥٠)

قال مجاهد رحمته : " هَذَا بِعَمَلِي وَ أَنَا
 مُحَقَّقٌ بِهِ " -

وقال ابن عباس رحمته : " يُرِيدُ مِنْ عِنْدِي " -
 وقوله : " قَالَ إِنَّمَا أُوتِيَتْهُ عَلَىٰ عِلْمٍ
 عِنْدِي " -

قال قتادة رحمته : " عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ مَنِّي
 بِوُجُوهِ الْمَكَايِبِ " -

وقال آخرون : " عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ اللَّهِ إِلَيَّ
 لَهُ أَهْلٌ " -

وَ هَذَا مَعْنَى قَوْلِ مُجَاهِدٍ رحمته : أُوتِيَتْهُ عَلَى
 شَرَفٍ -

جو نہی سخت وقت گزر جانے کے بعد ہم اُسے اپنی رحمت کا مزا چکھتے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ ”میں اسی کا مستحق ہوں میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی لیکن اگر واقعی میں اپنے رب کی طرف پلٹا یا گیا تو وہاں بھی مزے کروں گا۔“ حالانکہ کُفر کرنے والوں کو لازماً ہم بتا کر رہیں گے کہ وہ کیا کر کے آتے ہیں۔ اور انہیں ہم بڑے گندے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

ہذا لی کا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ترجمہ یہ ہے
 ”مجھے یہ مال میری محنت کی بدولت ملا ہے اور میں اس کا مستحق ہوں۔“
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ترجمہ یہ ہے کہ
 ”درحقیقت یہ مال میرا ہی ہے۔“

آیت کریمہ ”اتما او تیتہ علی علو عندی“ کے بارے
 میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ”یہ مال مجھے میرے اُس علم کی بدولت ملا ہے جو
 کمائی کے متعلق مجھے تجربات حاصل ہیں۔“
 بعض علمائے یہ ترجمہ کیا ہے کہ ”مجھے یہ مال اس لیے ملا ہے کہ میں اللہ
 کے ہاں اس کا اہل تھا۔“

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا بھی یہی مفہوم ہے کہ ”یہ مال مجھے میری بزرگی
 کی بنا پر ملا ہے۔“

و عن ابي هريرة رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ

بَنِي إِسْرَءِيلَ أَبْرَصَ وَ أَقْرَصَ

وَ أَعْمَى - فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ

فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلِكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ

فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟

قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَ جِلْدٌ حَسَنٌ

وَ يَذْهَبُ عَنِّي الذِّمِّيُّ قَدْ قَذَرَنِي

النَّاسُ بِهِ - قَالَ : فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ

عَنْهُ قَذَرُهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَ جِلْدًا

حَسَنًا -

قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟

قَالَ الْإِبِلَ أَوْ الْبَقَرَ - شَكَ إِسْحَاقُ -

فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ، وَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ

لَكَ فِيهَا - قَالَ فَأَتَى الْأَفْشَرَ

فَقَالَ : فَأَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟

قَالَ : شَعْرٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّي

الذِّمِّيُّ قَدْ وَتَذَرَنِي النَّاسُ بِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین قسم کے شخص تھے۔ ایک کوڑھی، ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا تو انکی طرف فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟

اُس نے جواب دیا اچھا رنگ اور اچھی چمڑی، اور یہ کہ یہ بیماری مجھ سے رفع ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا اور اس کی بیماری رفع ہو گئی۔ اب اُسے عمدہ رنگ بھی عطا کیا گیا اور بہترین چمڑی بھی عنایت فرمائی گئی۔

پھر سوال کیا کہ اب تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ جواب میں اُس نے اونٹ کہا یا گلے (راوی اسحاق کو شک ہے) چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا اللہ تیرے لیے اس میں برکت پیدا کرے۔

پھر فرشتہ گنجدے کے پاس گیا اور اُس سے کہا تجھے کیا چیز زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا عمدہ بال اور یہ کہ یہ بیماری، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے کراہت محسوس کرتے ہیں، مجھ سے رفع ہو جائے

فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَ أُعْطِيَ شَعْرًا
 حَسَنًا. فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟
 قَالَ الْبَقَرُ أَوْ الْإِبِلُ . فَأُعْطِيَ بَقَرَةً
 حَامِلًا قَالَ بَارِكْ اللَّهُ لَكَ فِيهَا .
 فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ : أَمِيبُ شَيْءٌ أَحَبُّ
 إِلَيْكَ ؟ قَالَ أَتَنْ تَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ
 بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ . فَمَسَحَهُ
 فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ .

قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ
 الْغَنَمُ . فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا . فَاَنْتَجَّ
 هَذَانِ وَ وُلِدَ هَذَا . فَكَانَ لِهَذَا
 وَادٍ مِمَّنَ الْإِبِلِ ، وَ لِهَذَا وَادٍ
 مِمَّنَ الْبَقَرِ وَ لِهَذَا وَادٍ مِمَّنَ
 الْغَنَمِ .

قَالَ : ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ
 فِي صُورَتِهِ وَ هَيئَتِهِ فَقَالَ : رَجُلٌ
 مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِي الْحَبَالُ
 فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ

اب فرشتے نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا اور وہ بیماری ختم ہو گئی اور ساتھ ہی اُسے بہترین بال بھی عطا کیے گئے۔ اس کے بعد فرشتے نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہا گائے یا اونٹ۔ چنانچہ اس کو حاملہ گائے دی گئیں اور کہا اللہ تیرے لیے اس مال میں برکت عطا کرتے۔

اب فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے سوال کیا کہ تجھے کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ میری بنیائی مجھے واپس لوٹا دے جس سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اس کی بنیائی واپس لوٹا دی۔

اس کے بعد پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ کہا بکری۔ چنانچہ اس کو حاملہ بکری عطا کی گئی۔ کچھ مدت بعد ان سب کے ہاں اتنی تعداد میں بچے بڑھے کہ اُس کا ایک میدان اونٹوں کا ہو گیا، اُس کا ایک میدان گائے کا اور اُس کا بکری کا۔

پھر وہی فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی شکل و صورت میں آیا اور کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں، میرے تمام اسباب منقطع ہو چکے ہیں اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ میں آج اپنے وطن میں اللہ کی مدد اور پھر تیری مدد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے، اُس ذاتِ پاک کے ذریعے سے، جس نے تجھے خوبصورت رنگ، بہتر چمڑی اور مال عطا کیا ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے ایک اونٹ دے دے، جس

إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَلَّغَ - أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
 أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَ الْحِلَّةَ
 الْحَسَنَ وَ الْمَالَ - بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ
 فِي سَفَرِي -

فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ - فَمَتَى
 كَأَنِّي أَتَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ
 يَقْذُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا، فَأَعْطَاكَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَالَ؛ فَقَالَ: إِنَّمَا
 وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ
 كَابِرٍ، فَقَالَ - إِنَّ كُنْتَ كَاذِبًا
 فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ -

وَ أَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ،
 فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهُذَا -
 وَ رَدَّ عَلَيْهِ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا -
 فَقَالَ: إِنَّ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ
 اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ -

قَالَ: وَ أَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ
 فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَ ابْنُ سَبِيلٍ،

پر میں سفر کر کے اپنے وطن پہنچ سکوں۔

اس نے کہا مجھے بہت سی سندوتیں درپیش ہیں فرشتے نے کہا
غالباً میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہ تھا؟ تجھ سے لوگ کراہت محسوس
کرتے تھے، فہر نہ تھا؟ تجھے اللہ عزوجل نے یہ مال عطا کیا۔

اس نے کہا یہ مال مجھے وراثت میں حاصل ہوا ہے، میں نے اسے اپنے باپ
دادا سے پایا ہے۔ اس نے کہا اگر تو کذب بیانی کرتا ہے تو اللہ پھر تجھے ایسا ہی
کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔

بعد ازاں وہ فرشتہ گنجے کے پاس اسی کی صورت میں آیا۔ اس سے بھی
وہی بات کی جو کوڑھی سے کی تھی اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا
تو فرشتے نے اس سے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے پھر ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو اس
سے پہلے تھا۔

پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا، اسی کی شکل و صورت میں۔ کہا میں ایک
مسکین اور مسافر ہوں۔ میرا تمام سامان سفر اور زادِ راہ ختم ہو چکا ہے۔ آج مجھے

قَدْ انْقَطَعَتْ لِحَابُ الْعِيبَالِ فِي
 سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِحَابِ الْيَوْمِ
 إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ - أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
 رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبْلَغُ بِهَا
 فِي سَفَرِي -

فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْنَى فَرَدَّ
 اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي،
 فَخُذْ مَا شِئْتَ وَ دَعْ مَا
 شِئْتَ - فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ
 بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ،
 فَقَالَ: أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا
 أُبْتَلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَ سَخَطَ
 عَلَى صَاحِبَيْكَ - (أخبرناه)

في مسائل

- الاولى: تَفْسِيرُ الْآيَةِ -
 الثانية: مَا مَعْنَى: "لَيَقُولَنَّ هَذَا لِي" -
 الثالثة: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ: "إِنَّمَا أُوتِيْتَهُ عَلَى
 عِلْمٍ عِنْدِي" -

اپنی پہنچ کے لیے اللہ کی مدد اور پھر تیری امداد کے سوا کوئی اور ذریعہ دکھائی نہیں دیتا
میں تجھ سے اُس ذات کا واسطہ دے کر، جس نے تجھے تیری بنیائی لوٹائی، ایک
بکری کا سوال کرتا ہوں۔

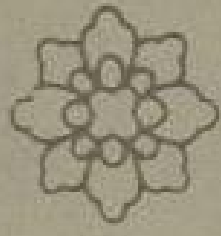
اس نے جواب دیا میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے بنیائی کی نعمت عطا فرمائی،
تیرا جو جی چاہے لے لے اور جو جی چاہے چھوڑ دے۔ اللہ کی قسم،
آج تُو جو کچھ بھی اللہ کے نام پر لے گا، میں اس میں تجھ سے کوئی جھگڑا نہ کروں گا۔

فرشتے نے کہا اپنا مال اپنے پاس رکھو۔ تم آزمائے جا چکے۔ اللہ تجھ پر خوش ہو گیا
اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

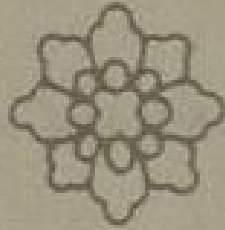
اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

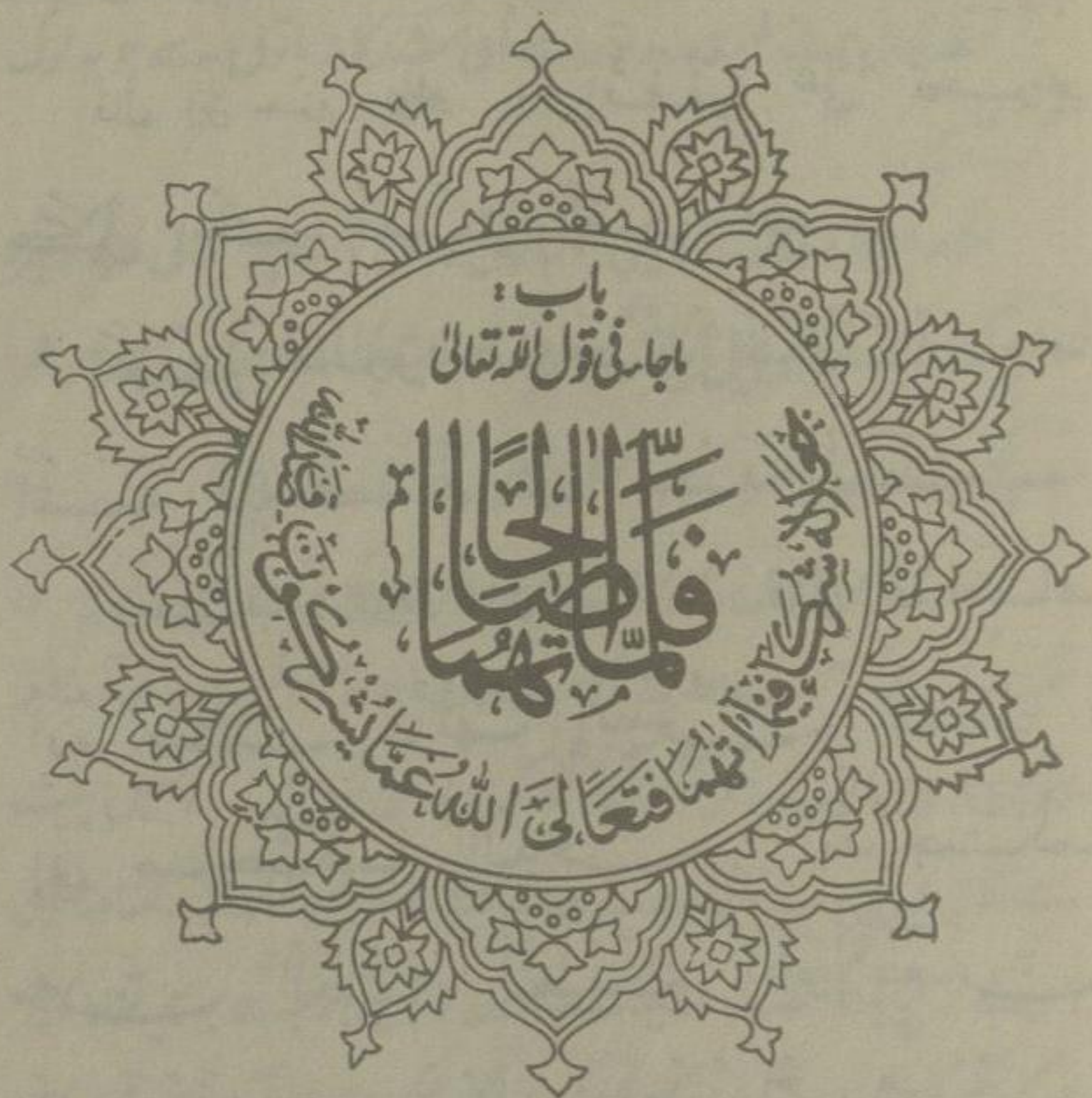
- ① (سورۃ حٰسم النجدہ کی) آیت کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔
 - ② آیت کریمہ "لِیَقُولَنَّ هَذَا لَمْ یَرْفَعِ لَیْلَیْ بِحِثِّ"
 - ③ آیت کریمہ "اِنَّمَا اَوْتِیْتُمْ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِی"
- کے مفہوم کو تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔

الرابعون مَا فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ الْعَجِيبَةِ مِنْ
الْعِبَرِ الْعَظِيمَةِ -



④ ان تین اسرار کے واقعہ میں بڑی بڑی عبرتیں اور نصیحتیں پنہاں ہیں۔





اس باب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ نام اللہ کے سوا
 کسی اور کی طرف منسوب نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ یہ شرک
 فی الالوہیت اور شرک فی العبدیت ہے۔ عبدیت کی نسبت
 صرف اللہ کی طرف ہونی چاہیے اور سب لوگ اللہ تعالیٰ
 ہی کے بندے ہیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا أَتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ
شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ٥

قال ابن حزم رحمه الله : إِتَّفَقُوا عَلَى تَحْرِيمِ
كُلِّ إِسْمٍ مُعْبَدٍ لِغَيْرِ اللَّهِ -

كَعَبْدِ عَمْرٍو ، وَعَبْدِ الْكَعْبَةِ ، وَمَا
أَشْبَهَ ذَلِكَ حَاشَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ
وعن ابن عباس رضي الله عنهما في الآية : قَالَ لَمَّا تَغَشَّاهَا

أَدَمُ حَمَلَتْ فَأَتْتَاهَا إِبْلِيسُ فَقَالَ :
إِنِّي صَاحِبُكُمْمَا الذِّعْيُ أَخْرَجْتُكُمْمَا
مِنْ الْجَنَّةِ لَتُطِيعَنِي أَوْ لَأَجْعَلَنَّ
لَهُ قَرْنَيْنِ إِيْلٍ فَيَخْرُجُ مِنْ

بَطْنِكَ فَيَشُقُّهُ وَ لَأَفْعَلَنَّ وَ لَأَفْعَلَنَّ
يُخَوِّفُهُمَا سَمِيَّاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَأَبَيَا أَنْ
يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا -

ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتْتَاهُمَا فَقَالَ مِثْلَ
قَوْلِهِ وَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا -

ثُمَّ حَمَلَتْ فَأَتْتَاهُمَا فَذَكَرَ لَهُمَا
فَأَذَرَ كُهُمَا حُبَّ الْوَلَدِ فَسَمِيَّاهُ

جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک صحیح و سالم بچہ دے دیا تو وہ اس کی
اس کی بخشش و عنایت میں دُوروں کو اُس کا شریک ٹھہرانے لگے۔
اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہے اُن مُشرک کانہ باتوں سے جو یہ لوگ
کرتے ہیں۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر
نام رکھنا حرام ہے جس میں غیر اللہ کی طرف عبدیت کا اظہار ہو جیسے عبد عمرو،
عبد لکعبہ وغیرہ۔ صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سورۃ اعراف کی مذکورہ آیت کریمہ کی
تفسیر یہ کی ہے کہ ”جب حضرت آدم علیہ السلام اور حواؑ آپس میں ملے تو یہ حاملہ
ہوئیں۔ ابیس ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت
سے نکالا۔ میری بات مانو اور ہونے والے بچے کا نام عبدالحارث رکھا ورنہ میں
اس کے سر پر بارہ سنگا کے دو سنگ بنا دوں گا جس کی وجہ سے یہ بچہ تمہارا پیٹ
چیر کر نکلے گا اور میں یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام
نے اس کی ایک نہ مانی، چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ مُردہ تھا۔

حضرت حواؑ پھر دوبارہ حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آکر پھر وہی کہا لیکن حضرت
آدم اور حوا علیہما السلام نے اس کی بات نہ مانی اور پھر مُردہ بچہ پیدا ہوا۔ پھر میری
دفعہ حضرت حواؑ حاملہ ہوئیں تو شیطان نے پھر آکر بہکانے کی کوشش کی چنانچہ
اُن کے دل میں بچے کی محبت پیدا ہو گئی اور انہوں نے بچہ پیدا ہونے کے بعد
اُس کا نام عبدالحارث رکھ دیا۔ مُشرکینِ کریم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے

عَبْدَ الْحَارِثِ فَذَلِكَ قَوْلُ : جَعَلَالَهُ

شُرَكَاءَ فِيمَا أُتْهِمَا - (رواه ابن أبي حاتم)

وله بسند صحيح عن قتادة رضي الله عنه قَالَ : شُرَكَاءَ

فِي طَاعَتِهِ وَ لَمْ يَكُنْ فِي عِبَادَتِهِ -

وله بسند صحيح عن مجاهد في قوله : لَيْسَ

أَتَيْنَا صَالِحًا - قَالَ : " أَشْفَقَا أَنْ

لَا يَكُونَا إِنْسَانًا -

و ذُكِرَ مَعْنَاهُ عَنِ الْحَسَنِ وَ سَعِيدِ

وَ غَيْرِهِمَا -

فِيمَا مَعْنَاهُ

تَحْرِيمِ كُلِّ إِسْمٍ مُعْبَدٍ

الاولى

لِغَيْرِ اللَّهِ

تَفْسِيرُ الْآيَةِ -

الثانية

إِنَّ هَذَا الشِّرْكَ فِي مُجَرَّدِ

الثالثة

تَسْمِيَةٍ لَمْ تُقْصَدْ حَقِيقَتُهَا -

إِنَّ هِبَةَ اللَّهِ لِلرَّجُلِ

الرابعة

الْبِنْتُ السَّوِيَّةُ مِنَ النِّعَمِ -

کہ ”جعلہ شرکاً“

ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند سے روایت کی ہے جس میں وہ زیر بحث آیت کے مفہوم کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”انہوں نے صرف شیطان کی بات مانی تھی، عبادت نہیں کی تھی۔“

نیز ابن ابی حاتم نے بسند صحیح حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت لعن اٰمیتنا کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ:

”وہ ڈرے کہ مبادا ہمارا بچہ بصورت انسان نہ ہو۔“

حضرت حسن بصری اور سعید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح اقوال مروی ہیں۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① ہر وہ نام جس پر غیر اللہ کی بندگی کی جاتی ہو وہ نام رکنا حرام ہے۔

② سورۃ اعراف کی آیت کی تفسیر۔

③ مذکورۃ الصد حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے واقعہ میں جس شرک کا ذکر ہے اس کا تعلق صرف نام رکھنے سے ہے حقیقی شرک مقصود نہ تھا۔

④ کسی شخص کے ہاں صحیح سالم لڑکی کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

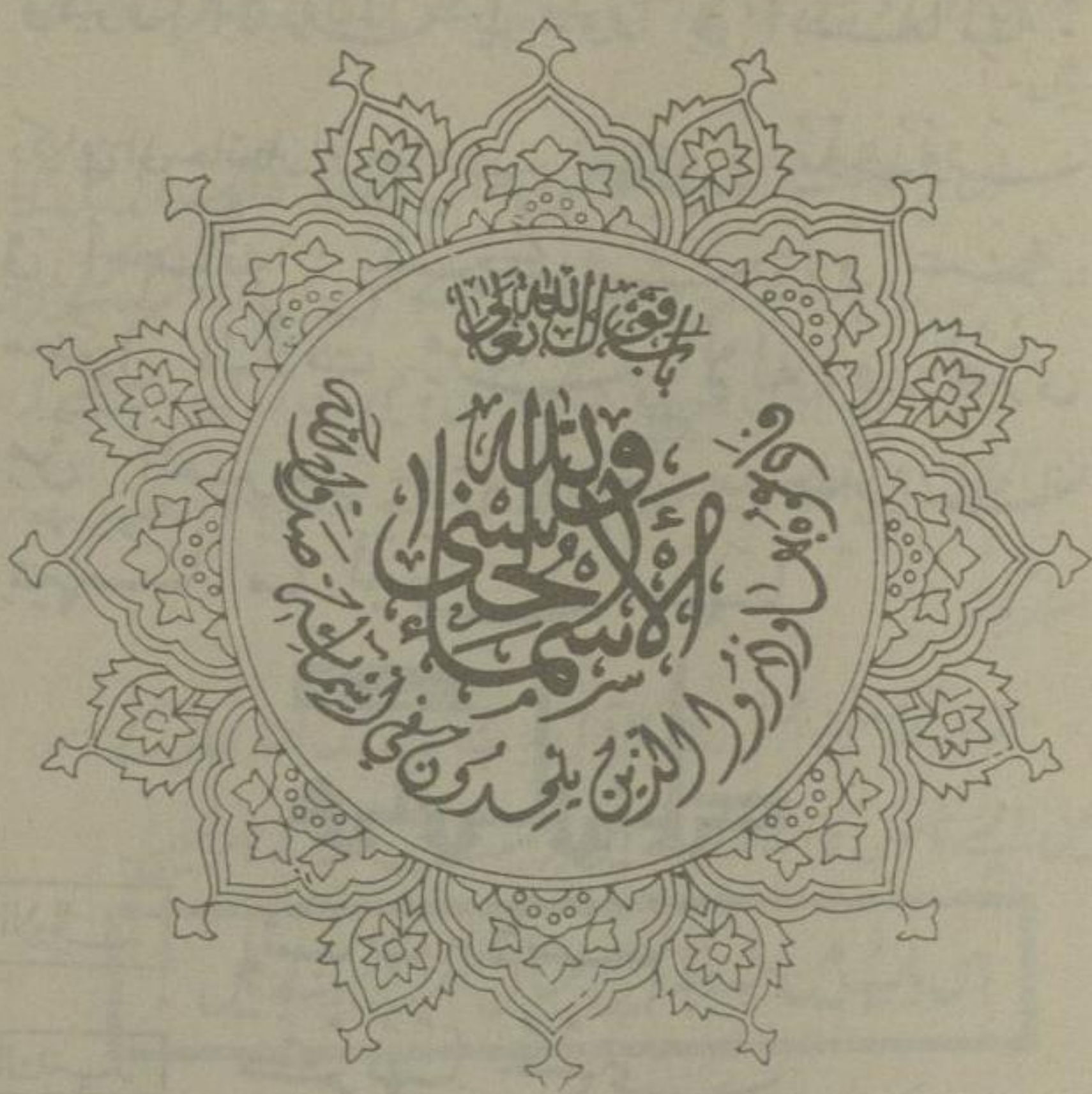
المخامسة ذكر السلف الفرق بين

الشرك في الطاعة و الشرك
في العبادة -



⑤ سلف أمت كاشرك في الطاعة اور شرك في العبادة میں فرق
کو خوب واضح فرمانا۔





اللہ تعالیٰ اچھے ناموں کا ہستحق ہے اس کو اچھے ہی ناموں

سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے

میں راستی سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

قوله وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا
وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ -

ذكر ابن أبي حاتم عن ابن عباس رضي الله عنه : يُلْحِدُونَ
فِي أَسْمَائِهِ : يُشْرِكُونَ - وَ عَنْهُ :
سَمُّوا اللَّاتَ مِنْ الْإِلَهِ وَالْعُزَّى
مِنَ الْعَزِيزِ - وَعَنِ الْأَعَشِ بالحاء يَدْخِلُونَ
فِيهَا مَا لَيْسَ مِنْهَا -

فِي مَسَائِلِهِ

- | | |
|--------------------|---------|
| إثبات الأسماء | الأولى |
| كونها حسنى | الثانية |
| الأمر بدعائه بها | الثالثة |
| ترك من عارض من | الرابعة |
| الجاهلين المُلحدين | |
| تفسير الإلحاد فيها | الخامسة |
| وعيد من الحد | السادسة |



اللہ تعالیٰ اچھے ناموں کا بستیحق ہے اس کو اچھے ہی ناموں سے پکارو
اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے نام رکھنے میں راستی سے منحرف ہو جاتے
ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول نقل کیا
ہے جس میں وہ فرماتے ہیں ”یَلْحِدُونَ“ کے معنی یہ ہیں کہ وہ شرک کرتے ہیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول یہ بھی ہے کہ الحاد، یہ ہے کہ
لفظ الجلالۃ (یعنی اللہ) کو انھوں نے اَلَلات کا نام الہ اور عَزَّی کا نام عزیز سے
اختیار کیا تھا۔

الحاد کے متعلق اعمش رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اسماء
میں ایسے ناموں کا اضافہ کرتے ہیں جو حقیقت میں اللہ کے نام نہیں۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① اللہ کریم کے اسماء کو ثابت کرنا۔
- ② اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں کا پاکیزہ ہونا۔
- ③ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم۔
- ④ وہ ملحدین جو اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات میں معارضہ کرتے
ہیں ان سے قطع تعلق کرنا۔
- ⑤ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں کس قسم کا الحاد ہوتا ہے؟ اس کی وضاحت
- ⑥ جو شخص الحاد جیسے قبیح فعل کا مرتکب ہو، اس کے بارے میں وعید
اور ڈانٹ۔



Handwritten text at the top of the page, likely a title or header.

Handwritten text in the upper middle section of the page.

Handwritten text in the middle section of the page.

Handwritten text enclosed in a rectangular box, possibly a signature or a specific section header.

- ① Handwritten list item 1
- ② Handwritten list item 2
- ③ Handwritten list item 3
- ④ Handwritten list item 4
- ⑤ Handwritten list item 5
- ⑥ Handwritten list item 6
- ⑦ Handwritten list item 7
- ⑧ Handwritten list item 8





اس باب میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے
 کہ ”اللہ پر سلام ہو“ کے الفاظ زبان سے
 نکالنا درست نہیں ہے۔ یہ الفاظ ذاتِ خداوندی
 کو زیٹ نہیں دیتے۔

وفي الصحيح عن ابن مسعود رضي الله عنه قال : إذا كنا
 مع النبي ﷺ في الصلوة قلنا -
 أَسْلَامٌ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ أَسْلَامٌ
 عَلَى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ -

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُولُوا
 أَسْلَامٌ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ
 السَّلَامُ -

فيه مسائل

- | | |
|---------|--|
| الاولى | تَفْسِيرُ السَّلَامِ - |
| الثانية | أَنَّهُ تَحِيَّةٌ - |
| الثالثة | أَنَّهَا لَا تَصْلَحُ لِلَّهِ - |
| الرابعة | أَلْعِلَّةُ فِي ذَلِكَ - |
| الخامسة | تَعْلِيلُهُمُ التَّحِيَّةَ الَّتِي
تَصْلَحُ لِلَّهِ - |



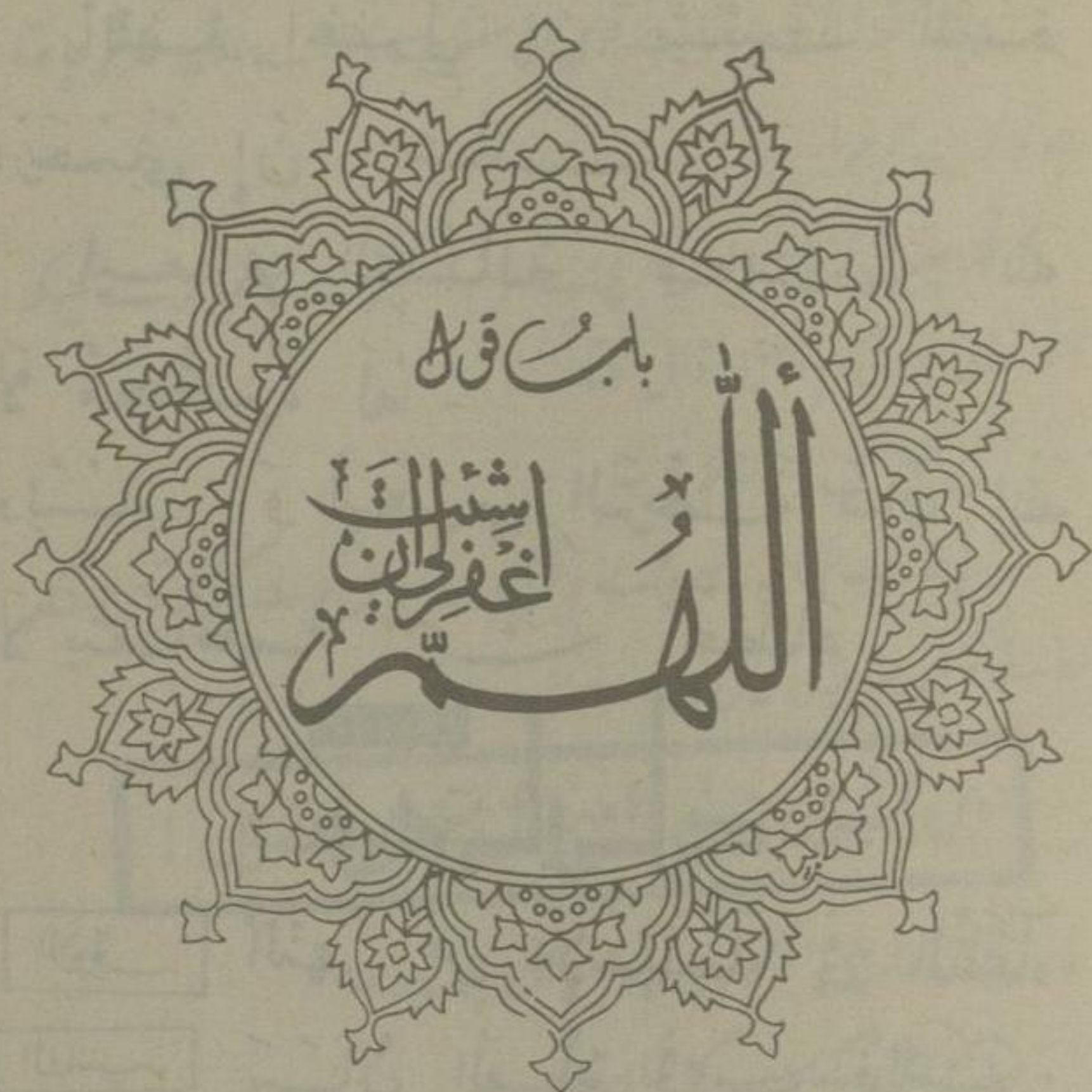
صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
انہوں نے کہا کہ :

ہم جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے کہ ”اللہ پر
اُس کے بندوں کا سلام ہو اور فلاں فلاں شخص پر بھی سلام ہو۔“ یہ سن کر آپ
نے فرمایا کہ ”السلام علی اللہ“ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلام ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① لفظ ”السلام“ کی تفسیر۔
- ② یہی لفظ اہل جنت کا سلام ہونا۔
- ③ یہ لفظ ذاتِ باری تعالیٰ کے لیے درست نہیں۔
- ④ اس لفظ کے نہ کہنے کی وجہ۔
- ⑤ اُس تحیہ کی تعلیم جو اللہ تعالیٰ کے لیے زیبا ہے۔





اِس باب میں

یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انسان کو دُعا کرتے وقت پورے عزم
اور وثوق سے اپنی حاجاتِ بڑی و اچھال کے سامنے پیش کرنی
چاہئیں۔ شک اور تذبذب کی کیفیت ہرگز اپنے اوپر طاری نہ ہوئے۔

في الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله عليه

قَالَ : لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ -

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ

ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ -

لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ

لَا مُكْرَهَ لَهُ -

وَلْيُسَلِّمْ : وَ لِيَعْزِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ

لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ عِوَاهُ .

مَسَائِلُ

أَلْتَهَى عَنْ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الدُّعَاءِ -

الأولى :

بَيَانُ الْعِلَّةِ فِي ذَلِكَ -

الثانية :

قوله : لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ -

الثالثة :

إِعْظَامُ الرَّغْبَةِ

الرابعة :

التَّعْلِيلُ لِهَذَا الْأَمْرِ -

الخامسة :



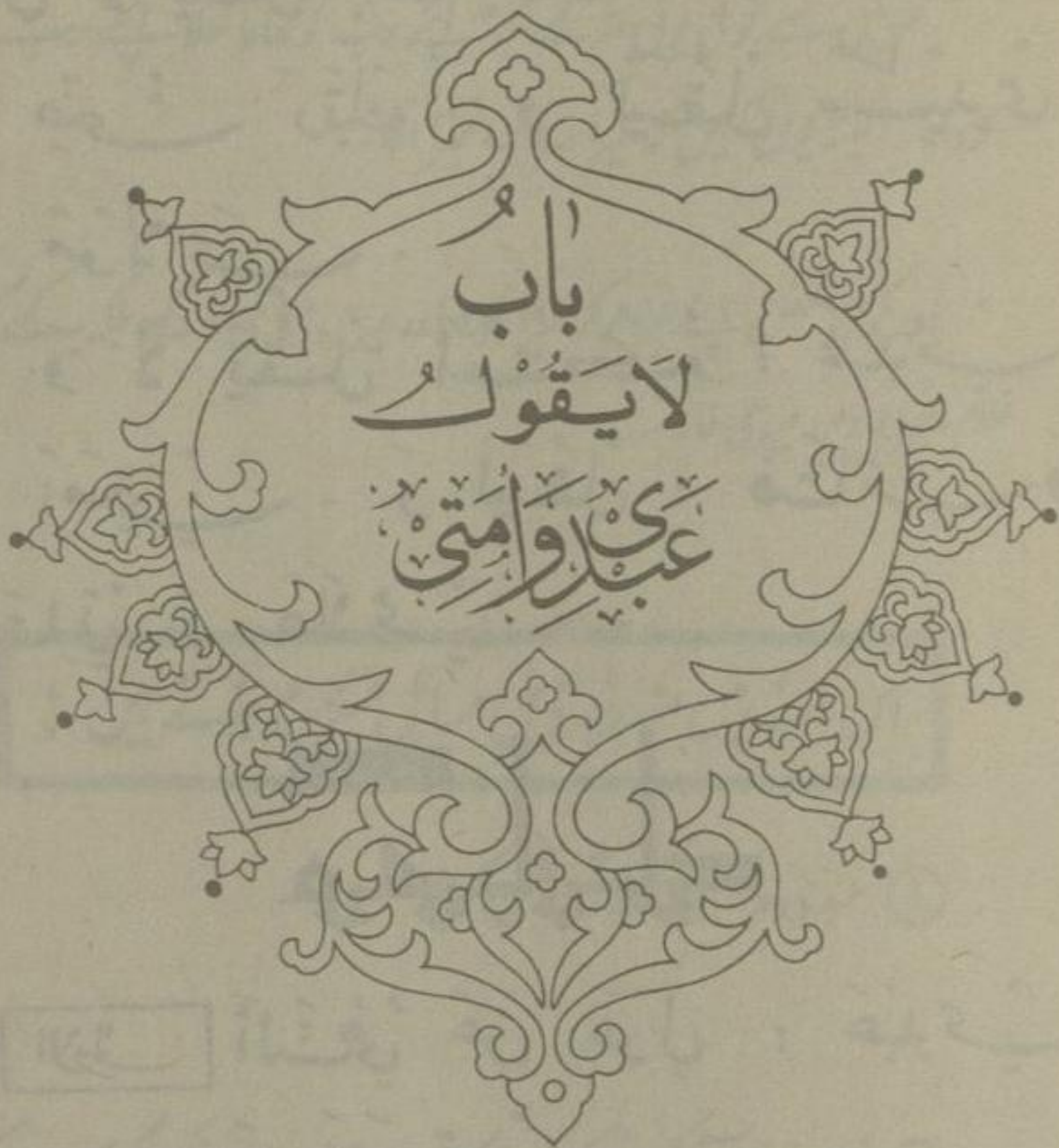
صحیح (بخاری) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ سؤل اکرم
 ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ:
 اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا
 ہے تو مجھ پر رحم فرما۔

بلکہ چاہیے کہ اپنے سوال کو پورے عزم اور پختگی سے پیش کرے کیونکہ
 اللہ تعالیٰ پر کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتا۔
 صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں:
 ”اپنے رب تعالیٰ سے بڑے وثوق سے سوال کرے کیونکہ اُس کے
 سامنے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔“

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① دُعا میں ”اگر تو چاہے“ نہ کہنا چاہیے۔
- ② اس کے سبب کا بیان۔
- ③ سوال پورے وثوق سے کرنا چاہیے۔
- ④ رغبت زیادہ ہونی چاہیے۔
- ⑤ کثرتِ رغبت کے اسباب۔





اس باب میں

اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے کہ کوئی شخص
اپنے غلام کو "میرا بندہ، میری لونڈی" نہ کہے۔

فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمُ رَبِّي
 وَ ضَعْتُ رَبِّي ، وَ لِيَقُلْ سَيِّدِي
 وَ مَوْلَايَ -
 وَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ : عَبْدِي
 وَ أَمَتِي - وَ لِيَقُلْ : فَتَايَ وَ
 فَتَاتِي وَ غُلَامِي -

مَسَائِلُ

[الاولى] أَلْتَفِي عَنْ قَوْلِ : عَبْدِي
 وَ أَمَتِي -

[الثانية] لَا يَقُولُ الْعَبْدُ : رَبِّي وَلَا
 يُقَالُ لَهُ : أَطْعِمُ رَبِّي -

[الثالثة] تَعْلِيمُ الْأَوَّلِ قَوْلَ : فَتَايَ
 وَ فَتَاتِي وَ غُلَامِي -

[الرابعة] تَعْلِيمُ الثَّانِي قَوْلَ : سَيِّدِي
 وَ مَوْلَايَ -

صحیح (مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ ”اپنے رب کو کھانا کھلا۔ اپنے رب کو وضو کروا۔“ البتہ یوں کہیں کہ میرا سردار، میرا آقا۔

اور کوئی شخص اپنے غلام کو میرا بندہ اور میری لونڈی نہ کہے بلکہ یہ کہے کہ میرا غلام، میرا خادم، میری خادمہ۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① عِبْدَنِي وَآمَتِي کہنے سے منع کرنا۔

② غلام اپنے آقا کو ربّی کہہ کر نہ پکارے اور اسی طرح غلام کو بھی یہ نہ کہنا چاہیے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا۔

③ مالک اور آقا کو یہ تعلیم دی کہ وہ قَتَائِي، قَتَائِي اور غلامی کے الفاظ استعمال کرے۔

④ اور غلام کو یہ تعلیم دی کہ وہ اپنے آقا کو سَيِّدِي اور مولائی جیسے الفاظ کہہ کر پکارے۔

الخامس **التَّنبِيْهُ لِلْمُرَادِ وَ هُوَ تَحْقِيقُ**
التَّوْحِيدِ حَتَّى فِي الْأَلْفَاظِ



⑤ سبک اہم بات جو اس باب میں بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ توحید
 میں پختگی اور نکھار انتہائی لازمی ہے اگرچہ اس کا تعلق صرف الفاظ سے ہی ہے۔



باب لَا يَرْدُّ مِنْ سَأَلِهِ لِاَللّٰهِ

اِس باب میں

یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ
کا نام لیکر سوال کرتا ہے۔ اس کو
خالی ہاتھ واپس نہ لوٹایا جائے

عن ابن عمر رضي الله عنهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَنَاعَظُوهُ -

وَمَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَنَاعِذُوهُ -

وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ

صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ -

فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوهُ

حَتَّى تُرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ -

رواه أبو داود، والنسائي بسند صحيح

فصل في

الاول: إِعَاذَةُ مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ -

الثاني: إعطاء مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ -

الثالث: إجابة الدَّعْوَةِ -

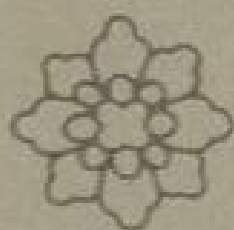
الرابع: الْمُكَافَاةُ عَلَى الصَّنِيعَةِ -

الخامس: أَنْبَ الدُّعَاءِ مُكَافَاةٌ لِمَنْ

لَمْ يَقْدِرْ إِلَّا عَلَيْهِ -

السادس: حَتَّى تُرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ -

كافأتموه -



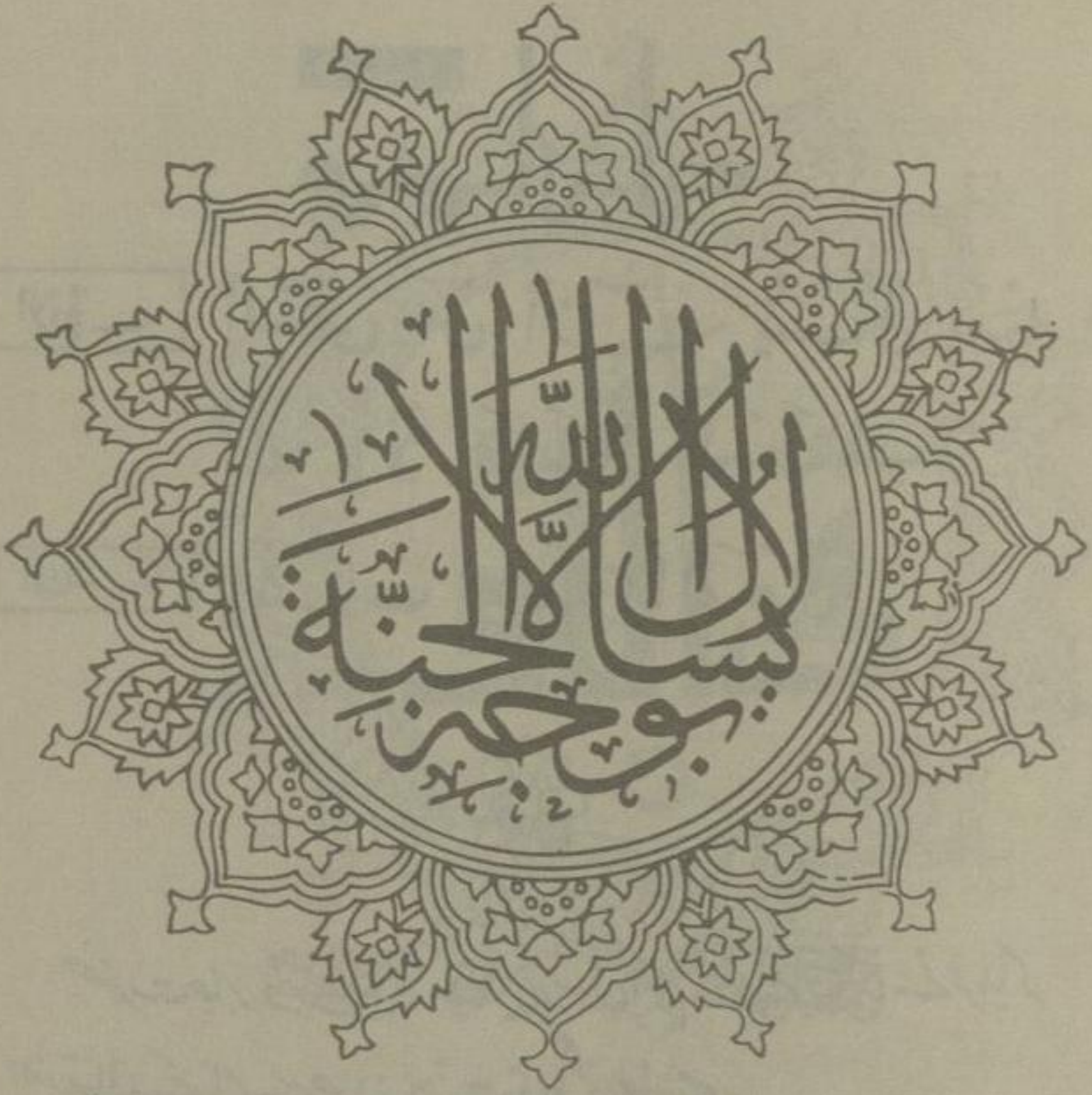
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مانگے اُسے دو۔
اور جو اللہ تعالیٰ کے نام سے پناہ طلب کرے اُسے پناہ دو۔
اور جو شخص دعوت دے اُسے قبول کرو۔ اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے
اس کا بدلہ دو۔

اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے
کہ اس کا بدلہ چکا دیا گیا ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① جو شخص اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پناہ طلب کرے اس کو پناہ دینا۔
- ② جو شخص اللہ کریم کا نام لے کر سوال کرے اس کی ضرورت کو پورا کرنا۔
- ③ اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا۔
- ④ کسی کے احسان اور بھلائی کا بدلہ دینا۔
- ⑤ جو شخص احسان کا بدلہ احسان سے نہ دے سکے، اس کے لیے
دعا کرنا بھی احسان کا نعم البدل بن جائے گا۔
- ⑥ یعنی اتنی کثرت سے دعا کرو کہ خود تمہیں یقین ہو جائے کہ احسان
کا بدلہ اُتر چکا ہے۔





اس باب میں اس مسئلے کی

وضاحت کی گئی ہے کہ اللہ کا واسطہ

دے کر جنت کے سوا اور کوئی

سوال نہ کیا جائے۔

عن جابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِهِ اللَّهُ إِلَّا الْجَنَّةُ - (رواه ابوداؤد)

مسائل

[الاولی:] اَلنَّهْيُ عَنْ اَنْ يُسْأَلَ بِوَجْهِهِ

اللَّهِ إِلَّا غَايَةُ الْمَطَالِبِ -

[الثانی:] اِثْبَاتُ صِفَةِ الْوَجْهِ -



حضرت جابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ کے نام سے صرف جنت ہی مانگنی چاہیے۔

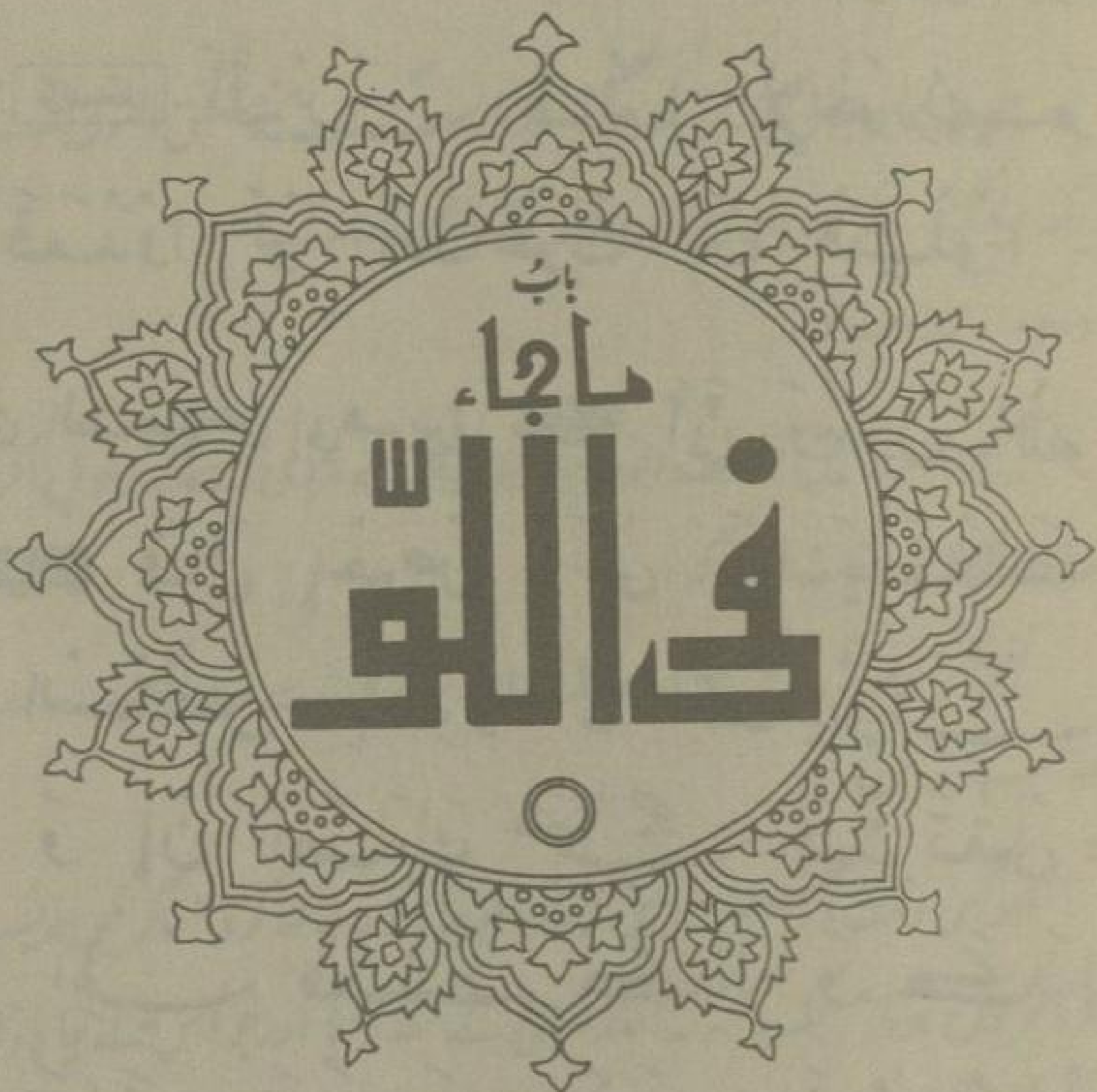
اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① اللہ کریم کے نام سے انتہائی اہم اور بڑے بڑے سوال ہی

کرنے چاہئیں۔

② اللہ تعالیٰ کے لیے چہرہ کی صفت کا ثبوت۔





اس باب میں

انسان کو مضارب مشکلات کے وقت بروہاری اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے
 اور جو لوگ صبر کا دم نہ ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے آپ کو تقدیر کی گرفت سے
 آزاد رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی مذمت کی گئی ہے

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا
مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا ههنا.

(أل عمران : ١٥٤)

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ
وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا -

(أل عمران : ١٦٨)

وفي الصحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ إِحْرَصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ
وَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ
وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ :
لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا
لَكَانَ كَذَا وَكَذَا - وَلَكِنْ
قُلْ : قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ
فَإِنَّ : "لَوْ" تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ -

مِمَّا

الاولى تَفْسِيرُ الْأَيَّتَيْنِ فِي آلِ عِمْرَانَ -

الثانية النَّهْيُ الصَّرِيحُ عَنْ قَوْلِ :

"لَوْ" - إِذَا أَصَابَكَ شَيْءٌ -

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل ہی نہ کیے جاتے

ان کے جو بھائی بند لڑنے گئے اور مارے گئے ان کے متعلق انہوں نے
کہہ دیا کہ: اگر وہ ہماری مان لیتے تو نہ مارے جاتے۔

صحیح (مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

نفع بخش چیز کی حرص کر اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ اور
عاجز نہ بن۔

اور کسی وقت اگر مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو یہ نہ کہا کرو ”اگر میں ایسا
کرتا تو یوں ہوتا“ بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا اور جو اُس نے چاہا وہی
ہوا کیونکہ ”اگر“ شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سورہ آل عمران کی دو آیات کی تفسیر۔

② کسی ناگہانی مصیبت پر یہ کہنا سخت مجرم اور گناہ ہے کہ ”اگر میں
یوں کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی۔“

الثالث: تَعْلِيلُ الْمَسْأَلَةِ بِأَنَّ ذَلِكَ

يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ -

الرابع: الْإِرْشَادُ إِلَى الْكَلَامِ الْحَسَنِ -

الخامس: الْأَمْرُ بِالْحِرْصِ عَلَى مَا يَنْفَعُ

مَعَ الْإِسْتِعَانَةِ بِاللَّهِ -

السادس: النَّهْيُ عَنْ حِذِّ ذَلِكَ وَهُوَ

الْعَجْزُ -



③ لفظ "اگر" استعمال نہ کرنے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس سے شیطانی

اعمال کا دروازہ کھلتا ہے -

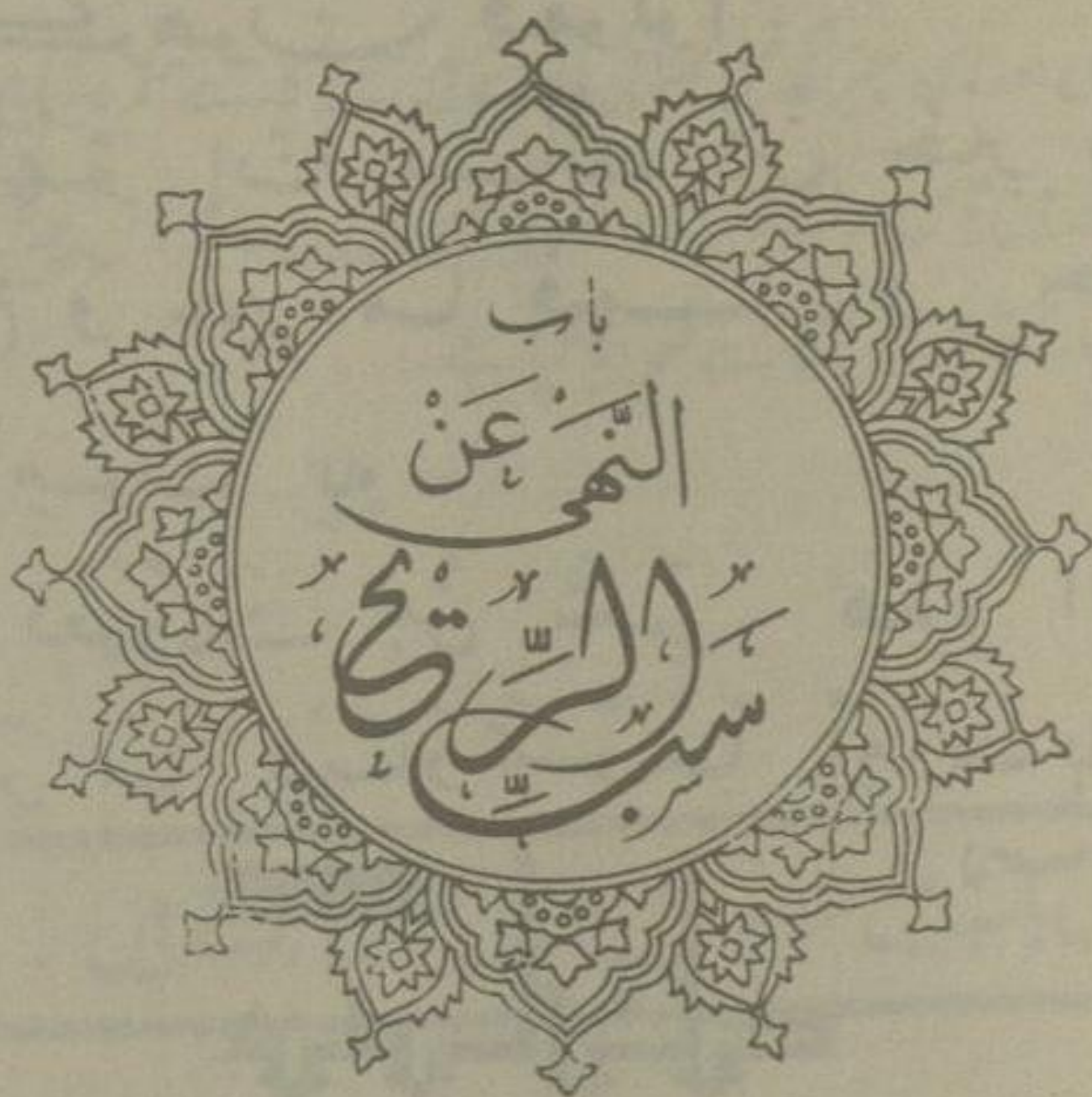
④ اچھی گفتگو کی ترغیب -

⑤ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے ایسے اعمال کا شوق دلایا گیا

ہے جو نفع بخش ہیں -

⑥ جو اس کے اُلٹ ہے، اُس یعنی عجز سے روکنا -





اس باب میں

ہوا اور آندھی کو گالی دینے سے

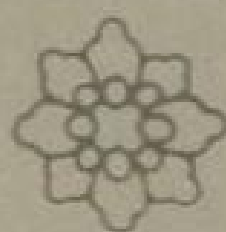
سخن سے روکا گیا ہے۔

عن ابى ابن كعب رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ
 مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا -
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ
 الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ
 مَا أُمِرْتُ بِهِ -
 وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ
 وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرْتُ بِهِ -

(صححه الترمذي)

فِي مَسَائِلَ

- الأولى: أَلْتَّهَى عَرَبُ سَبِّ الرِّيحِ
- الثانية: أَلْإِرْشَادُ إِلَى الْكَلَامِ
 النَّافِعِ إِذَا رَأَى الْإِنْسَانُ
 مَا يَكْرَهُ -
- الثالثة: أَلْإِرْشَادُ إِلَى أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ -
- الرابعة: أَنَّهَا قَدْ تُؤْمَرُ بِخَيْرٍ
 وَ قَدْ تُؤْمَرُ بِشَرٍّ -



حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہوا کو گالی نہ دو۔ اگر تمہیں کوئی ناپسند چیز دکھائی دے تو یہ دُعا پڑھا کرو۔
 اے اللہ! ہمس تجھ سے اس ہوا سے اور جو اس میں ہے اُس کی بہتری چاہتے ہیں اور اُس چیز کی بھی بھلائی چاہتے ہیں جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور ہم پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو اس میں ہے اور اُس چیز کے شر سے بھی پناہ مانگتے ہیں جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① ہوا کو گالی دینے کی ممانعت۔
- ② جب انسان ناپسندیدہ چیز کو دیکھے تو اُس وقت نفع مند دُعا کی تعلیم دی گئی ہے۔
- ③ اس بات سے بھی انسان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند ہے۔
- ④ اس راز سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے کہ ہوا کو کبھی بھلائی اور خیر کا اور کبھی تباہی مچانے کا بھی حکم ملتا ہے۔



بائیں قول اللہ تعالیٰ



يُظْلَمُونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الظُّلْمِ ظَنُّ الْجَاهِلِيَّةِ

يَقُولُونَ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَبِّهِ فَلَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ

يُخَفُّونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يَبْدُونَ لَكُمْ
يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا
هَاهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْلِغَ اللَّهُ
مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَوِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اللہ کے متعلق طرح طرح کے جہلانہ گمان کرنے لگے۔ جو سرسرخلاف حق تھے۔ یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس
کا اے چلانے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے۔ ان سے کہہ کسی کا کوئی حصہ نہیں ہے اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ
میں ہیں یہ اس لیے کہ اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہیں اُسے آپ ظاہر نہیں کرتے ان کا اصل مطلب ہے کہ اگر قیادت کے
اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے۔ ان کے کہہ کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی تو جن لوگوں کی موت لکھی تھی
تم ہی وہ خود اپنی قتل کا ہر طرف بکھل آتے اور یہاں جو پیش آیا یہ تو اس لیے تھا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے اللہ اسے
آزمائے اور جو کھوت تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھانٹے۔ اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ
 ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا
 مِنْ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ -
 قُلْ إِنْ الْأَمْرُ كُلُّهُ لِلَّهِ يُخَفُّونَ
 فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ
 يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ
 شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا ههنا

قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ
 لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
 إِلَى مَضَاجِعِهِمْ -
 وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ
 وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

(آل عمران : ١٥٤)

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الظَّالِمِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ
 عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ج (الفتح : ٦)

قال ابن القيم رحمه الله في الآية الاولى : فُسِّرَ
 هَذَا الظَّرُّ بِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ لَا يَنْصُرُ
 رَسُولَهُ وَ إِنْ أَمْرُهُ سَيَضْمَحِلُّ -

اللہ تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے جاہلانہ گمان کرنے لگے جو سراسر خلافِ حق تھے۔ یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ اس کام کے چلانے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے ان سے کہو کسی کا کوئی حصہ نہیں، اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں جو بات چھپائے ہوئے ہیں اسے آپ پر ظاہر نہیں کرتے۔

ان کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو یہاں ہم نہ مارے جاتے۔

ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کی موت لکھی ہوئی تھی وہ خود اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔

اور یہ معاملہ جو پیش آیا تو یہ اس لیے تھا کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ اسے آزمائے اور جو کھوٹ تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھانٹ دے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کے متعلق بُرے گمان رکھتے ہیں برائی کے پھیر میں خود ہی آگئے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیرِ نظر آیتِ کریمہ میں سو ظن کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ اکرم ﷺ کی مدد نہیں کرے گا اور یہ کہ اس کی دعوتِ عنقریب ختم ہو جائے گی۔

وَفُسِّرَ بِأَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ
 بِقَدْرِ اللَّهِ وَ حِكْمَتِهِ - فَفُسِّرَ بِإِنْكَارِ
 الْحِكْمَةِ وَ إِنْكَارِ الْقَدْرِ وَ إِنْكَارِ
 أَنَّ يَتِمَّ أَمْرُ رَسُولِهِ وَ أَنَّ يُظْهِرَهُ
 اللَّهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ -

وَ هَذَا هُوَ ظَرْبُ السَّوِّ الَّذِي
 ظَنَّ الْمُنَافِقُونَ وَ الْمُشْرِكُونَ فِي
 سُورَةِ الْفَتْحِ فَإِنَّمَا كَانَ هَذَا
 ظَرْبُ السَّوِّ لِأَنَّهُ ظَرْبُ عَنِيرٍ
 مَا يَلِيقُ بِهِ سُبْحَانَهُ وَ عَنِيرٍ
 مَا يَلِيقُ بِحِكْمَتِهِ وَ حَمْدِهِ وَ وَعْدِهِ
 الصَّادِقِ -

فَمَنْ ظَرَبَ أَنَّهُ يُدِيلُ الْبَاطِلَ
 عَلَى الْحَقِّ إِدَالَةً مُسْتَقِرَّةً يَضْمَحِلُّ
 مَعَهَا الْحَقُّ - أَوْ أَنْكَرَ أَنَّ يَكُونَ
 مَا جَرَى بِقَضَائِهِ وَ قَدَرِهِ -
 أَوْ أَنْكَرَ أَنَّ يَكُونَ قَدَرُهُ
 لِحِكْمَةٍ بِالْغَةِ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهَا الْحَمْدُ -

اور یہ کہ جو مصیبت ان کو پہنچی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور حکمت سے
 نہ تھی۔ پھر یہ بھی بتایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی تقدیر کا انکار کرتے
 ہیں اور یہ کہ اُس کے رسول ﷺ کا معاملہ پورا نہ ہوگا اور یہی یہ دین سب
 ادیان پر غالب آئے گا۔

منافقتیں اور مشرکین کا یہی وہ بُرا گمان ہے جس کا سورہ استع میں تذکرہ ہے۔
 یہ ایسا بُرا گمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی شانِ عظمیٰ کے منافی ہے۔ اس کی حکمت ،
 بزرگی اور سچے وعدہ کے بھی خلاف ہے۔

پس جو شخص یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ باطل کو حق پر ایسا غلبہ دے گا جو ہمیشہ قائم
 رہے گا اور اس کی وجہ سے حق ختم ہو جائے گا
 یا جو کچھ ہوا، اس کا اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے ذریعے ہونے سے
 انکار کرے۔

یا اس بات کا انکار کرے کہ اس کی تقدیر حکمت کی بنا پر نہیں جس پر وہ تعریف کا
 مستحق ہو۔

بَلْ زَعَمَ آتٍ ذَلِكَ لِمَشِيئَةٍ
مُجَرَّدَةٍ - فَذَلِكَ ظَرُّ الَّذِينَ
كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ
مِنَ النَّارِ -

وَ أَكْثَرُ النَّاسِ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ
ظُرًّا السَّوْءِ فِيمَا يَخْتَصُّ بِهِمْ
وَ فِيمَا يَفْعَلُهُ بِغَيْرِهِمْ وَ لَا
يَسْأَلُونَ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْ
عَرَفَ اللَّهَ وَ أَسْمَاءَهُ وَ صِفَاتَهُ
وَ مُوجِبَ حِكْمَتِهِ وَ حَمْدِهِ -

فَلْيَعْتَنِ اللَّيْبُ النَّاصِحُ لِنَفْسِهِ
بِهَذَا - وَلْيَتُبْ إِلَى اللَّهِ وَ لِيَسْتَغْفِرْهُ
مِنْ ظَنِّهِ بِرَبِّهِ ظَنُّ السَّوْءِ -

وَ لَوْ فَتَشْتَ مِنْ فَتَشْتَ لَرَأَيْتَ
عِنْدَهُ تَعَنُّتًا عَلَى الْقَدَرِ وَ مُلَامَةً لَهُ
وَ إِنَّهُ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ
كَذًا وَ كَذًا فَمُسْتَقِيلٌ وَ مُسْتَكْثَرٌ
وَ فَتَشَّ نَفْسَكَ هَلْ أَنْتَ
سَالِمٌ ؟

بلکہ یہ گمان کرے کہ یہ محض اُس کی مشیت پر ہے۔ پس یہ کافروں کا گمان ہے، سو کافروں کے لیے جہنم کی آگ کی سزا مقرر ہے۔

اور اکثر لوگ اللہ تعالیٰ سے سُوئے ظن رکھتے ہیں اس بلے میں جو اُن کے ساتھ خالص ہے اور اس بلے میں جو وہ غیروں سے کرتا ہے۔
اور اس بُرے گمان سے کوئی سلامت نہیں رہتا مگر وہ شخص جو اللہ کو اس کے اسماء و صفات کو، اور اس کی حکمت و تعریف کے اسباب کو پہچانے۔

پس ہر اس عقلمند شخص کو جو اپنی بھلائی اور خیر خواہی چاہتا ہے، اُسے مندرجہ بالا امور میں غور کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ قدس میں توبہ و استغفار کرنی چاہیے اور اپنے ربِ کریم کے بارے میں بُرے گمان سے بچے۔

اگر تو لوگوں کو غور سے دیکھے گا تو ان میں سے اکثر کو ایسا پائے گا کہ وہ تقدیر کے معاملے میں بے رومی پر ملامت کا پہلو لیے ہوئے ہیں۔

اور یہ کہتے ہیں کہ اس طرح یا اُس طرح ہونا چاہیے تھا۔ سو بعض کم خیال مکتے ہیں اور بعض زیادہ۔ اب تم خود اپنا جائزہ لو۔ کیا اس سلسلے میں تم راہِ راست پر ہو؟

فَإِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِي عَظِيمَةٍ
وَإِلَّا فَلِي لَأَخَالُكَ نَاجِيًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الاولیٰ: تَفْسِيرُ آيَةِ أَلِ عِمْرَانَ

الثانیہ: تَفْسِيرُ آيَةِ الْفَتْحِ

الثالثہ: الْإِخْبَارُ بِأَنَّ ذَلِكَ أَنْوَاعٌ

لَا تُحْصَرُ

الرابعہ: أَنَّهُ لَا يَسْلَمُ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ

عَرَفَ الْأَسْمَاءَ وَالصِّفَاتَ
وَعَرَفَ نَفْسَهُ



اگر تو اس سے بچ گیا ہے تو بڑی بات سے بچا ہے ورنہ میں تجھے بچنے
والا نہیں سمجھتا۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ کی آیت کی تفسیر۔

② سُوْرَةُ الْفَتْحِ کی آیت کی توضیح۔

③ بُرے گمان کی بیشمار قسمیں ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

④ ان بُرے گمانوں سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے

اسماء و صفات اور اپنے نفس کی معرفت سے بہرہ مند ہو۔



اس باب میں

بتایا گیا ہے کہ تقدیر کا انکار کرنا شریعتِ اسلامی
سے انکار کے مترادف ہے، منکرین تقدیرِ الہی کی
حقیقتِ اسلام میں وہی ہے جو مجوسیوں کی ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عُمَرَ
 بِيَدِهِ لَوْ كَانَ لِأَحَدِهِمْ مِثْلُ أُحُدٍ
 ذَهَبًا ثُمَّ أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ
 بِالْقَدَرِ - ثُمَّ اسْتَدَلَّ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ
 الْإِيمَانُ أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
 وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 وَتُوْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ -

(رواه مسلم)

عن عبادة ابن الصّامت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ
 يَا بُنَيَّ ! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ
 حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ
 لِيُخْطِئَكَ وَ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ
 لِيُصِيبَكَ -

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
 إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْمَتَلَمَ فَقَالَ
 لَهُ أَكْتُبْ فَقَالَ رَبِّ ! مَاذَا أَكْتُبُ ؟
 قَالَ أَكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ
 حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دفعہ فرمایا کہ اُس ذاتِ واحد کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر کسی شخص کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو اُس کی یہ خیرات اُس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔

(یہ کہنے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) بطور استدلال رسولِ اکرم ﷺ کا یہ ارشاد پیش کیا کہ ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے تمام رسولوں، قیامت کے دن اور تقدیر پر، خواہ اچھی ہو یا بُری، ایمان لے آئے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے فرمایا کہ بیٹا! ایمان کا ذائقہ اُس وقت تک نہیں چکھ سکو گے جب تک کہ تم یہ نہ سمجھ لو کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی ہے وہ ٹل نہیں سکتی تھی اور جو نہیں پہنچی اُس میں تم گرفتار نہیں ہو سکتے۔

میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اُس سے کہا کہ لکھ۔ قلم نے عرض کی یا اللہ! کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت تک کے لیے ہر چیز کی تقدیر لکھ دے۔

يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي .

وفي رواية لأحمد : إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَلَكَ فَقَالَ لَهُ أَكُتِبَ فَجَرِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ .

وفي رواية لابن وهب : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "فَمَنْ لَمْ يُؤْمَرْ بِالْقَدْرِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ أَحْرَقَهُ اللَّهُ بِالنَّارِ" .

وفي المسند والسنن عن ابن الديلمي قَالَ أَتَيْتُ أَبِي ابْنَ كَعْبٍ رضي الله عنه فَقُلْتُ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ فَحَدَّثَنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ مِنِّي فَتَلْبِي .

فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَ مَا أَخْطَاكَ

بیٹا! میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص اس عقیدہ کے خلاف مرا وہ میری اُمت میں سے نہیں ہے۔"

مسند امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا کہ لکھ! چنانچہ قلم نے اُسی وقت قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کو لکھ دیا۔

ابن وہب کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تقدیر پر وہ بھلی ہو یا بُری، ایمان نہیں لاتا اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ کی آگ میں جلائے گا۔"

مسند احمد اور سنن (ابی داؤد) میں ابن دہلی رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ تقدیر کے بارے میں میرے دل میں کچھ خدشات ہیں۔ آپ کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جس سے میرے دل کے خدشات دور ہو جائیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے "اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُحد پائے کے برابر سونا خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ یہ صدقہ اُس وقت تک قبول نہ کرے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لے آؤ اور یہ یقین نہ رکھو کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی ہے وہ ٹل نہیں سکتی تھی اور جو تکلیف نہیں آئی اُس میں تم مبتلا نہیں ہو سکتے

لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَ تَو مُتَّ
 عَلَى غَيْرِ هَذَا لَكُنْتَ مِنْ أَهْلِ
 النَّارِ - قَالَ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ
 مَسْعُودٍ وَ حَذِيفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ وَ زَيْدَ
 ابْنَ ثَابِتٍ فَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي بِمِثْلِ ذَلِكَ
 عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (حديث صحيح ، رواه العام في صحيحه)

فِي مَسَائِلِهِ

- الأولى بَيَانُ فَرَضِ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ -
 الثانية بَيَانُ كَيْفِيَّةِ الْإِيمَانِ بِهِ -
 الثالثة إِحْبَاطُ عَمَلِ مَنْ لَمْ
 يُؤْمَرْ بِهِ -
 الرابعة الْأَخْبَارُ أَنَّ أَحَدًا لَا يَجِدُ
 طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِ -
 الخامسة ذِكْرُ أَوَّلِ مَا خَلَقَ اللَّهُ -
 السادسة أَنَّهُ جَرَى بِالْمَقَادِيرِ فِي
 تِلْكَ السَّاعَةِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ -
 السابعة بَرَاءَتُهُ ﷺ مِمَّنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهِ -

تھے اور اگر تم اس عقیدہ کے خلاف مر گئے تو جہنمی ہو گے۔

ابن دہلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ، ابن میمان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسی پریشانی کا اظہار کیا تو ان بزرگوں نے بھی وہی حدیث سنائی جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① تقدیر پر ایمان لانے کی فرضیت۔
- ② ایمان کی کیفیت کا بیان
- ③ جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اُس کے اعمال کا اکارت جانا۔
- ④ اس بات کی وضاحت کہ جو شخص تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا وہ ایمان کے مزے سے بالکل محروم رہے گا۔
- ⑤ اُس چیز کا ذکر جس کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا (یعنی قلم)
- ⑥ قلم نے حکم الہی سننے ہی اُس وقت سے لے کر جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اسی وقت لکھ دیا۔
- ⑦ جس شخص کا تقدیر پر ایمان نہیں اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبرائی اور لا تعلقی کا اظہار۔

الثامنہ: عَادَةُ السَّلَفِ فِي إِزَالَةِ الشُّبُهَةِ
بِسُؤَالِ الْعُلَمَاءِ -

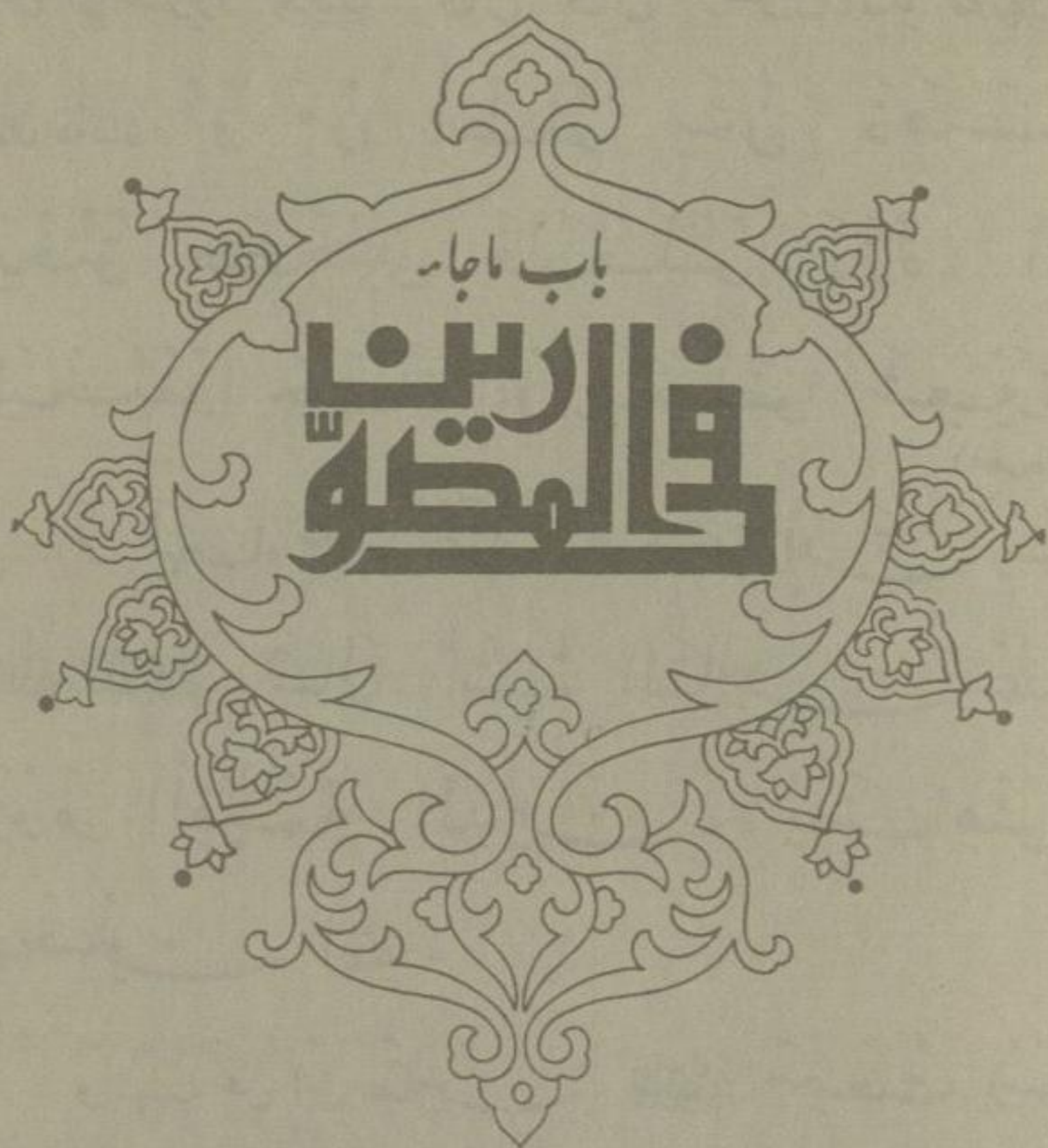
التاسعہ: أَنَّ الْعُلَمَاءَ أَجَابُوهُ بِمَا يُزِيلُ
شُبُهَتَهُ وَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ نَسَبُوا
الْكَلَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَطَّ -



⑧ سلف صالحین کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ علمائے کرام سے دریافت فرما کر
شبہات کا ازالہ کرتے۔

⑨ تقدیر کے متعلق جنے شبہات پیدا ہو سکتے تھے، علمائے کرام نے ان
سب کا ایک ایک کر کے اسکو جواب دیا ہے کیونکہ انھوں نے اپنے دلائل کو
براہ راست رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔





اس باب میں

اس مسئلہ شرعی کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں
کہ تصویر اتارنے اور اُترانے والے اللہ تعالیٰ کے
نزدیک سخت ترین عذاب کے مستوجب قرار دیئے گئے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ
 يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ
 لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً"
(أَخْرَجَاهُ)
 وَلَهُمَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يُصَاهِتُونَ
 بِخُلُوتِ اللَّهِ -

وَلَهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي السَّارِ
 يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوْرَهَا
 نَفْسٌ يُعَذَّبُ بِهَا فِي جَهَنَّمَ -
 وَلَهُمَا عَنْهُ مَرْفُوعًا: "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً
 فِي الدُّنْيَا كَلِفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا
 الرُّوحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ -"

وَلِإِسْلَمٍ عَنْ أَبِي الْهَيْجَاجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ
 لِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو میرے جیسی بناوٹ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس ایسے لوگ ایک ذرہ، ایک دانہ، یا ایک جو تو بنا کر دکھلائیں؟

صحیحین میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے بنانے میں اُس کی مشابہت کرتے ہیں۔

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا، اُس کے لیے ہر تصویر کے عوض ایک جان بنائی جائے گی جس کے ذریعے اُسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اُس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں رُوح پھونکے لیکن وہ ان میں رُوح ہرگز نہ پھونک سکے گا۔

صحیح مسلم میں ابوالہیاج اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس

بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟
 أَلَّا تَدَعِ صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا -
 وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ

مَسَائِلُ

[الاولى:] التَّغْلِيظُ الشَّدِيدُ فِي الْمُصَوِّرِينَ.

[الثانية:] التَّنْبِيهُ عَلَى الْعِلَّةِ وَهُوَ تَرْكُ

الْأَدَبِ مَعَ اللَّهِ لِقَوْلِهِ : وَمَنْ

أَظْلَمَ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ

كَخَلْقِي -

[الثالثة:] التَّنْبِيهُ عَلَى قُدْرَتِهِ وَعَجْزِهِمْ

فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ حَبَّةً أَوْ

شَعِيرَةً -

[الرابعة:] التَّصْرِيحُ بِأَنَّهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ

عَذَابًا -

[الخامسة:] أَنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ بِعَدَدِ كُلِّ

صُورَةٍ نَفْسًا يُعَذِّبُ بِهَا الْمُصَوِّرَ

فِي جَهَنَّمَ -

پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا؟

(پہلا یہ کہ) جو تصویر نظر آئے اُسے مٹا دو۔

(دوسرا یہ کہ) ہر وہ قبر جو بلند ہو اُسے زمین کے برابر کر دو۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① تصویر بنانے والوں کے لیے سخت وعید۔

② تصویر نہ بنانے کی وجہ یہ بتائی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت بڑی بے ادبی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری بناوٹ جیسی بنانا چاہتا ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مخلوق کی عاجزی کا اظہار اس طرح فرمایا کہ ایک ذرہ (ایک دانہ) یا کم از کم ایک جو ہی بنا کر دکھلائیں؟

④ اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ تصویر بنانے والے کو دوسرے لوگوں سے سخت عذاب ہوگا۔

⑤ دنیا میں مُصَوِّر نے جتنی تصویریں بنائی ہوں گی، اتنی ہی جانیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بنائے گا جن کے ذریعے سے مُصَوِّر کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔

السادس: أَنَّهُ يُكَلِّفُ أُمَّتَهُ يَنْفَعُ

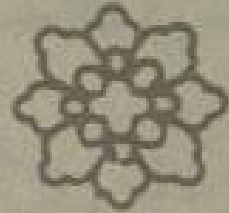
فِيهَا الرُّوحَ -

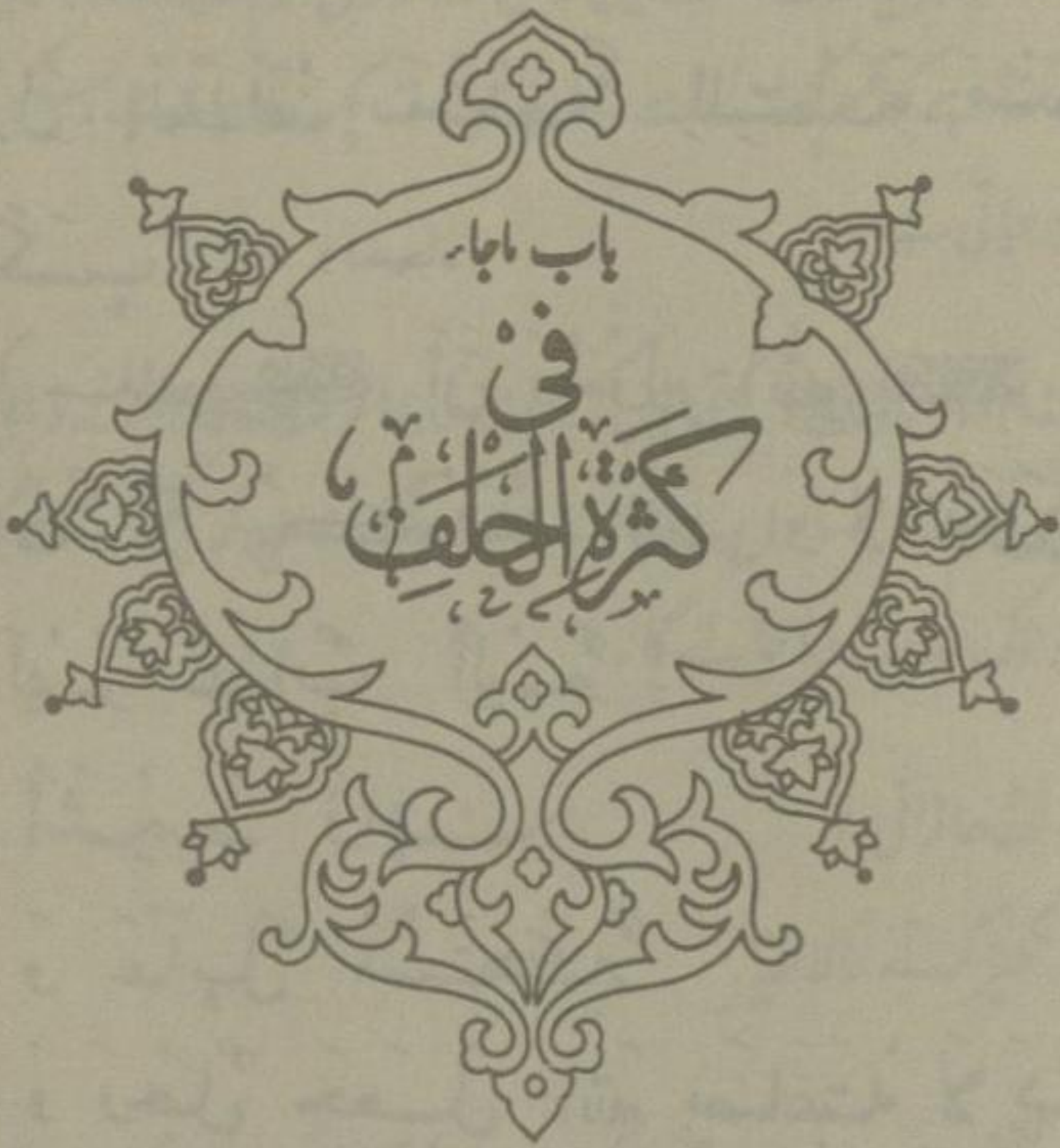
السابع: الْأَمْرُ بِطَمْسِهَا إِذَا وَجِدَتْ -



④ مُصَوِّرٌ كَوِجْبُورٌ كَيَا جَانَّ كَا كَهْ وَهْ إِنْ تَصَاوِيرٌ مِیْنِ رُوحِ دَالِے۔

⑤ جہاں بھی تصویر ہے اسے مٹا دینے کا حکم۔





اس باب میں بکثرت قسمیں کھانے کی ممانعت
اور اس پر وعید اور تہدید کی گئی ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ احْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ

(المائدة: ٨٩)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
يَقُولُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلْسِّلْعَةِ مَحَقَةٌ
لِلْكَسْبِ - (أخرجاه)

وعن سلمان رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ -

أَشْمِطُ زَايِنَ
وَ عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ
وَ رَجُلٌ جَعَلَ اللَّهُ بِضَاعَتَهُ لَا يَشْتَرِي
إِلَّا بِيَمِينِهِ وَ لَا يَبِيعُ إِلَّا بِيَمِينِهِ -
(رواه الطبراني بسند صحيح)

وفي الصحيح عن عمران ابن حصين قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي -

ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ
بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ؟
ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ

اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قسم کھانے سے سامان تجارت بیک تو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین قسم کے انسانوں سے بات نہ کرے گا، نہ اُن کو پاک کرے گا اور اُن کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔

۱۔ بوڑھا زانی ،

۲۔ تکبر کرنے والا فقیر

۳۔ وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا مال سمجھا ہوا ہے۔ بایں صورت کہ مال کو خریدتے اور بیچتے وقت قسم ضرور اٹھاتا ہے۔
صحیح مسلم میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کا بہترین دور وہ ہے جس میں میں خود موجود ہوں۔

پھر وہ دور جو میرے بعد آنے والا ہے، پھر وہ دور جو اس کے بعد آئے گا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو ادوار کا ذکر فرمایا یا تین کا؟

پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بلا طلب گواہی

وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَ يَخُونُونَ
وَلَا يُؤْتَمِنُونَ وَ يَنْذُرُونَ وَلَا
يُؤْفُونَ وَ يَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ -

وفيه عن ابن مسعود رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَالَ: "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ
يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ
يَمِينُهُ وَ يَمِينُهُ شَهَادَتُهُ"

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَضْرِبُونَنَا
عَلَى الشَّهَادَةِ وَ الْعَهْدِ وَ نَحْنُ صِغَارٌ -

فصل في

[الاولى] الوصية بحفظ الأيمان -

[الثانية] الإخبار بأن الحلف منفقة
للسلعة ممحقة للبركة -

[الثالثة] الوعيد الشديد فيمن لا
يبيع ولا يشتري إلا بيمينه -

دیں گے، خیانت کریں گے، امانت دار نہیں ہوں گے، جب نذر مانیں گے تو اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹا پٹا ہر ہوگا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دور وہ ہے جس میں میں خود موجود ہوں، پھر وہ دور جو میرے بعد آنے والا ہے، پھر وہ دور جو اس کے بعد آئے گا، اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی قسم سے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں ہمارے بزرگ ہمیں گواہی اور عہد پر قائم رہنے کے لیے مارا کرتے تھے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① اپنی قسم کی حفاظت کرنے کی وصیت کی گئی ہے۔
- ② خواہ مخواہ اور جھوٹی قسم اٹھانے سے مال کی قیمت تو اچھی مل جاتی ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔
- ③ اُس شخص کو سخت ڈانٹ پلائی گئی ہے جو مال خریدتے اور بیچتے وقت خواہ مخواہ قسمیں اٹھاتا ہے۔

الراجعہ [التَّائِبِيَّةُ عَلَى أَتِّ الذَّنْبِ

يَعْظُمُ مَعَ قِلَّةِ الدَّاعِي

الخامسة [ذَمُّ الَّذِينَ يَخْلِفُونَ

وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ

السادسة [شَاءَهُ ^{لِلْمُتَّقِينَ} عَلَى الْقُرُونِ

الثَّلَاثَةِ أَوْ الْأَرْبَعَةِ وَ ذِكْرُ

مَا يَحْدُثُ -

السابعة [ذَمُّ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ

وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ -

الثامنة [كَوْنُ السَّلَفِ يَضْرِبُونَ

الصِّغَارَ عَلَى الشَّهَادَةِ

وَالْعَهْدِ -

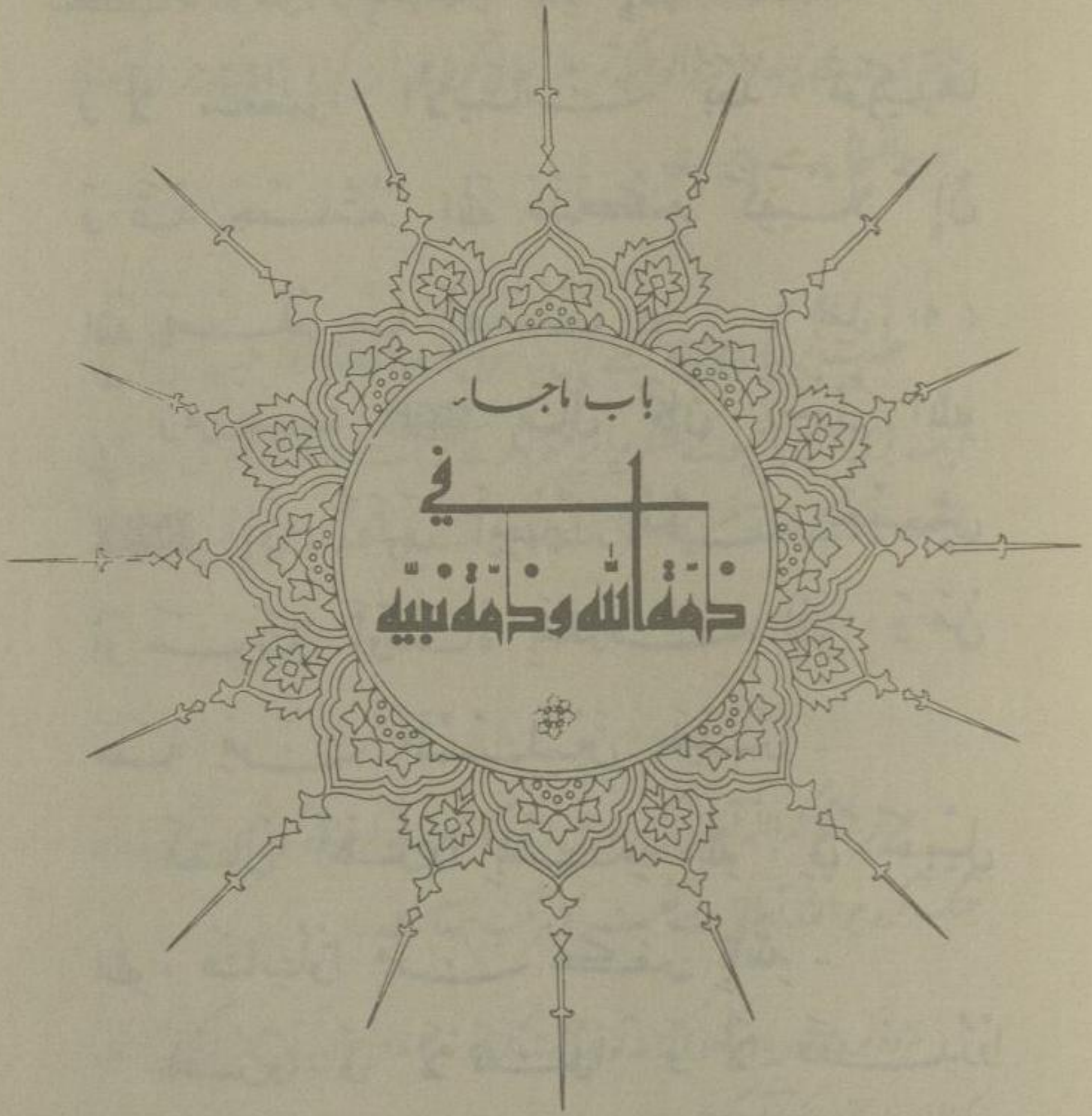
۴) اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی ہے کہ جس شخص میں گناہ میں طوط ہونے کے امکانات انتہائی قلیل اور تھوڑے ہوں اور وہ پھر بھی گناہ کی طرف زیادہ میلان رکھے تو اس کا یہ گناہ معنیہ نہ ہوگا بلکہ کبیرہ گناہ شمار ہوگا۔

۵) ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جن سے قسم طلب نہیں کی جاتی لیکن اس کے باوجود قسمیں اٹھاتے ہیں۔

۶) رسول اللہ ﷺ نے اپنے قریب ترین تین یا چار ادوار کی تعریف فرمائی ہے اور جن نئی نئی بدعات کا ظہور ہونے والا تھا اس کی پیش گوئی بھی فرمادی۔

۷) بطور خاص ان افراد کی سخت مذمت کی گئی ہے جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیتے ہیں۔

۸) سلف امت کا یہ دستور تھا کہ نابالغ بچوں کو گواہی اور عہد پر قائم رہنے کے لیے زور و کوب کیا کرتے تھے۔



اس باب میں وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ انسان
اپنے عہد و پیمان کو توڑ دے تو یہ گناہ ہلکا ہے بنسبت اللہ تعالیٰ
اور رسول اللہ ﷺ کے عہد و پیمان توڑنے سے۔

قوله تعالى وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ

وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۖ إِنَّ

اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ○ (النحل : ٩١)

وعن بريدة رضي الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ

أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ مَنْ

مَعَهُ مِنْ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا -

فَقَالَ أَغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ ، فِي سَبِيلِ

اللَّهِ ، فَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ -

أَغْزُوا وَ لَا تَقْتُلُوا وَ لَا تَغْدِرُوا

وَلَا تُسَيِّرُوا وَ لَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا -

وَ إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ

فَأَيَّتَهُنَّ أَجَابُوا لَكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ

وَ كَفَّ عَنْهُمْ -

ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ

أَجَابُوا لَكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ

إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ

اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اُس سے کوئی عہد باندھا ہو اور اپنی قسمیں
پنختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اُوپر گواہ بنا چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ
سب افعال سے باخبر ہے۔

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو
ایک بڑی فوج یا چھوٹے لشکر پر امیر مقرر کرتے تو اُسے اللہ کے تقویٰ اور اپنے
ماتحت لشکر کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آنے کی بطور خاص وصیت فرماتے۔

پھر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُسی کا نام لے کر غزوہ کرو اور ہر شخص سے
جنگ کرو جو اللہ تعالیٰ سے کُفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

غزوہ کرو (اور یاد رکھو) کہ نہ تو خیانت کرنا، نہ عہد و پیمان توڑنا، نہ کسی کو مُثلہ
کرنا اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔

اور جب مُشرک دشمن سے آمنا سامنا ہو تو اُس کے سامنے تین شرطیں پیش
کرنا۔ اگر ان میں سے ایک بھی قبول کر لے تو اُسے منظور کر لینا، پھر جنگ سے رُک جانا۔

اسلام کی طرف دعوت دینا، اگر اُسے قبول کر لیں تو اس کو منظور کر لینا اور
پھر انھیں دار الکُفر سے دار السلام یعنی مُہاجرین کے مقام (مدینہ طیبہ) کی طرف ہجرت
کرنے کی دعوت دینا اور یہ بتانا کہ اگر یہ لوگ ہجرت کریں گے تو ان کو وہ سب

الْمُهَاجِرِينَ وَ أَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ
فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ -

فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا
فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ
الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ
تَعَالَى وَ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ
وَ الْفَيْ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا
مَعَ الْمُسْلِمِينَ -

فَإِنْ هُمْ أَحَابُّوا لَكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَ
كَفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِزْ
بِاللَّهِ وَ قَاتِلْهُمْ -

وَ إِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْرٍ
فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةً
اللَّهُ وَ ذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ
ذِمَّةَ اللَّهِ وَ ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَ لَكِنْ
اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَ ذِمَّةَ أَصْحَابِكَ

حقوق حاصل ہوں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں اور جو بار مہاجرین کو برداشت کرنا پڑتا ہے انہیں بھی برداشت کرنا ہوگا۔

۱۔ اگر ہجرت کرنے سے انکار کریں تو پھر یہ لوگ ان بدوی مسلمانوں کی طرح ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا حکم جاری ہوتا ہے اور ان کو مال غنیمت اور مال فنی میں سے حصہ نہیں ملے گا، بخیر اس کے کہ وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔

۲۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو پھر ان سے جزیہ طلب کرنا۔ اگر جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو قبول کر لینا اور جنگ سے رُک جانا۔
۳۔ اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو پھر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرنا۔

اور اگر تم کبھی کسی قلعہ بند دشمن کا محاصرہ کر لو اور دشمن یہ چاہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ لے لو تو ایسا ہرگز نہ کرنا بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ لے لینا کیونکہ اگر تم اپنا یا اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑ دو گے تو اس کا گناہ بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ توڑنے سے ہلکا ہوگا۔

فَإِنَّكُمْ إِن تَخْفِرُوا ذِمَّتْكُمْ وَ ذِمَّةُ
أَصْحَابِكُمْ أَهْوَتْ مِنْ أَنْ تَخْفِرُوا
ذِمَّةَ اللَّهِ وَ ذِمَّةَ نَبِيِّهِ -

وَ إِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ
أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا
تَنْزِلَهُمْ وَ لَكِنْ أَنْزِلَهُمْ عَلَى
حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِعُ أَتُصِيبُ فِيهِمْ
حُكْمَ اللَّهِ أَمْ لَا ؟ (رواه مسلم)

فِي مَسَائِلِهِ

الاولى: أَلْفَرُوتُ بَيْنَ ذِمَّةِ اللَّهِ وَ ذِمَّةِ

نَبِيِّهِ وَ ذِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ -

الثانية: الْإِرشَادُ إِلَى أَقْلِ الْأَمْرَيْنِ

خَطَرًا -

الثالثة: قَوْلُهُ : أَخْذُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ -

الرابعة: قَوْلُهُ : "فَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ

الخامسة: قَوْلُهُ : "إِسْتَعِينْ بِاللَّهِ وَ فَاتِلْهُمْ"

اور جب تم کسی قلعہ بند دشمن کا محاصرہ کر لو اور وہ یہ چاہے کہ تم ان کو اللہ کے حکم پر اتار لو تو ایسا ہرگز نہ کرنا، بلکہ اپنی ذمہ داری پر اتارنا۔ اس لیے کہ تمہیں کیا معلوم کہ تو ان میں اللہ کا حکم پاسکتا ہے یا نہیں؟

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① اللہ کریم اور رسول کریم ﷺ کے ذمہ اور عام مسلمانوں کے ذمہ میں فرق۔

② دو خطرناک کاموں میں سے جو زیادہ ہلکا ہو اُسے اختیار کرنے کی طرف رہنمائی۔

③ آپ کا یہ فرمان کہ بسم اللہ کہہ کر اور صرف رضائے الہی کو مد نظر رکھ کر جہاد میں حصہ لو۔

④ آپ کا یہ فرمان کہ جو اللہ سے کفر کرتا ہے اُس سے جنگ کرو۔

⑤ آپ کا یہ فرمان کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور کفار سے جنگ کرو۔

السادس: أَلْفَرَقُ بَيْنَ حُكْمِ اللَّهِ وَ
حُكْمِ الْعُلَمَاءِ.

السابع: فِي كَوْنِ الصَّحَابِيِّ يَحْكُمُ
عِنْدَ الْحَاجَةِ بِحُكْمِ لَا يَدْرِي
أَيُّوَاثُوتِ حُكْمِ اللَّهِ أَمْ لَا ؟



④ اللہ کریم اور علماء کے حکم میں فرق۔

⑤ بوقتِ ضرورت صحابیؓ بھی ایسا حکم دے سکتا ہے جسے وہ نہیں جانتا کہ
آیا یہ حکم اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں؟





اس باب میں

اس باب کی تحت منٹ کی گئی ہے کہ کوئی شخص کسی کے بارے میں
اس طرح اللہ کی قسم کھائے کہ وہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا۔

عن جنيد بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلوات الله عليه قال رجل و الله لا يغفر الله
لفلاني - فقال الله تعالى من ذا الذي
يتألى عليّ أن لا أغفر لفلاني ؟
إني قد غفرت له و أخطأت
عملك (رواه مسلم)

وفي حديث أبي هريرة رضي الله عنه أن القائل
رجل عابد قال أبو هريرة رضي الله عنه تكلم
بكلمة أوبقت دنياه و أخبرت

فصل في ما لا

- الأولى: التحذير من التألي على الله -
- الثانية: كون النار أقرب إلّ الح
- أحدنا من شرالك نعله -
- الثالثة: أن الجنة مثل ذلك -
- الرابعة: فيه شاهد لقوله " أن الرجل
- ليتكلم بالكلمة -

حضرت جنذب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ بخدا! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کریگا اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہ کون ہوتا ہے جو میرے متعلق قسم کھائے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا۔

میں نے اُس کی مغفرت کر دی اور تیرے (قسم کھانے والے کے) اعمال ضائع کر دیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے کہ قسم کھانے والا شخص عبادت گزار تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس قسم اٹھانے والے شخص نے ایسی بات کہی جس کی وجہ سے اپنی دنیا اور آخرت برباد کر ڈالی۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① اللہ تعالیٰ پر قسم کھانے سے ڈرنا۔

② عذابِ دوزخ ہمارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔

③ جنت کا بھی یہی حال ہے۔

④ زیرِ نظر حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول ”اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ“ میں اس بات کی دلیل ہے کہ نہان بعض اوقات ایسا جملہ کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے

الخامس: أَنَّ الرَّحْبَلَ قَدْ يُغْفَرُ لَهُ بِسَبَبِ
هُوَ مِنْ أَكْرَهِ الْأُمُورِ إِلَيْهِ -



⑤ بعض اوقات ایسے معاملے میں بھی بخشش ہو جاتی ہے جو انسان کے
نزدیک بہت بُرا ہوتا ہے۔





اس باب میں اس امر کی
صرح کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی کے سانسفاری
کی حیثیت بہت دینی چاہیے خواہ وہ شخص اپنے طور
پر کتنی بھی اہمیت کا مالک ہو

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
نُهِكْتُ الْأَنْفُسَ، وَجَاعَ الْعِيَالُ
وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ لَنَا
رَبِّكَ فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ
وَبِكَ عَلَى اللَّهِ -

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ
اللَّهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ
فِي وَجْهِهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيَحَاكَ
أَتَدْرِي مَا اللَّهُ ! إِنَّ شَأْنَ اللَّهِ
أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ
بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ - وذكر الحديث ، رواه البردائود

فصل في

الاولى: إِنَّكَارُهُ عَلَى مَنْ قَالَ "نَسْتَشْفِعُ
بِاللَّهِ عَلَيْهِ" -

الثانية: تَغْيِيرُهُ تَغْيِيرًا عُرِفَ فِي
وَجْهِهِ أَصْحَابِهِ مِنْ هَذِهِ
الْكَلِمَةِ -

حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر ایک دیہاتی عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! جانیں تلف ہو گئیں، بچے بھوکے مر گئے اور مال برباد ہو گیا۔ آپؐ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش کی دُعا فرمائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس اور آپ کو اللہ کے ہاں سفارشی بناتے ہیں۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کی بات سُن کر بار بار سُبحان اللہ پڑھا، یہاں تک کہ اس کا اثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر بھی نمودار ہوا، پھر فرمایا ”تجھ پر افسوس! تو جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان کتنی بلند ہے؟ اُس کی شان اتنی بلند ہے کہ اُسے کسی کے حضور سفارشی نہیں لے جایا جاتا۔“

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

- ① جس شخص نے یہ کہا کہ ”ہم اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس سفارشی بناتے ہیں، اس پر ناراض ہونا اور اُس کی اس بات کو خلافِ شریعت قرار دینا۔
- ② رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا اس طرح متغیر ہو جانا کہ صحابہ کرام کے چہروں پر بھی اس کے آثار ظاہر ہونے لگے۔

الثالث: أَنَّهُ لَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ :

”نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ“

الرابع: التَّذْيِيقُ عَلَى تَفْسِيرِ سُبْحَانَ اللَّهِ-

الخامس: أَنَّ الْمُسْلِمِينَ يَسْأَلُونَهُ ﷺ

الْإِسْتِثْقَاءَ-



۳) رسول اللہ ﷺ نے یہ جملہ ناپسند نہیں فرمایا کہ ”ہم اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کو سفارشی بناتے ہیں۔“

۴) سبحان اللہ کے معنی و مفہوم کی وضاحت۔

۵) مسلمان، رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بارش کی دعا کروایا کرتے تھے۔



باب ماجاء

فی

حماۃ النبی ﷺ

حماۃ النوحید

وسدہ طرق الشریک



اس باب میں

یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے توحید کے پہلو کو کیونکر ثابت کیا اور کس طرح
اُس راہ کو بند کر دیا ہے جو شرک کی طرف لے جاتی ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي طَلَقْتُ
فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا - فَقَالَ السَّيِّدُ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى -

قُلْنَا وَ أَفْضَلُنَا فَضْلًا وَ أَعْظَمُنَا
طَوْلًا - فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضُ
قَوْلِكُمْ وَ لَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ -

(رواه ابوداود بسند جيد)

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا خَيْرَنَا وَ ابْنَ خَيْرِنَا
وَ سَيِّدَنَا وَ ابْنَ سَيِّدِنَا -

فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ ! قُولُوا بِقَوْلِكُمْ
وَ لَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ -

أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ مَا أَحَبُّ
أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي
أَنْزَلَنِي اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ -

(رواه النسائي بسند جيد)

فصل في مهماته

[الاولى] تحذير الناس من الغلو.

حضرت عبداللہ بن شخیّر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ ہم نے عرض کی آپ ہمارے سردار ہیں۔ آپ نے فرمایا سردار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جبار بکرت اور ملیند ہے۔

ہم نے پھر عرض کیا آپ ہم سے افضل ترین اور بے شمار احسان کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ یا اس طرح کی مناسب باتیں کرو اور یاد رکھنا کہ کہیں شیطان کے پھندے میں نہ آجانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چند لوگ حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول! اور اے وہ کہ جو ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہیں اذریہ کہ ہمارے سردار اور سردار کے بیٹے ہیں۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! وہی باتیں کرو جو تم کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں بہکا دے۔

میں محض اللہ کا بندہ اور انس کا رسول ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اُس مرتبہ سے جس پر اللہ کریم نے مجھے رکھا ہے بڑھا دو۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① مُبَالَغۃ آمیزی سے لوگوں کو ڈرانا۔

الثانیہ: مَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ مَنْ

قِيلَ لَهُ أَنْتَ سَيِّدُنَا۔

الثالثہ: قَوْلُهُ لَا يَسْتَجِرِّيْتَكُمْ الشَّيْطَانُ

مَعَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا إِلَّا الْحَقَّ۔

الرابعہ: قَوْلُهُ مَا أَحَبُّ أَنْ تَرْفَعُوْنِي

فَوْقَ مَكَزَلَتِي۔

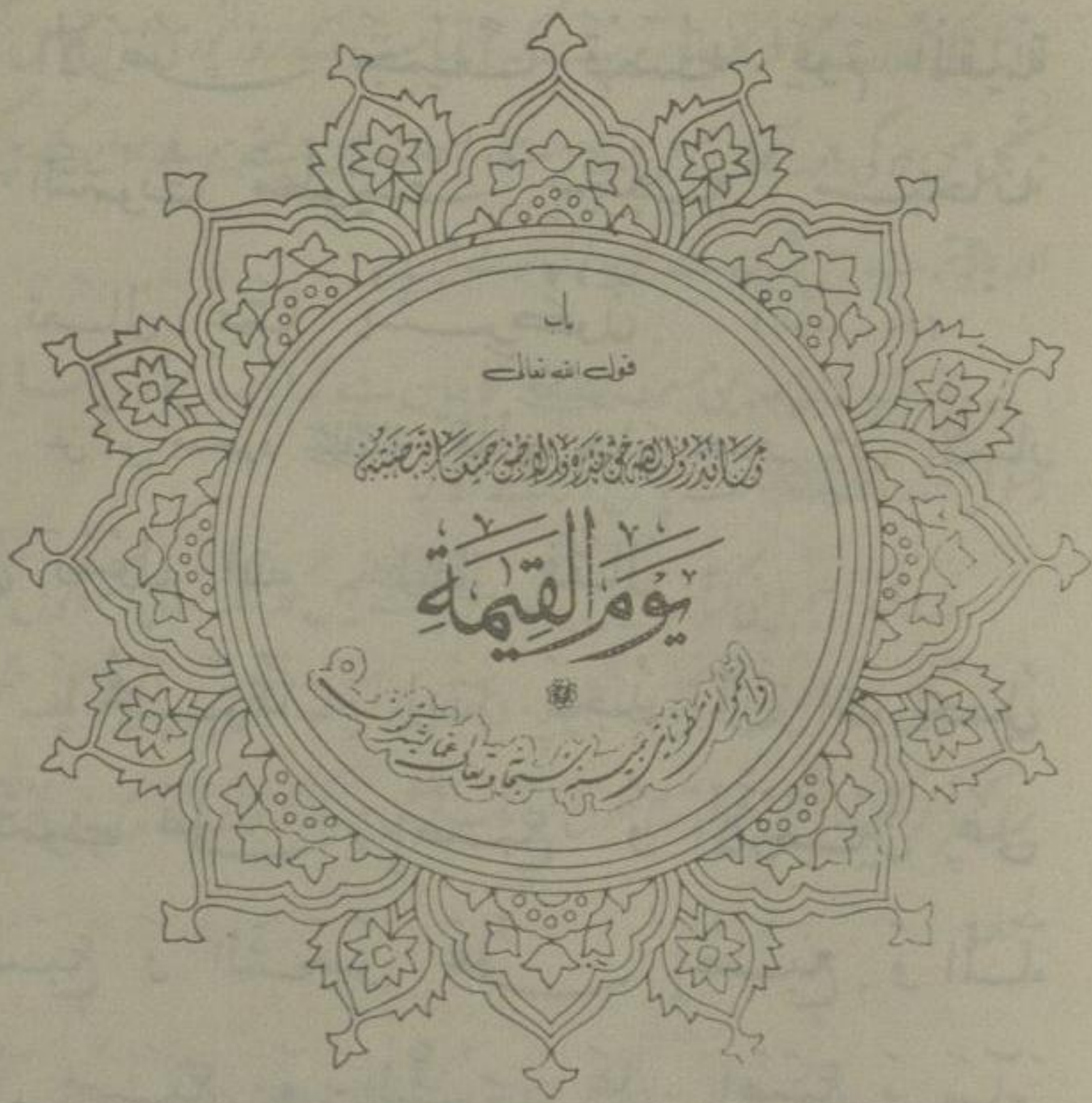


② جس شخص سے یہ کہا جائے کہ آپ میرے سردار ہیں تو اُسے جواب میں کیا روئے اختیار کرنا چاہیے؟

③ باوجود اس کے کہ لوگوں نے سچی اور حق بات کہی تھی لیکن رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”کہیں تم کو شیطان بہکا نہ دے۔“

④ رسول اکرم ﷺ کے اس فرمان کہ ”میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اُس مرتبہ سے جس پر اللہ کریم نے مجھے فائز کیا ہے، بڑھا دو۔“ کی وضاحت





اس باب میں

اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی ہمہ گیر یوں کی وضاحت کی گئی ہے
 اور یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اس درجہ رفعت و علو کا حامل ہے کہ
 کوئی دوسرا اس کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا دنیا کی
 ہر شے اس کے قبضہ میں ہے اور آسمان زمین میں جو کچھ
 بھی موجود ہے وہ اسی کے حکم و اشارے سے قائم اور اسی کا محتاج ہے

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ^ص

وَ الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

وَ السَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ^ط سُبْحَانَهُ

وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (الزمر: ٦٤)

عن ابن مسعود رضي الله عنه قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْأَحْبَارِ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ :

يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ

السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَ الْأَرْضَيْنِ عَلَى

إِصْبَعٍ وَ الشَّجَرِ عَلَى إِصْبَعٍ وَ الْمَاءَ

عَلَى إِصْبَعٍ وَ الشَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَ سَائِرَ

الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ

فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

تَصْدِيقًا لِّقَوْلِ الْحَبْرِ

ثُمَّ قَرَأَ وَ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ^ط

وَ الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

وفي رواية لمسلم : " وَ الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ

عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهْزُهُمْ بِـ فَيَقُولُ أَنَا

الْمَلِكُ ، أَنَا اللَّهُ -

ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔
 (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے روز پوری زمین اس کی
 منٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دست راست میں پلٹے ہوئے ہوں گے۔ پاک
 اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک یہودی عالم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ

اے محمد! ہم اپنی کتاب میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو
 ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر، پانی کو ایک انگلی
 پر، کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا۔ میں ہی بادشاہ
 ہوں

یہودی عالم کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات کی
 تصدیق کرتے ہوئے اتنے مسکرائے کہ آپ کی مبارک ڈاڑھیں نمایاں طور سے
 نظر آنے لگیں۔

پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی کہ ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ
 کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ)
 قیامت کے روز پوری زمین اس کی منٹھی میں ہوگی۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہاڑوں اور درختوں کو ایک
 انگلی پر رکھ کر اور ان کو ہلا ہلا کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی
 اللہ معبود برحق ہوں۔

و في رواية للبخاري : يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ
و الْمَاءَ وَ الثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ وَ سَائِرَ
الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ (اخرجاه)

و لمسلم عن ابن عمر مرفوعا - " يَطْوِي اللهُ
السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهَا
بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا الْمَلِكُ
أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ؟
ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَيْنِ السَّبْعَ ثُمَّ
يَأْخُذُهَا بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ : أَيُّنَ
الْجَبَّارُونَ ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ؟

و روى عن ابن عباس رضي الله عنه قال : مَا السَّمَوَاتُ
السَّبْعُ وَ الْأَرْضُونَ السَّبْعُ فِي كَفِّ
الرَّحْمَنِ إِلَّا كَخَرْدَلَةٍ فِي يَدِ أَحَدِكُمْ.

و قال ابن جرير : حدثني يونس ابن اخبرنا ابن وهب
قال قال ابن زيد حدثني ابي قال : قَالَ رَسُولُ اللهِ
ﷺ مَا السَّمَوَاتُ السَّبْعُ فِي الْكَرْسِيِّ
إِلَّا كَدَرَاهِمَ سَبْعَةِ أَلْفَيْتٍ فِي
تُرْسٍ

و قال قال ابو ذر رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آسمانوں کو ایک انگلی پر پانی
اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست
راست میں لے گا، پھر فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے
آپ کو سرکش اور تکبر سمجھا؟

پھر ساتوں زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لے گا اور فرمائے گا کہ میں ہی
بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو سرکش اور تکبر سمجھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُن کا ایک قول منقول ہے کہ ساتوں
آسمان اور زمینیں رب ذوالجلال کے ہاتھ میں ایسے ہوں گے جیسے تم میں سے
کسی کے ہاتھ میں رانی کا دانہ۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق یونس روایت کی ہے جس میں ابن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ
کہتے ہیں کہ میرے والد محترم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتوں
آسمان کرسی کے مقابلہ میں اُن سات درہموں کے برابر ہیں جو کسی ڈھال میں ڈال
دیے گئے ہوں۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں
نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

يَقُولُ مَا الْكُرْسِيُّ فِي الْعَرْشِ إِلَّا
كَحَلَقَةِ مِرْبَ حَدِيدٍ أَلْقَيْتَ بَيْنَ
ظَهْرِي فَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ -

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال : بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا
وَالَّتِي تَلِيهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ، وَ بَيْنَ
كُلِّ سَمَاءٍ وَ سَمَاءٍ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ -
وَ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَ الْكُرْسِيِّ
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ -

وَ بَيْنَ الْكُرْسِيِّ وَ الْمَاءِ خَمْسُمِائَةِ
عَامٍ -

وَ الْعَرْشُ فَوْقَ الْمَاءِ وَ اللَّهُ
فَوْقَ الْعَرْشِ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ
مِّنْ أَعْمَالِكُمْ -

اخرجه بن مهدي عن حماد بن سلمة عن عاصم عن زر

عن عبد الله و رواه بنحوه المسعودي عن عاصم عن ابي وائل عن

عبد الله قاله الحافظ الذهبي رحمه الله تعالى قال : وله طرق

وعن العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه قال : قال

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَ

السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَ رَسُولُهُ

کرسی، عرش کے مقابلے میں ایک لوہے کے چھتے کی طرح ہے جسے کسی چٹیل میدان میں پھینک دیا گیا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے اور اس کے آگے والے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

اور ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

اور کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

اور عرش پانی کے اوپر ہے اور اللہ کریم عرش کے اوپر ہے، تمہارے اعمال میں سے کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

یہ حدیث ابن مہدی عن حماد بن سلمہ عن عاصم عن زر عن عبداللہ مروی ہے۔ اسی طرح مسعودی نے عن عاصم بن ابی وائل عن عبداللہ، روایت کی ہے۔ یہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے اور بھی طرز ہیں۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے

أَعْلَمُ ، قَالَ : بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ
وَمِنْ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ مَسِيرَةُ
خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ - وَكَثُفُ كُلِّ سَمَاءٍ
مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ - وَبَيْنَ السَّمَاءِ
السَّابِعَةِ وَالْعَرْشِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ
وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -
وَاللَّهُ تَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ وَلَيْسَ يَخْفَى

عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ أَعْمَالِ بَنِي آدَمَ - (اخرجه ابوداود وغيره)

باب

الاول: تَفْسِيرُ قَوْلِهِ تَعَالَى : وَالْأَرْضُ جَمِيعًا
قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

الثاني: أَنَّ هَذِهِ الْعُلُومَ وَآمَثَالَهَا

بَاقِيَةٌ عِنْدَ الْيَهُودِ الَّذِينَ فِي

زَمَنِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَمْ يُنْكِرُوها

وَلَمْ يَتَأَوَّلُوها -

الثالث: أَنَّ الْحَبْرَ لَمَّا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَهُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ

بِتَقْرِيرِ ذَلِكَ -

عرض کیا اللہ اور اُس کا رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان دونوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔

اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کی مسافت کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان ایک سمندر ہے، اُس کے پچھلے اور اُوپر کے حصے کا فاصلہ وہی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اس کے اُوپر ہے اور اعمالِ بنی آدم میں سے کوئی عمل اُس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مسائل متفرع ہوتے ہیں !

① قرآن کریم کی آیت ”وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“

کی تفسیر۔

② اس حدیث میں جن علوم کا ذکر کیا گیا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے دور کے یہودیوں میں موجود تھے، اسی لیے نہ تو انھوں نے ان کی تاویل کی اور نہ انھیں جھبٹلایا۔

③ رسول کریم ﷺ کے سامنے جب یہودی عالم نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات بیان کیں تو آپؐ نے اس کی تصدیق کی اور اس کی مزید تصدیق کے لیے قرآن کریم بھی نازل ہوا۔

الرابع: وَقُوعُ الضَّحْكِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

لَمَّا ذَكَرَ الْحَبْرُ هَذَا الْعِلْمَ

الْعَظِيمَ -

الخامس: التَّصْرِیحُ بِذِكْرِ الْيَدَيْنِ

وَ أَنَّ السَّمَوَاتِ فِي الْيَدِ الْيُمْنَى

وَ الْأَرْضَيْنِ فِي الْأُخْرَى -

السادس: التَّصْرِیحُ بِتَسْمِيَّتِهَا الشِّمَالِ -

السابع: ذِكْرُ الْجَبَّارَيْنِ وَ الْمُتَكَبِّرَيْنِ

عِنْدَ ذَلِكَ -

الثامن: قَوْلُهُ: كَخَرْدَلَةٍ فِي كَفِّ أَحَدِكُمْ -

التاسع: عِظَمُ الْكُرْسِيِّ بِالنِّسْبَةِ إِلَى

السَّمَاءِ -

العاشر: عِظَمُ الْعَرْشِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى

الْكُرْسِيِّ -

الحادي عشر: أَنَّ الْعَرْشَ غَيْرُ الْكُرْسِيِّ

وَ الْمَاءِ -

الثاني عشر: كَمْ بَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى

سَمَاءٍ ؟

الثالث عشر: كَمْ بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ

وَ الْكُرْسِيِّ ؟

④ یہودی عالم کی طرف سے جب اس عظیم علم کا اظہار ہوا تو اس پر
رسول اللہ ﷺ کا مسکرانا۔

⑤ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کے ثبوت کی وضاحت اور کہ اللہ تعالیٰ کے سیدھے
ہاتھ میں آسمان اور دوسرے میں زمینیں ہوں گی۔

⑥ اللہ تعالیٰ کے اپنے ایک ہاتھ کو بایں بتانے کی صراحت۔

⑦ اُس وقت اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے کرسی اور متکبرین کو پکارنا۔

⑧ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں زمین و آسمان کا یوں ہونا جیسے تم میں سے
کوئی شخص رائی کا دانہ اپنی مٹھی میں لے لے۔

⑨ بنسبت آسمان کے کرسی کا بڑا ہونا۔

⑩ بنسبت کرسی کے عرش کا بڑا ہونا۔

⑪ کرسی، پانی اور عرش تینوں کا الگ الگ ہونا۔

⑫ دو آسمانوں کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟ (کی وضاحت)

⑬ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟ (کی وضاحت)

الرَّجْعَةَ عَشْرَةَ كَمْ بَيْنَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَاءِ

الْخَامِسَةَ عَشْرَةَ أَنَّ الْعَرْشَ فَوْقَ الْمَاءِ -

الْسَّادِسَةَ عَشْرَةَ أَنَّ اللَّهَ فَوْقَ الْعَرْشِ -

السَّابِعَةَ عَشْرَةَ كَمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ؟

الثَّامِنَةَ عَشْرَةَ كَيْفُ كُلِّ سَمَاءٍ خَمْسِمِائَةَ

سَنَةٍ -

التَّلَاثَةَ عَشْرَةَ أَنَّ الْبَحْرَ الَّذِي فَوْقَ السَّمَوَاتِ

أَسْفَلُهُ وَ أَعْلَاهُ خَمْسِمِائَةَ سَنَةٍ - اللَّهُ أَعْلَمُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى

اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -



⑬ پانی اور کرسی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ (کی وضاحت)

⑮ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے۔

⑯ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

⑭ زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ (کی وضاحت)

⑰ آسمان کی موٹائی بھی پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔

⑱ ساتوں آسمانوں کے اوپر جو سمندر ہے اُس کے نیچے اور اوپر پانچ

پانچ سو سال کی مسافت کا راستہ ہے۔ (واللہ اعلم)



فهرس

- 31 باب فضل التوحيد وما يكفر من الذنوب
- 41 باب من حقق التوحيد دخل الجنة بغير حساب
- 51 باب الخوف من الشرك
- 57 باب الدعاء الى شهادة ان لا اله الا الله
- 67 باب تفسير التوحيد وشهادة ان لا اله الا الله
- 77 باب من الشرك لبس الخلقة والخط ونحوهما
- 87 باب ما جاء في الرقعة والتمائم
- 93 باب من تبرك بشجر او حجر ونحوهما
- 103 باب ما جاء في الذبح لغير الله
- 111 باب لا يذبح لله بمكان يذبح فيه لغير الله
- 117 باب من الشرك النذر لغير الله
- 121 باب من الشرك الاستعاذة بغير الله
- 125 باب من الشرك ان يستغيث بغير الله ويدعو بغيره
- 133 باب قول الله تعالى ايشركون مالا يخلق شيئا
- 143 باب قول الله تعالى حتى اذا فرغ عن قلوبهم
- 153 باب الشفاعة
- 161 باب قول الله تعالى انك لا تهدي من احببت الخ
- 169 باب ما جاء ان سب كفر بني ادم وتركهم دينهم هو الفلوف الصالحين
- باب ما جاء من التخليط فيمن عبد الله عند قبر رجل صالح فكيف اذا عبره
- 181 باب ما جاء ان الفلوف في قبور الصالحين يصير لها اوثانا
- 191 تعب من دون الله

باب ما جاء في هداية المصطفى صلى الله عليه وسلم جناب التوحيد

197 وسره كل طريق يوصل الى شرك

203 باب ما جاء ان بعض من هذه الامم يعبد الاوثان

217 باب ما جاء في السحر

223 باب بيان شئ من انواع السحر

227 باب ما جاء في الكهانة ونحوهم

233 باب ما جاء في النشرة

237 باب ما جاء في التطير

245 باب ما جاء في التنجيم

249 باب ما جاء في الاستقاء بالانواء

باب قول الله تعالى ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا

257 محبوزهم كحب الله

باب قول الله تعالى انما ذلكم الشيطان يخوف اوليائه فلا تخافوهم

265 وخافون ان كنتم مؤمنين

271 باب قول الله تعالى وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مؤمنين

باب قول الله تعالى افانصرنا الله فلا يائس مكر الله الا القوم

275 المنصرون

279 باب من الايمان بالله الصبر على اقدار الله

285 باب ما جاء في الرياء

291 باب من الشرك ارادة الانسان بعلم الدنيا

باب من اطاع العلماء والامراء في تحريم ما احل الله او تحليل

297 ما حرم فقد اتخذ لهم اربابا

303 باب قول الله تعالى الم تر الى الذين يزعمون

311 باب من محمد شيئا من الاسماء والصفات

باب قول الله تعالى يعرفون نعمة الله ثم ينكرونها واكثر لهم

315 الكافرون

- 319 باب قول الله تعالى فلا تجعلوه اندادوا انتم تعلمون
- 325 باب ما جاء فيمن لم يقنع بالهلف بالله
- 335 باب قول ما شاء الله وحسب
- 327 باب من سب الله ففقد اذى الله
- 339 باب التسمي بقاضى القضاة ونحوه
- 343 باب احترام اسماء الله تعالى وتغيير الاسم لا عمل ذلك
- 347 باب من لمزل بشئ فيم ذكر الله او القرآن او الرسول
- باب قول الله تعالى فلما آتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما آتاهما
فتعالى الله عما يشركون -
- 365
- 371 باب قول الله تعالى والله الاسماء الحسنى فادعوه بها
- باب لا يقال السلام على الله
- 379 باب قول اللهم اغفر لي ان سئلت
- 383 باب لا يقول عبدي واسئمت
- 387 باب لا يرد من سأل بالله
- 391 باب لا يسأل بوجه الله الا الجنة
- 393 باب ما جاء في اللغو
- 397 باب النهي عن سب الرّسول
- 401 باب قول الله تعالى يظنون بالله غير الحق ظن الجاهلية
- 409 باب ما جاء في منكره من القدر
- 417 باب ما جاء في الصورين
- 423 باب ما جاء في كثرة الهلف
- 429 باب ما جاء في ذم الله وذم نبيه
- 437 باب ما جاء في الاقسام على الله
- 441 باب لا يستنفع بالله على خلقه
- باب ما جاء في حمية النبي صلى الله عليه وسلم هي التوحيد
سده طرق الشرك
- 445
- 449 باب ما جاء في قول الله تعالى وما قدره والله هو قدره

قُرَّةُ عَمِيُونِ الْمُوَحِّدِينَ

فِي تَحْقِيقِ دَعْوَةِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

— تَأْلِيف —

الْعَدْلَامَةُ الشَّيخُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنِ الْقُرْطُبِيِّ الشَّيْخِ

مُطَرِّفُ الْقُرْآنِ وَمُتَرْجِمُ الْقُرْآنِ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ

١١٩٣ هـ — ١٢٨٥ هـ

ترجمه و تفہیم

عطاء اللہ شاقب

— بِإِشْرَافِ —

أَنْصَارُ السُّنَنِ الْحَسَنِيَّةِ

المركز الرئيسي : ١١ - كليا ررود - رستم بارك - نوان كوت - لاهور

